



طهر

عَلَامَةُ شَفَقِ رَامِي  
مُصَنَّفِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# ارواح الجفر (حصہ دوم)



مصنف و مؤلف

مولوی محمود علی شفیق رامپوری

ترتیب نو

شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

قیمت : 60 روپے

مکتبہ آئینہ قسمت

کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ II لاہور۔ 54660



جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں



نام کتاب : ارواح البغیر ( حصہ دوم )

صفحات : 208

قیمت : 60 روپے

مصنف و مولف : مولوی محمود علی شفیق رامپوری

ترتیب نو : شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

پبلشر : شہزادہ سید محمد علی شاہ زنجانی

کمپوزنگ : سرفراز ظہیر

پرنٹر : شاف پرنٹرز 1-R گرین پارک ملتان

روڈ لاہور زیر اہتمام حاجی محمد اعظم نیر

ناشر : مکتبہ آئینہ قسمت کاشانہ زنجانی

125 ڈی گبرگ II

لاہور 54660

فون نمبر (042) 5752277

برالچ : کاشانہ زنجانی - آرام باغ روڈ

کراچی 74200

فون نمبر (021) 217544

## تفریظ

دنیاے جبر و نقوش میں جناب مرزا محمود علی شفیق رامپوری مرحوم کا ہم آئب کی طرح چمکتا ہے۔ وہ علوم جو دنیاے روحانیت میں اسرار مکون تھے اسے آشکارا کرنے کے لئے شفیق مرحوم نے ہل کی قفل شکنی فرماتے ہوئے روحانیت پر احسان عظیم کیا۔ رسائل اور تحریر کتب سے وہ راز ظاہر کئے جو ان علوم کے جاننے والوں نے چھپا رکھے تھے۔ شفیق مرحوم نے ایک کتب علم الاسرار ترتیب دی جس میں سابقہ کتب کی بہ نسبت علوم روحانیہ سے دلچسپی رکھنے والوں کو سیراب کیا۔ ارواح البغیر (حصہ دوم) میں مستند پر اپنی طرف سے بھرپور محنت کی اور کافی حد تک اس کی عقدہ کشائی کی۔ ایجادات اور اصطلاحات کو خوب بیان کیا لیکن اس میدان میں قدم رکھنے والوں میں اولین حضرات کی طرح طریقہ مستند کو پوشیدہ کیا۔ مستند کا حصول کیونکہ رحمت خداوندی پر منحصر ہے۔ کسی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ بیان کر سکے یا کسی کو سکھا سکے۔ شفیق مرحوم نے علم الحقائق پر اپنی ریسرچ کر کے علم مستند جاننے والوں کے لئے ایک نئی راہ کھول دی۔ بحرحال پھر بھی کافی حد تک یہ کتب عقلی کو دور کرنے میں معاون ثابت ہو گی۔ ارواح البغیر بھی کتب جو چھپ کر نایاب ہو گئی تھی بلکہ لوگوں کے ذہن سے بھی اتر چکی تھی چنانچہ اس خطروہ کے پیش نظر کہ یہ کتب بالکل ہی ناپید نہ ہو جائے عزیزم حکیم سرفراز زاہد نے علم جبر سے تعلق رکھتے ہوئے اس کتب کو تلاش کیا اور ادارہ ہذا کے چیف ایڈیٹر جناب شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب نے بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر اس کو شائع کر کے مستند اور دوسرے علوم سے تعلق رکھنے والوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ دعاگو ہوں کہ مولا کریم جناب شاہ صاحب کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے اور یہ آئندہ بھی اس مشن کو جاری رکھیں۔ آمین۔

خاکپائے درویشان

ابو محمد نور احمد ریاض صاحب مٹھی خٹہ - مدرسہ انوار علوم ملتان



## دیباچہ

تقریباً 9 سال قبل کی بات ہے کہ میں تحصیل خانیپور کے ایک شرالہ ہار کی نوادی ہستی میں ایک سید جہار کی ملاقات کو گیا۔ علمی تہارلہ خیالات کے دوران ان کی لہجہ معلوم ہوا کہ جناب مولوی محمود علی شفق رامپوری کی ایک کتاب اسرار استقامت المعروف ارواح الجفر حصہ دوم اگر دستیاب ہو تو اس میں جفر کے عظیم قواعد کے متعلق وسیع علم موجود ہے میں نے فاضل مصنف کی ارواح الجفر حصہ اول تو دیکھی ہوئی تھی جو تھوڑا عرصہ قبل شاہ زنجانی صاحب نے حاصل کر کے دوبارہ شائع کر کے اس علم کے شائقین پر احسان عظیم کیا ہے۔

میں نے مطلوب کتاب ارواح الجفر حصہ دوم کے بارے میں تمام اہل علم دوستوں اور مساتذہ کرام سے معلوم کیا۔ مکان کے علاوہ لاہور سمیت کئی شہروں میں فاضل ماسٹرن سے رابطہ پر مایوسی ہوئی۔ سب کا حلقہ فیصلہ تھا کہ ارواح الجفر حصہ اول کے علاوہ اور کوئی کتاب نہیں ہے لیکن مجھے تسلی نہ ہوئی۔ ان دنوں لاہور سے حکیم نور محمد چوہان مرحوم صاحب پیر کی شریف سے طب کا ایک رسالہ اسرار حکمت کے نام سے ہر ماہ کتابخانہ تھے بہت مثیل رسالہ تھا۔ میں اس میں ہر ماہ علم طب اور علم کیسیا پر مضامین لکھا کرتا تھا اور پاکستان بھر کے حکماء کرام سے علمی مضامین کی بنا پر رابطہ تھا۔

ہر طرف سے اس کتاب کے متعلق مایوس ہو کر ماہنامہ اسرار حکمت لاہور میں اپنی طرف سے تمام اطباء کرام اور اس فن کے ماہرین سے اس کتاب ارواح الجفر حصہ دوم کی دستیابی کے لئے اپیل تحریر کی۔ بیسیوں حکماء کرام نے اس بارے میں علمی کا اظہار کیا لیکن ایک خط نے مجھے سارا دیا۔ وہ تھے جناب محترم المقام حکیم شان احمد خان

صابری سول لاکٹر جہلم نے کہا کہ میرے پاس ہے لیکن کسی عملیات کی خاص کتاب کے بدلہ میں دوں گا۔ خیر انہوں نے دریا دلی اور محبت سے ڈولو کاپی عطا کی۔ چند دوستوں نے بھی حاصل کی۔

حضرت شفق رام پوری آسمان روحانیت کے درخشندہ ستارہ تھے۔ دنیائے نقوش میں جناب شفق مرحوم کا ہم کسی تحریف کا شکار نہیں ہے۔ وہ علوم جن میں جفر عملیات علم الاعداد سیارگان کے متعلق جو معلومات ہمیں ان کی کتب میں آسانی اور سہولت میں ملتی ہیں کسی اور کا تصور نہیں۔ یہ کتاب واقعی علم الاستقامت پر ایک نئی روشنی ہے اور طالبان جفر کے لئے ایک نئی راہ ہے۔ اسی میں مستحکم تک پہنچنے کا راستہ ہے اور عملیات کی کتابیں سلجھانے کے بے خطر راستے ہیں۔ شائقین علم الاعداد کے لئے بھی ایک نئے دور میں نیا نیا علم الاعداد کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب واقعی روحانی علوم کا خزانہ ہے۔

جناب سید افتخار حسین زنجانی صاحب کی روحانی علوم کی اشاعت میں گرفتار خدمات ہیں اور غلاب کتب کو پیش کرنے کا سہو بھی انہی کے سر ہے۔ میری پرتلاش و خواہش ہے آپ نے اس غلاب کتب کی اشاعت کو سمجھتے ہوئے شائع کرنے کا وعدہ کیا اور میں جناب کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے روحانی علوم کی ایک غلاب اور غادر تصنیف کو شائقین علوم روحانیت کے لئے شائع کر کے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ دعا ہے کہ سہا کریم ان کو آئندہ بھی اسی طرح علوم روحانیت کی ترویج و ترقی کے لئے بہت خدمات دے سکیں۔

حکیم سرفراز احمد شاہ

پکرنی روڈ ملتان





قرآن پاک میں غیر مشتبہ الفاظ میں اعلان عام کیا گیا۔ اذ عوفی استجب  
لکم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ آپ کہیں گے کہ ہم تو بہت دعا کرتے ہیں مگر  
قبول نہیں ہوتی میں عرض کروں گا کہ عہد نبی بکر سراپا در دو اخلاص بن کر مضر حقیقی بن  
کر آپ دعا کریں آج بھی آپ در قبولیت سے محروم نہ رہیں گے استجب کلم کا وعدہ اور  
اعلان حق ہے مگر ادعویٰ کی صفت کم ہے۔

میں نے ان چند اوراق میں ان اسباق اور قوانین کو بیان کیا ہے جس پر عمل کر  
کے بحریاس میں ڈوبا ہوا ایک اجل مارہ انسان ساحل مراد پر پہنچتا ہے۔ میں نے ارواح  
الجفر میں بکرات و مرآت وعدہ کیا تھا کہ میں جلد دوم عنقریب لکھوں گا اور جو مضامین تشریح  
تکمیل ہیں ان کو بوجہ احسن تفصیل سے بیان کروں گا۔ لیکن آپ ان اوراق کو دیکھیں گے  
تو سطحی نظر سے معلوم کریں گے کہ یہ کتاب ارواح الجفر کی تفسیر اور تفصیل نہیں بلکہ ایک  
مستقبل کتاب جداگانہ ہے ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ارواح الجفر کی دوسری جلد ہے میں کیا  
عرض کروں اس وقت کاغذ اور جملہ سامان طباعت صرف گراں کیاب ہی نہیں بلکہ نایاب  
ہے اگر میں ارواح الجفر کے بعض حصص کی تفسیر کرتا تو جدید باب کا اضافہ ہو جاتا اور کتاب  
کا حجم زیادہ ہو جاتا۔ جس کا بار میرے لیے ناقابل برداشت تھا۔ لیکن میں نے اس قانون  
حکمت پر عمل کیا ہے کہ اگر درخانہ کس است یک حرف بس است۔

میں نے حتی الوسع کتاب میں کوشش کی ہے۔ میں نے اس فن پر بے شمار کتابیں  
دیکھی ہیں۔ لیکن آج تک کسی کتاب کو غلطی سے مبرا نہیں پایا۔ اعداد کی صورت کچھ ایسی  
ہوتی ہے کہ 2 اور 3 کا باریک فرق خود مجھ جیسے لکھنے والے صحیح سے طالع سے رہ جانا بعید  
نہیں۔ گو بظاہر میری نگاہ میں کوئی غلطی نہیں اور جہاں جہاں غلطی تھی میں نے صحت نامہ  
لگا دیا ہے تاہم پھر بھی غلطی کا رہ جانا مستبعد نہیں۔ لہذا گزارش ہے کہ جس جگہ کوئی غلطی  
نظر آئے آپ مجھے اطلاع دے دیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے اس  
گرائی کے زمانے میں بہت کم جلدیں میں نے طبع کرائی ہیں اور عنقریب دوسرا ایڈیشن طبع

ہو گا۔ وہ غلطیاں اس وقت اُٹھ جائیں گی۔ میں نے متن کتاب میں کسی ایک ظلم اور عمل  
بیان کئے ہیں جو بجائے خود نہایت پر تأثیر ہیں۔ لیکن سب سے ایک خاص امر میں کتاب  
شائع نہ کرنا اور سب مجھے دس روپے نقدانہ دیتے تو میں یہ عمل نہ بتاتا لیکن اب جب کہ  
میں کتاب شائع کر رہا ہوں۔ اس عمل کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ لیکن یہ عمل ان عملیات  
میں سے نہیں جن میں کسی قسم کا شبہ کیا جاسکے۔ بلکہ یہ ان مجرب عملیات میں سے ہے جس  
کی تأثیر یقینی ہے۔ ہاؤن اللہ تعالیٰ یہ خاص میرا عمل ہے اور میرے مجربات میں سے ہے یہ  
عمل انفرادی قدر و منزلت کے لیے بھی ہے اور تسخیر کے لیے بھی اور ہر نیک کام کے لیے  
اور مقصد کے لیے کار آمد ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ جس وقت آفتاب برج حوت میں ہو قمر  
بھی برج حوت میں آئے تو جس دن قمر برج حوت میں آئے اس دن اس عمل کا خاص  
وقت ہے اس وقت سے پہلے یہ کام کرو کہ اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد شمسی اور ابجد  
قمری دونوں طریق پر علیحدہ علیحدہ استخراج کر کے ان کے حروف علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ ان  
حروف کو مرکب کر کے کل آئینل زیادہ کر کے دو موکل بناؤ اور سورہ یاسین کے اعداد  
پہلی بیہن تک دونوں ابجدوں سے استخراج کرو اور ہر دو اعداد سے علیحدہ علیحدہ مثلث پر  
کو ابجد قمری سے سورہ یاسین شریف کے (پہلی بیہن تک) جو اعداد کا مثلث ہے اسے  
چاروں کونوں پر وہ موکل لکھو۔

جو اپنے نام کا ابجد قمری سے بنایا ہے اور جو مثلث ابجد شمسی سے بنایا ہے اس پر  
شمسی موکل لکھو۔ یہ ہر دو نقش پہلے سے تیار کر لو۔ لیکن اعداد خوب جانچ کر استخراج کرو  
اعداد کے استخراج میں یہ قانون یاد رکھیں کہ جو حروف لکھنے میں آتا ہے گو وہ پڑھنے  
میں آئے یا نہ آئے اس کے عدد لیے جائیں گے اور جو حرف پڑھنے میں آتا ہے مگر لکھنے  
میں نہیں آتا۔ اس کے عدد نہیں لیے جائیں گے۔ ہر دو نقش آپ کے پاس تیار ہیں۔  
جب وقت معینہ آئے یعنی جب آفتاب برج حوت میں ہو اور قمر بھی برج حوت میں آئے  
تو ان نقش کو علیحدہ علیحدہ زعفران سے پر کرو۔ نقش با وضو کریں اور ان پر بسم اللہ



شریف کے عدد 786 تحریر کریں۔ اور ان کو معطر کر کے دونوں نقوش کو سورہ یسین شریف کے دو صفحات میں رکھ دو۔ ایک نقش اس صفحہ میں جس صفحہ سے یسین شریف شروع ہوا اور دوسرا دوسرے صفحہ میں۔ اس میں کوئی خاص شناخت نہیں کہ کون سا کس صفحہ میں آئے جب نقش رکھ دو تو سورہ یسین شریف پہلی مبین تک پڑھو اور خدا سے دعا کرو کہ الہی اس قرآن معظم اور سورہ محترم کے صدقہ میں میری فلاں حاجت پوری کر اور جب میری حاجت پوری ہوگی تو میں تمام یسین پڑھوں گا۔ اور حسب استطاعت فاتحہ دلاؤں گا۔ نقوش اسی طرح رکھے ہوئے قرآن شریف کو بند کر کے رکھ دو۔ پھر دوسرے دن اسی طرح قرآن شریف پڑھو اور دعا مانگ کر قرآن شریف میں رکھ دو۔ تین چلے اس عمل کے ہیں اور ہر چلہ سات یوم کا ہے۔ یعنی سات دن میں چودہ دن میں اکیس دن میں خدا چاہے تو غیب سے امداد ہوگی اور وہ کام انجام پائے گا۔ گو میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ اس مقدس عمل کے تین چلے پورے ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ درمیان میں ہی کامیاب فرمادیتا ہے۔ اگر خدا نہ کرے کوئی وجہ خاص ہے اور اکیس روز تک کوئی خاص اثر ظاہر نہیں ہوتا تو آپ عمل موقوف کر دیں۔ لیکن نقش قرآن شریف میں رہنے دیں۔ خدا چاہے تو حاجت ردائی ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مقصود پر پہنچا دے تو کامل سورہ شریف پڑھو اور حسب استطاعت کھانا پکا کر یا کوئی شربی منگا کر اور فاتحہ شریف دلا کر بچوں کو اور غریبوں کو تقسیم کر دیا کھلا دو۔

ایک بات حل طلب اور رہ گئی ہے کہ کوئی صاحب قرآن شریف پڑھتے ہیں تو کیا جب تک یہ عمل پڑھیں یسین شریف پوری پڑھیں اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر آپ کا معمول ہے کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں تو دوسرے وقت پوری یسین شریف پڑھیں وقت عمل جب قرآن شریف میں نقش رکھے ہوں اور آپ بطور عمل پڑھیں تو صرف پہلی مبین تک پڑھیں۔

یہ بات بھی یاد رکھو کہ جو سوال کسی انسان سے کر سکتے ہو۔ اور انسان پورا کر سکتا ہے

وہ سوال خدا سے نہ کرو اور نہ ایسے امور کے لئے عمل کرو مثلاً اس مقصد کے لئے عمل نہ کرو کہ یا اللہ مجھے دس روپے دیدے یہ مجھے کپڑے بنادے۔ اس قسم کے مقاصد میں عمل نہ کرو۔ عمل کے واسطے اضطرار شرط ہے اور جس کام میں اضطرار نہ ہو۔ اس کام کے لئے عمل نہ کرو۔ اگر عمل کرو گے تو ممکن ہے کہ اس کا اثر نہ ہو۔ قرآن پاک میں ہے کہ جب کوئی مضطر حالت اضطرار میں دعا کرتا ہے میں قبول کرتا ہوں اور انسان میں اضطراری کیفیت تب ہی پیدا ہوتی ہے جب کام اس کی حیثیت سے بالا تر ہو۔ اس لئے معمولی باتوں کے لئے عمل نہ کیا کرو۔ ہاں بغیر عمل کے خدا سے دعا کر سکتے ہو۔ عمل نام ہے استغاثہ کا جو دربار احکم الحاکمین میں پیش کیا جائے اور ظاہر ہے کہ استغاثہ انسان اضطراری حالت میں پیش کرتا ہے دنیا کی عدالت میں اگر کوئی شخص ایک روپیہ کا دعویٰ کرے تو ظاہر ہے کہ عدالت اس پر خاص توجہ نہ کرے گی۔ عدالت احکم الحاکمین میں بھی وہ مقصد پیش کر دے جو اپنے بھی موافق ہو اور دربار احکم الحاکمین کے بھی موافق ہو۔ سکندر سے ایک فقیر نے ایک روپیہ مانگا۔ سکندر نے اس کے سوال کو رد کر دیا کہ تو نے میری حیثیت سے کم طلب کیا اور تو نے اس سوال سے میری حقارت کی۔ اس فقیر نے ایک ملک طلب کیا۔ سکندر نے اس سوال کو بھی رد کر دیا کہ یہ تیری حیثیت اور لیاقت سے زیادہ ہے۔ اس قانون پر میں بھی پیش اس بات پر زور دیا کرتا ہوں کہ عمل میں استحقاق کی شرط ہے۔

الحمد لله واكمله الله تعالى في كتاب مسي به علم الا

سرار و اسرار غلط ہے آج تاریخ ۱۳ ماہ جولائی ۱۹۳۱ء بمطابق ۱۷ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ روز یک شنبہ وقت ۱۰ بجے دن کے ختم ہوئی۔ اور کئی مہینوں سے جو شغل تالیف جاری تھا ختم ہوا۔ دعا ہے خداوند کریم اس کتاب کے پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو شاہد مراد سے ہم آغوش کرے۔ اور کاتب۔ طابع۔ ناشر کو دین و دنیا کی نعمتیں عطا فرمائے۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة



وقنا عذاب النار۔ امین یا رب العلمین بعد ختم کتاب مجھے  
تاریخ کی بھی تلاش تھی۔ جو ہجری اور عیسوی عالم غیب سے عطا ہوئیں۔

قانون ہیں جفر کے اسرار ہیں عمل کے  
ہے اک جگہ مربع اور اک جگہ محسوس  
تاریخ کی طلب تھی ہاتھ وہیں پکارا  
ہجری کا سال یہ ہے تعویذ حب مسدس  
دیکھو

اسرار نماں ہوئے ہویدا  
ظاہر کئے سب خزانہ غیب  
لکھایہ شفق نے عیسوی سال  
افسوں نگاہ۔ ترانہ غیب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نمودہ و صل علی رسولہ الکریم

### علم النقط

ہیں نامور بزرگ زمین و فن کردہ اند

کہ یہ ہمیشہ بروئے زمین یک نشان نماں

بیشمار الواعزم اور صاحب جاہ و چشم سلاطین چند دن کو سن الملک بجا کر قعر گماں  
میں دھنس گئے۔ آج زمانہ انکو ایسا فراموش کر چکا کہ اگر ذرہ ذرہ کو الٹ پلٹ کیا جائے تب  
بھی ان کا کوئی حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ بڑے بڑے ذی مرتبہ انبیاء اور رسول دنیا میں  
آئے مگر زود فراموش دنیا نے انکو ایسا بھلا دیا کہ ان کے نام تک صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔  
بیشمار شاعران سحر نگار کا پر کیف کلام حرف غلط کی طرح نگاہوں سے پوشیدہ ہے غرض کہ  
قانون دنیا اس پنج پر قدرت نے مرتب کیا ہے کہ جانے والوں کے نقش قدم بھی مٹتے جاتے



ہیں۔ خدا جانے ویرانوں اور بیابانوں میں کتنے گنج شائگان دفن ہیں جس کی کسی کو اطلاع  
نہیں۔ کتنے آبدار موتی قعر دریا سے نکل کر خاک ہو گئے۔ اسی طرح علوم و فنون پیدا  
ہوتے اور مٹتے رہے۔ ان علوم میں سے جو زمانے کے ذہن اور عالم کی بصیرت نے  
فراموش کر دیے۔ ایک علم النقط بھی ہے۔ جس کو اہل روزگار نے یا بھلا دیا یا ترک کر دیا  
۔ آج کتب مروجہ میں علم النقط کا وجود نہیں پایا جاتا۔ اس سے میری یہ مراد نہیں کہ نقطہ  
مطلوع عالم سے مٹ گیا۔ بلکہ مستطابو علم اس پر مبنی تھا وہ اب زمانے میں رائج نہیں۔ علم جفر  
میں نقطہ سے کام لیا جاتا ہے۔ ریاضی میں نقطہ ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن مجھے  
مطالعہ کتب سے معلوم ہوا کہ بزرگان سلف نے ایک علم خاص نقطہ سے ہی مدون کیا تھا۔ جو  
نجوم رمل ہجری طریقت مستقل علم تھا۔ آخر میں نے اس کی جستجو شروع کی مگر میرا دست  
طلب اس گنج شائگان کے دامن تک نہ پہنچا۔ تاہم کچھ سراغ ضرور مل گیا۔ مجھے اپنی  
تحقیق میں یہ معلوم ہو گیا کہ علم النقط تمام مطالب و مقاصد پر حاوی تھا لیکن میری جدوجہد  
اور کد و کاوش اسی حد تک محدود رہی کہ صرف سوالات کے جوابات حاصل کر سکوں۔  
دیکر مقاصد کے حل کرنے میں ابھی تک ناکام ہوں۔ اگر حیات مستعار باقی ہے۔ (جس کی  
ظاہر کوئی امید نہیں) تو شاید کچھ اور حاصل کر کے کبھی ناظرین کی خدمت میں پیش کر سکوں  
۔ میں یہ کہنے میں تامل نہیں کرتا کہ نامعلوم صدیاں گزرنے کے بعد دور حاضر میں پہلا  
فحص میں ہوں جو اس علم کو زمین کے سینہ سے نکال کر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں علم  
سینہ کو علم سینہ بنا رہا ہوں۔ حتی الوسع میں اس علم کو نہایت وضاحت اور بسط و شرح سے  
بیان کر رہا ہوں۔ تاہم اگر کوئی بات دریافت طلب ہو تو آپ بذریعہ جوابی خط مجھ سے  
دریافت فرما سکتے ہیں گو مجھے معلوم ہے کہ نوشتہ بماند پیید۔ نو ہستہ نیست ذوالعید خدا  
جانے کس وقت قاصد اجل پہنچ جائے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ آپ سوالات کے حل کرنے  
اور جواب حاصل کرنے میں ناکام نہ رہیں گے۔ بشرطیکہ آپ بھی ذرا دماغ سوزی سے کام  
لیں۔ آخر میں دعا ہے کہ جو صاحب اس رسالہ سے کوئی فائدہ حاصل کریں جو رو سیاہ اور



ذیل ترین علایق شفق کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین  
والصلوة والسلام علی رسولہ الامین والہ  
الطاہرین واصحابہ المکرمین ارباب بخش پر غنی نہیں کہ  
عالم الغیب جزو کل خدائے عظیم ہے۔ اس بزرگ و برتر عالم الغیب نے ہمارے رسول  
امی فداہ ابی و امی پر علم غیب کے دروازے کھول دے اور حسب انعام  
الم نشرح لک صدر کتب غیب کی کجیاں اپنے پیارے رسول کو مرحمت  
فرمادیں اور حسب آیت پاک و ما هو علی الغیب بضنین جس  
نے طلب کیا اس کو حسب استعداد تقسیم فرمایا۔ اصحاب حضور علیہ السلام اس نعمت غیب  
سے مالا مال ہوئے۔ جب دور آفتاب نبوت ختم ہوا تو حسب حدیث پاک اصحابی  
کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتہم انھن صحابہ کرام  
سے رشد و ہدایت اور علوم و فنون کی بارش ہوئی اور اولیائے ذوالاحرام بھی حسب قانون  
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون  
حسب استعداد کمال کرتے رہے۔ بزرگان ذوالاحرام اور اولیائے عالی مقام نے  
عوام کو مستفیض فرمایا اور یہ چشمہ فیض و برکت تاقیامت جاری رہے گا۔ اس چشمہ فیض کا  
ایک قطرہ ہمدان اور ناقص الفہم شفق کو بھی عطا ہوا اور اس قطرہ کی ایک نئی اور تازگی  
یہ رسالہ ہے لیکن اس کا سلسلہ مرکز وحدت یعنی علم غیب سے ملا ہوا ہے لیکن آپ کی  
کاوش طبع استعداد محنت اور اعتقاد و اثق کی بھی ضرورت ہے۔ صرف میری تحریر سے ہی  
کام نہیں چلے گا۔ آپ کے ذہنی جذبات سے غیبی امداد متعلق ہے۔

حماک اللہ فی اسرار النقط و عفاک اللہ  
من سیات واضح ہو کہ کس قانون قدرت و السماء ذات البروج  
العلم نے بارہ برج مقرر فرمائے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد،

سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت، یہ نام ان صورتوں پر مقرر کئے گئے ہیں جو  
اجتماع سیارگان سے موبہم پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ آسمان میں نہ شیر کی صورت ہے نہ گائے  
بیل کی نہ ترازو کی نہ بچھو کی۔ یہ تعارفی نام ہیں۔ چند مختصر سیارگان کے اجتماع سے خیال  
اور تصور میں بانگاہ ظاہر ہیں ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ سیارگان سے جو شکل غنی  
پیدا ہو جاتی ہے اس کا نام اسی صورت پر رکھ دیا ہے۔ ان ہر دو دوازہ گانہ کو چار عناصر پر  
تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی آتش، بادی، آبی، خاکی اور ہر عنصر ہر دو کے نقاط مقرر ہیں جن کی  
تفصیل ذیل سے معلوم کرو۔ اس مقام کو خوب ذہن نشین کر لیجئے۔ یہ ہی مقام علم النقط  
میں اساسی ہے۔ اور قدم قدم پر اس قاعدہ سے کام لینا پڑے گا۔ اگر آپ کے دل میں یہ  
خیال پیدا ہو کہ مندرجہ ذیل نقاط کہاں سے اور کس طرف چھیدائے گئے۔ آیا یہ نقاط مصنوعی  
اور معهود و ذہنی ہیں یہ خاص قانون اور قاعدہ کے ماتحت ہیں تو میں عرض کروں گا کہ  
کوئی کام بے توجہ خاص اور سلسلہ قانون سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ جو کام کسی قاعدہ اور  
قانون سے مربوط نہیں وہ اقرار ہوتا ہے۔ ایک شاعر علم بے قانون کے مدون ہو جائے  
محال ہے۔ لیکن اگر اس موقع پر میں اس قانون کی تفصیل بیان کروں گا تو رہا بیان و پیچیدگی  
میں ڈال دے گا۔ اور سلسلہ بیان میں بے رہ بھلی پیدا کر دے گا لیکن ایک اشارہ کرتا ہوں  
اصل بیان پر آتا ہوں۔ یہ نقاط زبردست کے قاعدے سے حرف و نبات سے اخذ کئے گئے  
ہیں اور آئندہ اسکی تفصیل معلوم ہوگی۔ اب ہر دو دوازہ گانہ کی حالت اور تعین نقاط  
معلوم کرو۔ نمبر اول برج حمل، عنصر آتش، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج ۱۲، نمبر دوم برج ثور  
عنصر خاکی، نقاط عنصر ۲، نقاط برج ۵، نمبر ۳، برج جوزا عنصر بادی، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج ۶  
نمبر ۴ چارم برج سرطان، عنصر آبی، نقاط عنصر ۲۲، نقاط برج ۷، نمبر ۵، پنجم برج اسد، عنصر  
آتش، نکات ۲، نقاط برج ۸، نمبر ۷، ہفتم برج میزان، عنصر بادی، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج  
۵، نمبر ۸، ہشتم برج عقرب، عنصر آبی، نقاط عنصر ۲۲، نقاط برج ۵، نمبر ۹، نهم برج قوس، عنصر  
آتش، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج ۷، نمبر ۱۰، دہم برج جدی، عنصر خاکی، نقاط عنصر ۲، نقاط برج ۷



نمبر ۱۱ یا زود ہم برج دلو، عنصر بادی، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج ۱۲، نمبر ۱۲ دوازدہم برج حوت، عنصر آبی، نقاط عنصر ۲۲، نقاط برج ۶، آسانی کے واسطے ذیل کے نقشہ سے کل حالت معلوم کرو۔

نمبر	نام برج	نام عنصر	نقاط عنصر	نقاط برج	نمبر	نام برج	نام عنصر	نقاط عنصر	نقاط برج
۱	حمل	آتش	۲۳	۱۲	۷	میزان	بادی	۲۳	۵
۲	ثور	خاک	۲۷	۵	۸	مقرب	آبی	۲۲	۵
۳	جوزا	بادی	۲۳	۶	۹	قوس	آتش	۲۳	۷
۴	سرطان	آبی	۲۲	۷	۱۰	جدی	خاک	۲۷	۷
۵	اسد	آتش	۲۳	۱۲	۱۱	دلو	بادی	۲۳	۱۲
۶	سنبلہ	خاک	۲۷	۸	۱۲	حوت	آبی	۲۲	۶

آپ کو بروج اور عناصر کے معینہ و مقررہ نقاط معلوم ہو گئے۔ یہ کلیہ معلوم کیجئے کہ کسی علم کے قوانین معین کرتے وقت اس کو قانون سے مربوط اور مستحکم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً ابجد کے اعداد مقرر ہیں۔ اور قانون اول میں جیم کے ۳ اعداد اور دال کے ۴ اعداد مقرر کئے گئے۔ کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ اس میں ترمیم کرے یا وہ اور سبب دریافت کر لے کہ جیم کے تین کیوں ہیں اور دال کے چار کیوں؟ اگر آج کوئی جیم کے چار اور دال کے تین عدد تسلیم کرے تو دنیا اس کا قبیح نہ کرے گی۔ اس وجہ سے کہ واضع نے قانون وضع کرتے وقت جیم کے تین عدد اور دال کے ۴ اعداد مقرر کر دیئے تھے یا مثلاً برج ششم سنبلہ ہے اور برج ہفتم میزان ہے۔ اور یہ ترتیب وضع قانون کے وقت رکھی گئی ہے۔ کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ دریافت کرے اور نہ اس پر کوئی دلیل

ہے کہ برج سنبلہ کو ہفتم اور برج میزان کو ششم تسلیم کرے ہفتم میزان کیوں ہے اور برج ششم سنبلہ کیوں ہے اگر کوئی آج اس میں ترمیم کر لے تو جسور اس کا قبیح نہ کریں گے۔ کیوں کہ واضع قوانین نے اول مرتبہ سے ہی یہ ترتیب رکھی تھی۔ خود باللہ مجھے یہ دعوے نہیں ہے کہ میں علم النقاہ کا موجد ہوں۔ تاہم اس کے قوانین غیر مرتب تھے۔ میں نے اسے قانون کی صورت میں ڈھالا اور ایک علم اور کتاب کی صورت میں دنیا میں پہلی مرتبہ پیش کیا۔ اور میں واضع قانون علم النقاہ ہوں۔ لہذا اس قانون کی نہ کوئی مخالفت کر سکتا ہے کہ ثور کے نقاط عنصر ۲ کیوں ہیں اور جوزا کے ۲۳ کیوں جس مقصد کے تحت میں نے قانون بنایا ہے اس مقصد کی تکمیل مد نظر ہے۔ علم النقاہ کا فضاء اور غرض یہ ہے کہ ہمارے سوال کا جواب شکل علم جہر کے الفاظ میں پیدا ہو۔ لہذا اس قانون کے ماتحت آپ جواب حاصل کر سکیں گے۔ اگر ان نقاط میں تغیر و تبدل کریں گے تو سوال کا جواب پیدا نہ ہو گا اور غلطائے علم فوت ہو جائے گا۔

اب یہ معلوم کیجئے کہ بروج دوازدہ گانہ کو حقد میں نے ابجد پر تقسیم کیا ہے۔ لیکن یہ تقسیم کچھ ایسی گوناگوں اور نوعات پر تقسیم ہے کہ کوئی کلیہ اس کا نظر نہیں آتا۔ میں نے کتب مست اولہ میں اس کی تقسیم کو بہت سی مختلف پایا ہے۔ کوئی خاص قانون اس کا معین نہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ حقد میں نے تقسیم میں نوعات پیدا کئے ہیں بلکہ کیس کتابت میں دال کا دوازدہن کیا اور جیم کا چابن کیا۔ اور کیس لکھنے والے نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔ اور جو دال میں آیا لکھ دیا جب کسی شے کا کوئی میزان معین ہو تو اس میزان میں صحیح اور غلط کا اندازہ ہوتا ہے لیکن جب کوئی میزان اور کلیہ نہ ہو تو پھر صحت و عدم صحت کا کوئی لحاظ نہیں رہتا۔ مثلاً زائچہ رمل میں پندرہویں شکل ہمیشہ زوج زوج ہوگی۔ اس شکل کا نام میزان الرمل ہے۔ اگر شکل پانزدہم زوج نہ ہو تو زائچہ غلط ہے۔ اسی طرح علم نجوم میں کنڈلی کا بھی ایک خاص معیار معین ہے۔ لیکن بروج پر حرف کی تقسیم کا کوئی خاص کلیہ اور معیار مقرر نہیں۔ لیکن ایک اصولی تقسیم یہ ہے کہ حروف ابجد ۲۸ اور بروج پانزدہ ہیں



اس طرح ایک برج کے حصہ میں دو حرف اور ایک ٹکٹ آتا ہے لیکن حرف کے حصے محال ہیں۔ منازل قمر تو تقسیم ہو سکتے ہیں اس لیے کہ ہر منزل کے درجات بھی ہیں لہذا درجات کا ٹکٹ ہو سکتا ہے لیکن حرف میں کوئی درجہ نہیں ہوتا تو حرف کا ٹکٹ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس لئے بعض اصحاب اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ بعض بروج کو تین تین حرف سالم دے دیتے ہیں اور اس طرح چار حرفوں کی بیشی کو کامل کر لیتے ہیں لیکن بعض بروج میں حرف کا اضافہ یہ خود بے اصولی ہے اور کوئی قانون نہیں تو پھر کس طرح بروج دو از دگانہ پر ابجد کے انھائیں حرف کی تقسیم کی جائے۔ سات ستاروں پر تقسیم کامل ہے کہ ہر ستارے کے حصہ میں چار چار حرف آگئے۔ لیکن بارہ بروج پر انھائیں حرف کی تقسیم کامل ہے کہ حرف کے حصے بھی نہیں ہو سکتے۔ اور بعض بروج میں اضافہ کی بھی کوئی خاص وجہ نہیں۔ لیکن اس پیچیدگی میں ایک اور پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے کہ ابجد کے انھائیں حرف زبان عربی کو مکمل کرتے ہیں اردو زبان انھائیں حرفوں سے مکمل نہیں ہوتی۔ اردو زبان ۳۵ حرفوں سے مکمل ہوتی ہے اردو کارسم الخط جو معین کیا گیا ہے۔ اس میں ایسے حرف کا اضافہ ضرور ہے جو عربی اور فارسی سے علیحدہ ہیں اور اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اردو زبان میں عربی 'فارسی' 'ترکی' سنسکرت اور بہت سی زبانوں کے الفاظ مستعمل ہیں یعنی زبان اردو مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے۔ لہذا بروج کی تقسیم حرفوں پر اہل ہند نے اپنے طرز پر کی ہے اور یہ تقسیم تقریباً ہر جنتری میں ہوتی ہے اور میرے ماہواری رسالہ روحانی عالم میں بھی ہمیشہ اس کے ماتحت ہوتی ہے لیکن یہ تقسیم اہل تنجیم کی ہے اور اہل نجوم اس تقسیم سے اس قدر کام لیتے ہیں کہ جس شخص کی جنم پتری نہ ہو وہ سراسر اس کو اس برج اور ستارہ سے منسوب کر کے حال بتاتے ہیں کوئی خاص علم یا فضل ان حرفوں سے معین نہیں۔ مثلاً جس کا سراسر اسم میم ہو وہ سنگھ راس (اسد برج) سے لیں گے اور صرف اسی قدر کام لیا جاتا ہے۔ یعنی بروج پر جو حرف تقسیم کئے گئے ہیں۔ ان سے اسی قدر کام لیا جاتا ہے۔ لیکن جب میں نے علم النقطہ میں ان حرفوں سے کام لیا تو جواب میں جو

حروف پیدا ہوئے وہ تقریباً بے معنی ہوتے تھے۔ کبھی کبھار ایسا ہوتا تھا کہ جواب صحیح برآمد ہو جائے اور بھی چند بزرگوں اور استادوں کی تقسیم کو میں نے آزمایا مگر علم النقطہ میں کوئی تقسیم مکمل کارآمد نہیں ہوئی ہے۔ اور عرصہ دراز تک اس شش و پنج میں پڑا رہا۔ جو بھی تقسیم ہیں وہ خاص ایک علم سے منسوب ہیں جو علم وہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو اس سے غرض نہیں کہ یہ تقسیم تمام علوم پر حاوی ہو یا سب جگہ کام آئے۔ آخر بڑی غور و خوض اور مدبا مرتبہ چیک و اصلاح کے بعد میں نے ایک تقسیم پیدا کی جس سے جواب برآمد ہونے لگا۔ اور جس طرح اور تقسیمیں اپنے اپنے متعلقہ علوم سے مخصوص ہیں۔ اسی طرح یہ تقسیم بھی علم النقطہ سے منسوب اور مخصوص ہے۔ میں خود دوسرے مقاموں پر دوسری تقسیم سے کام لیتا ہوں لیکن علم النقطہ میں یہی تقسیم کارآمد ہے اور ہوگی۔ اس لئے گزارش ہے کہ کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ یہ تقسیم ایک علیحدہ تقسیم ہے تقسیم واقعی علیحدہ ہے۔ اور مخصوص ہے علم النقطہ کے ساتھ۔ مجھے یہ بھی اقرار یاد دہی نہیں کہ تقسیم سے سو فیصدی جواب برآمد ہوتا ہے بعض مرتبہ ایسے حرف بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن سے کوئی جواب برآمد نہیں ہوتا لیکن یہ اتفاق ہوتا ہے اور اکثر اس میں عامل کی غلطی بھی ہوتی ہے۔ اگر حساب غور سے کیا جائے تو پھر اکثر جواب صحیح برآمد ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ ہر حال وہ مخصوص تقسیم اس نقشہ سے معلوم کرو لیکن یہ تقسیم علم نجوم سے علیحدہ نہیں ہے۔ ہاں بعض جگہ اگر آپ کو فرق معلوم ہو تو اس کی وجہ وہی غرض کتابیں اور تفریق ہے یعنی نجوم نے جو تقسیم کی ہے اس کی غرض کسی کا برج اور ستارہ قائم کر کے حالات بتانا ہیں اور یہاں وہ غرض مفقود ہے بلکہ اس کی غرض حرف کے مجموعہ سے ایک بامعنی اور مشروط کلمہ پیدا کرنا ہے۔ مشروط یعنی مطابق سوال جواب کا پیدا ہونا ورنہ سوال از آسمان و جواب از زمین تو نہایت مکمل ہے۔ (دیکھو نقشہ بر صفحہ ۱۱)





نمبر	نام ہر حرف	حروف متعلقہ
۱	حل	ا - ع - ل
۲	ثور	ب - و - (واو)
۳	جوزا	ح - ق - ک - ھ
۴	سرطان	ذ
۵	اسد	ث - م
۶	سنبلہ	پ
۷	میزان	ر - ژ - ط - ت
۸	عقرب	ن - ی
۹	قوس	ف
۱۰	جدی	ج - خ - ذ - ث - ظ - ض - غ - گ - ز
۱۱	دلو	د - (دال) - س - ش - ص
۱۲	حوت	چ

اب یہ معلوم کرو کہ ہر حرف کی طوالت، جسامت، عمق کے لئے تعداد نقاط معین ہے اور یہ تعداد کسی علم سے وابستہ نہیں بلکہ فن خوشنویسی سے متعلق ہے۔ خطاط نے ہر حرف کا طول، عرض، عمق، معین کر دیا ہے۔ جسامت کے لئے کوئی قانون نہیں مثلاً ایک شخص باریک سے باریک کوئی حرف لکھے یا جسیم سے جسیم اس کے لئے کوئی خاص قانون نہیں لیکن طول و عرض و عمق کسی جداگانہ آلہ سے معین نہیں کیا جاتا بلکہ اسی قلم سے معین کیا گیا ہے جس سے وہ حرف لکھے جا رہے ہیں۔ مثلاً تین نقطوں کا ایک الف ہوتا ہے مگر نقطہ

اسی قلم کا مانا جائے گا جس سے وہ الف لکھا جا رہا ہے۔ مثلاً ایک آدمی بہت لمبے قلم سے الف لکھتا ہے تو ہولندہ کے نب کو تین نقطے اس کا طول نہیں ہو سکتا بلکہ تین نقطے اسی قلم کے ہوں گے۔ لیکن اس میں بھی اہل قلم کا اختلاف ہے چونکہ خط کی قسمیں بہت ہیں۔ اس لئے ہر قسم کے خط کے لئے عرض، طول، عمق جداگانہ معین ہے اور بحث بھی اس قدر پیچیدہ تھی کہ جس نے مجھے مدتوں پریشان کیا اور اس کی وجہ یہ ہی تھی کہ اہل قلم نے ہر حرف کے نقاط مقرر کئے تھے ان کے پیش نظر حروف کی خوبی اور زینت تھی نہ کہ کسی علم خاص کی تدوین اور تالیف وہاں نقاط سے حروف کو خوبصورت بنانا ہے اور یہاں نقاط سے ایک علم کا کام لینا ہے۔ اس لئے جو تعداد نقاط کی میں تجویز کرتا ہوں۔ یہ خاص ہے اس میں تغیر و تبدل کرنے سے غرض علم میں فرق ہو گا۔ خوش قسمتی سے اب مسلمانوں میں امتزاج کرنے والے زیادہ ہیں اور کام کرنے والے کم ہیں۔

انہی کے ایک مصور نے بہت بلند پایہ تصویر بنائی۔ وہ اپنے آرٹ کو بے مثل و بے نظیر سمجھ رہا تھا اور اس کے ذہن میں تھا کہ اس تصویر کے مقابل کوئی تصویر نہیں بنا سکتا اس نے اپنی تصویر کو بازار میں آویزاں کر دیا اور اس کے نیچے لکھ دیا کہ آپ کی نظروں میں اس تصویر میں جس جگہ عیب ہو اس پر خط لگادیں۔ دوسرے دن جب مصور نے اپنی تصویر کو دیکھا تو تمام تصویر میں اس قدر خط لگے ہوئے تھے کہ تصویر کا کوئی حصہ ان خطوں سے خالی نہیں تھا۔ مصور بہت ہی رنجیدہ اور مغموم تھا وہ گھر میں آکر بستر پر لیٹ گیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مصور اس فکر اور غم میں بیمار ہو گیا ہے مصور کا باپ نہایت فطند اور تجربہ کار تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو بیمار اور طول دیکھ کر کہا کہ میرے بیٹے تم اس قدر غمگین کیوں ہو۔ مصور نے کہا کہ یہ تصویر میری محنت و کاوش کا بے مثل نتیجہ تھی اور میں جانتا تھا کہ دنیا کا کوئی مصور اس سے بہتر تو کیا اس طرح کی تصویر بھی نہیں بنا سکتا اس تصویر میں سر سے پاؤں تک کوئی عیب مجھے نظر نہیں آتا تھا اور واقعی یہ تصویر بے عیب تھی۔ لیکن جب میں نے دنیا کو چیلنج کیا اور شارع عام پر اسے آویزاں کر کے لوگوں کو دعوت دی کہ اس تصویر



میں جس جگہ عیب ہو وہاں خط لگا دیں تو میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ میری تصویر کا ہر حصہ قلم سے ہے۔ میری تمام محنت برباد ہو گئی اور میں سمجھ گیا کہ ابھی میں مصور نہیں ہوں بلکہ بہت معمولی نقاش ہوں۔ باپ نے کہا میرے بیٹے تم ایک تصویر اور بناؤ جو معمولی ہو۔ اس میں اس قدر محنت سے کام نہ لو جس محنت سے یہ تصویر بنائی تھی۔ مصور نے قلم برداشت ایک تصویر بنائی باپ نے کہا اس کے نیچے یہ عبارت لکھو؟ برائے مہربانی جس جگہ اس تصویر میں عیب ہو اس کی اصلاح کر دیجئے؟ بیٹے نے یہ عبارت لکھ کر اس تصویر کو بازار میں اسی جگہ آویزاں کر دیا جہاں پہلی تصویر آویزاں کی تھی لیکن اسکی حیرت کی حد نہ رہی جب دوسرے دن اس نے اپنی تصویر کو جا کر دیکھا تو ایک جگہ بھی اس میں کوئی خط یا اصلاح نہ تھی۔ مصور بہت خوش ہوا اور باپ سے آکر کہا کہ آج تو کوئی خط بھی کسی نے میری تصویر پر نہیں لگایا۔ باپ نے کہا بیٹا خط لگانے والے تو ہزار نکل آئیں گے۔ مگر اصلاحی خط لگانے والا ہزار میں سے ایک بھی نہ نکلے گا۔ یاد رکھو کہ جس قدر خط لگانے والے تھے سب فضول آدمی تھے۔ کام کر کے دکھانے والے نہ تھے۔ میری غرض نعوذ باللہ یہ نہیں میری کتاب عیوب سے پاک یا جو میں نے لکھا وہ نوشتہ قدرت ہے۔ بے شک اس میں خامیاں ہیں اور ممنون ہوں گا اگر کوئی صاحب اس کی اصلاح کر کے مجھے مشورہ دیں گے۔ لیکن مشورہ وہی ہے جو واقعی اس کی خامیاں نکال دے۔ مثلاً میں نے تجربہ کیا ہے کہ بعض اوقات حروف ایسے برآمد ہوتے ہیں کہ صاف جواب برآمد نہیں ہوتا۔ اور یہ خامی ان قوانین کے سبب سے ہے جو میں نے بنائے ہیں۔ میں نے سالہا سال کوشش کی کہ یہ سقم دور ہو جائے اور ہر سوال کا جواب صاف صاف نکل آیا کرے۔ مگر میں مجبور رہا۔ اب کوئی اللہ کا بندہ میرے قوانین میں ایسی ترمیم کرے جس سے صاف جواب نکل آیا کرے۔ تو میں اس کا ممنون ہوں گا۔ باقی اصلاح دینے والے تو ہزار ہیں۔ ایسے اصحاب کا اعتراض یا اصلاح قابل اعتبار نہیں اور نہ میری نظر میں اس کا کوئی وزن ہے۔ بہر حال حروف کے نقاط جو میں نے معین کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

یعنی جس حرف کے تحت میں جو عدد ہے وہ نقطوں کی تعداد ہوتا ہے

ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	س	ی	ک	ن	م	و
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷

اس تمام تصریح سے تم اساس علم پر واقف ہو گئے۔ ہر درجہ سیران 'حروف' نقطہ اس تمام کی تصریح اور توضیح ان اوراق میں بیان کر چکا۔ اس وقت یہ قواعد طول عمل معلوم ہو رہے ہیں۔ مگر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کسی علم کو سیکھتے وقت بہت طوالت اور دماغ سوزی کرنا پڑتی ہے۔ لیکن جب کوئی اس علم پر چھا جاتا ہے تو پھر وہ علم سٹ سٹا کر ذہن و سامع ایک نقطہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً علم طب ہے اس میں بے شمار قوانین اور قواعد ہیں ایک طالب علم کی زندگی اس کے حاصل کرنے میں صرف ہو جاتی ہے۔ نبض کی بے شمار قسمیں ہیں۔ سودا، صفرا، بلغم، خون کی تصریح فرض ایک علم ہے جو ہزاروں کتابوں میں پھیلا ہوا ہے۔ لیکن جب ایک انسان اس علم پر عبور حاصل کر لیتا ہے تو اس میں قوت مدد کہ اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ اوپر نبض پر ہاتھ رکھا اور ادھر تمام حالات سامنے آگئے اور تمام قواعد و قوانین اس علم کے طبیعت میں حاضر ہو گئے یعنی وہ علم جس کو سالہا سال کی شب بیداری اور اختر شماری میں حاصل کیا تھا۔ اب جمع ہو کر ایک حرف کی صورت میں اس کے ذہن میں حاضر ہے وہ اندک تاہل میں اول سے آخر تک اس علم کی سیر حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح علم النقطہ کے قوانین اس وقت بکھرے ہوئے ہوتی اور منتشر ذرات ہیں لیکن جب آپ اس پر عبور حاصل کر لیں گے تو یہ گوہر شہوار درج طبع میں مختصر ہو کر بند ہو جائیں گے اور آپ بے تکلف ہر سوال کا جواب حاصل کر لیں گے۔ یہ مقام جو آگے آرہا ہے ذرا پیچیدہ ہے اور یہی مقام اس تمام علم کا حاصل ہے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا کہ بارہ برج ہیں اور علی الترتیب ایک سے بارہ اس پر نمبر لگے ہوئے ہیں یعنی حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ہر برج پر جو عدد



پڑا ہے یہ ہی ان کے نمبر ہیں جب آپ کسی سوال کا جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے یہ معلوم کرو کہ اس وقت کس ستارے کی ساعت ہے۔ یہ واضح رہے کہ ہر ستارے کی ساعت ایک ایک گھنٹہ رہتی ہے اسی طرح سات ستارے دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں گردش کرتے رہتے ہیں اور یہ دور و افعا ہے۔ لیکن ہر ملک بلکہ ہر شہر کا طلوع و غروب جداگانہ ہے۔ مشرق کی طرف جس قدر شہر ہوں گے ان میں جس وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ مغربی ممالک میں حد و فاصلہ کے مطابق تفاوت یعنی تاخیر ہوتی جاتی ہے اور اس کا تخمینہ اندازہ ہے کہ ہر دس میل کے بعد پر ایک منٹ کا فرق ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ صورت مشرق و مغرب کی ہے۔ لیکن جو ملک جنوب یا شمال یا مشرق و شمال کے وسط میں ہیں۔ یا شمال و جنوب کے وسط میں ہیں۔ ان میں اور بھی حساب میں جدید یکساں پڑتی ہیں۔ اصطلاح میں تو چار حدیں مشہور ہیں یعنی مشرق، مغرب، جنوب، شمال (پچھتم پورب 'دکن' اتر) مگر حقیقتاً آٹھ سمتیں ہیں۔ ایک سمت دو سمتوں کے درمیان میں اور پیدا ہوتی ہے۔ یعنی مشرق اور شمال کا درمیانی حصہ اسی طرح شمال اور مغرب کا درمیانی حصہ چاروں سمتوں کے چار درمیانی حصے بھی پیدا ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں ہر دس میل کے فاصلہ پر نیا حساب ہے یعنی جدید سمت ہے اور دس میل کے فاصلہ پر ایک منٹ کا فرق ہوتا ہے۔ اس حساب سے ہر میل ایک سمت سے یعنی ہر میل پر چھ سیکنڈ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر اور بھی موٹگانی کر دو تو ہر نصف میل پر تین سیکنڈ کا اور ... میل پر ... سیکنڈ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اگر اس مسافت کے اور بھی ٹکڑے کئے جائیں تو ہو سکتے ہیں اور حقیقت میں ہیں اور گوان باریکیوں کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن بعض اوقات یہ ہی باریک باتیں انقلاب عظیم پیدا کر دیتی ہیں اور یہ اکثر ہوتا ہے کہ بڑے بڑے حساب دانوں سے ساعت نکالنے میں غلطی پڑ جاتی ہے اور جب ساعت نکالنے میں غلطی ہو گئی تو تمام حساب غلط ہو گیا کیوں کہ ستارے کی ساعت بنیاد اول ہے اور ظاہر ہے کہ جب کسی مکان کی بنیاد غلط اور کج ہو تو اس پر جس قدر عمارت بنی ہوئی ہے وہ سب کج ہے۔ خصوصاً

جب ایسا وقت ہو کہ ایک ستارے کی ساعت ختم ہو رہی ہے اور دوسرے ستارے کی ساعت شروع ہو رہی ہے۔ اس وقت میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے مثلاً کسی جگہ کسی وقت ٹھیک صبح سات بجے آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

اب سنیچر کے دن صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک زحل کی ساعت ہے اور ۸ بجے سے ۹ بجے تک مشتری کی ساعت ہے۔ اب کسی شخص نے آپ سے آکر سوال کیا تو اس وقت ۷ بج کر ۵۹ منٹ تھے۔ اب یہاں اکثر غلطی ہو جاتی ہے کیوں کہ زحل اور مشتری کے دونوں کنارے ٹپے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کہ عامل نے حساب میں مشتری کی ساعت لے لی حالانکہ ابھی زحل کی ساعت باقی تھی زحل اور مشتری میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ زحل محض ہے مشتری سدا ہے اور ممکن ہے کہ عامل نے مشتری کی ساعت لے لی حالانکہ ابھی زحل کا وقت باقی تھا۔ لہذا محض ستارے کے تعین میں غلطی ہو جانے سے جو اب غلط ہو گیا اور یہ اتفاق شاذ و نادر نہیں ہوتا بلکہ اکثر ہو جاتا ہے اور ایسے موقع پر بڑے بڑے کامل اور حساب دان غلطی کر جاتے ہیں۔ میرے پاس کوئی سامان نہیں کہ میں تمام دنیا کے مقامات کا طلوع و غروب لکھ سکوں تاکہ ہر شخص کو استخراج ساعت میں آسانی ہو جائے۔ میں چند مشہور شہروں اور مقاموں کا تفاوت اس جگہ بیان کئے دیتا ہوں ذیل کے نقشہ سے یہ تفاوت معلوم کرو۔ لیکن پہلے یہ معلوم کرو کہ اس وقت ہندوستان میں گھڑیوں کا ٹائم سینڈر ڈا ہے۔ یعنی ریلوے میں اس جاری ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا طلوع ہر مقام کا طبعاً ہے۔ گو حکومت وقت نے اپنا حساب صحیح کرنے کے لئے مدار اس کا ٹائم ہر جگہ درست کیا ہے۔ اس سے ٹائم تو سب جگہ یکساں رہ سکتا ہے۔ مگر طلوع و غروب یکساں نہیں رہ سکتا۔ زمین چونکہ مدور ہے اس لئے مشرق و مغرب جنوب و شمال میں طلوع و غروب یکساں نہیں رہ سکتا۔ اس کے واسطے پہلے تو یہ کلیہ معلوم کرو کہ ریلوے ٹائم پر ۳۳ منٹ کا اضافہ کرنے سے طلوع و غروب کا وقت مطابق ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض جگہ اور بعض وقت اس میں کچھ تفاوت ہو سکتا ہے تاہم یہ مقدار کچھ نہ کچھ صحت کر دیتی ہے اور جو



بارکی و فرد گداشت اصل حساب میں اب تک ہے وہ اس میں بھی رہ جاتی ہے۔ تاہم حساب درست کرنے کے لئے اس تعداد کا اضافہ کافی ہے اب ہر شر کا تفاوت اور حال معلوم کرو۔

نوٹ:- ہر مقام کے ساتھ اس کی سمت لکھ دی گئی ہے۔ اس سمت سے مراد یہ ہے کہ جو شہر اس سے مشرق اور دکن میں ہیں ان شہروں میں سامنے لکھے ہوئے سمت کم کریں (یا گھٹنے) اور جو شہر اس سے مغرب اور شمال میں ہیں۔ ان شہروں میں سامنے لکھے ہوئے سمت یا گھٹنے اضافہ کریں اور جس شہر کا نام اس نقشہ میں نہیں ہے وہ قریب کے شہر سے فرق معلوم کر لیں۔ دنیا کے تمام شہروں کے نام لکھنا تو بہت دشوار تھا۔ لیکن اس نقشہ سے بھی ہر شہر کا آدمی اپنے یہاں کا وقت معلوم کر سکتا ہے۔ کیوں کہ اس نقشہ میں ہندوستان کی چاروں سمتوں کے مشہور شہروں کا ذکر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ وقت اس وقت سے ہے جب مدراں میں دوپہر کے ٹھیک ۱۲ بجتے ہیں۔ گھنٹوں کا ٹائم گرینچ سے مطابق کیا جاتا ہے اور گرینچ مشرق سے ...

درجہ ہے۔ اور قانون یہ ہے کہ ایک درجہ مشرق یا مغرب میں طلوع آفتاب میں ۴ منٹ کی کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس قسم کے حساب بہت غور اور تامل کے محتاج ہوتے ہیں۔ اگر کسی ایک جگہ کا حساب لگانا ہے تو انسان کو شش کر کے صحیح حساب لگا سکتا ہے۔ لیکن جب بے شمار شہروں کا حساب لگایا جائے تو بعض جگہ نظر دھوکا کھا جاتی ہے۔ علاوہ ازیں کتابت اور طباعت کی غلطیاں بھی لازمی ہیں۔ لہذا جن اصحاب کو اس حساب میں درک ہو وہ خود بھی جانچ لیں۔ اگر یہ تقاضائے بشریت کوئی غلطی ہو تو اصلاح فرمالیں۔

نوٹ:- میں نے اپنی مؤلفہ کتاب ارواح الجفر میں یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کا دوسرا حصہ تقریب شائع کروں گا۔ جس سے ارواح الجفر کی تفصیل اور تشریح ہو سکے گی اور مشکل مقامات حل ہو سکیں گے۔ لیکن میں ایک نئے علم اور قانون کو بیان کر رہا ہوں۔ جو ایک مستقل علم ہے۔ اس لئے یہ کتاب ارواح الجفر کا حصہ دوم نہیں ہو سکتی بلکہ ایک علیحدہ کتاب ہو سکتی ہے۔ لیکن ہادی النظر میں یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ جب آپ محقق نظری اور ژرف نگاہی سے

کام لیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس بیان میں ہر جگہ گت کے پچانگت بھی ہے اور اس ضمن میں بہت سے ایسے قوانین اور مسائل آگئے ہیں جس کا تعلق ارواح الجفر کے وسیعہ مسائل سے بھی ہے۔ یہ دونوں کتابیں مل کر ایک ایسا جامع و مانع قانون بن جاتی ہیں۔ جن کی موبہ دگی میں عملیات کا کوئی مسئلہ لافیل نہیں رہتا ہاں اگر کوئی خاص اصطلاح یا قانون کسی استاد کا ہے۔ وہ از بینہ اور صنعت مرموزہ ہے لیکن عملیات کا عام قانون اور عام اصطلاح اس کتاب سے حل ہو سکتی ہیں اور میں نے اپنی تمام قوت اور طاقت اور معلومات اس کتاب میں لکھ دی ہیں۔ لیکن اگر آپ غور کریں گے تو یہ بات پچھیدہ نہ رہے گی کہ ان قواعد اور حقائق کے حل کرنے اور دریافت کرنے میں بہت مدد کریں گے۔ الغیب عند اللہ۔

نام شہر	فرق از	نام شہر	فرق از	نام شہر	فرق از	فرق از
ازبک	مشرق	۳۳ منٹ	انگ	مغرب	۳۱	بہرام پور
امرتسر	مغرب	۳۹ منٹ	لاہور	مغرب	۸ منٹ	دردان
ایبٹ	مغرب	۲۲ منٹ	اکبر پور	مشرق	۱۳ منٹ	بلد شہر
آسام	مشرق	۲ منٹ	اورنگ	مغرب	۲۹ منٹ	بدایوں
امریکہ	مغرب	۱۲ منٹ	آرکٹ	مغرب	۲ منٹ	بجنور
افریقہ	مغرب	۲ منٹ	اندرون	مغرب	۳ منٹ	بریلی
آسٹریلیا	مغرب	۲ منٹ	الجزیر	مغرب	۶ منٹ	بہرت پور
آئرلینڈ	مغرب	۶ منٹ	ارنگھٹ	مغرب	۳۳ منٹ	بارہاں
آسٹریا	مغرب		امرو پور	مغرب	۳۳ منٹ	علیشہ
اٹلی	مغرب	۲ منٹ	ایلیوہ	مغرب	۳۰ منٹ	ہماچل پور







پلی بھیت	مغرب	۲ منٹ	بھانسی	مشرق	۱۵ منٹ	پندر گھر	مشرق	۲۴ منٹ
پناب گڑھ	مغرب	۳۱ منٹ	بگنا تھ منج	مشرق	۲۷ منٹ	چاند نور	مشرق	منٹ
پنڈ	مشرق	۵ منٹ	جونا گڑھ	مغرب	۲۷ منٹ	چٹا گنگ	مشرق	۲۸ منٹ
پرورد	مغرب	۳۳ منٹ	جاپان	مغرب	گھنڈ	چالیس	مغرب	منٹ
پنیال	مغرب	۲۰ منٹ	جمنی	مغرب	گھنڈ	چمن	مغرب	ایک گھنڈ
چکمرانی	مغرب	۱۷ منٹ	جادرہ	مغرب	۲۶ منٹ	چتوڑہ	مغرب	۳۰ منٹ
چمن	مغرب	گھنڈ	داتا پور	مشرق	۱۱ منٹ	رسول پور	مغرب	۱۹ منٹ
حافظ آباد	مغرب	۲۷ منٹ	درگا پور	مشرق	۱۲ منٹ	ریواڑی	مغرب	منٹ
حصار	مغرب	۲۷ منٹ	دولت آباد	مغرب	۳۰ منٹ	راج گڑھ	مغرب	۳۶ منٹ
حسن ابدال	مغرب	۳۸ منٹ	دیو درگ	مغرب	۲۲ منٹ	دیو	مغرب	۵ منٹ
	مغرب		دیوی کوٹ	مغرب	۳۶ منٹ	رائی منج	مشرق	منٹ
	مغرب	۵۷ منٹ	ڈسک	مغرب	۳۲ منٹ	رنگون	مشرق	۵۵ منٹ
خیرپور	مغرب	۳۷ منٹ		مغرب	۳۷ منٹ	رکھام	مغرب	۲۸ منٹ
خان گڑھ	مغرب	۲۵ منٹ	ڈلہوزی	مغرب	۲۶ منٹ	روس	مغرب	
خوشاب	مغرب	۳۷ منٹ	ڈیرہ زون	مغرب		سارنپور	مغرب	۲۰ منٹ
خیر گڑھ	مغرب	۶ منٹ	ڈم ڈم	مغرب	۲۵ منٹ	بیتا پور	مغرب	۷ منٹ
خانوال	مغرب	۲۲ منٹ		مغرب	۳۷ منٹ	سیالکوٹ	مغرب	منٹ
خانہ بھٹی	مغرب	۳۰ منٹ	ڈنگ	مغرب	۳۷ منٹ	سوان	مغرب	۲۰ منٹ

دنیا نگر	مغرب	۲۸ منٹ		مغرب	۲۸ منٹ	سیالو	مغرب	۲۲ منٹ
نور محمد آباد	مغرب	۲۸ منٹ	ڈاکٹج	مشرق	۵ منٹ	سایج ال	مغرب	۳۰ منٹ
دلی	مغرب	۱۲ منٹ	راولپنڈی	مغرب	۳۷ منٹ	نکھر	مغرب	۵۳ منٹ
داتا پور	مشرق	۳۲ منٹ	رام پور	مغرب	۱۹ منٹ	سجانبور	مغرب	۲۷ منٹ
دارہ پنگ	مشرق	۳۲ منٹ	رائی پور	مغرب		کیت	مغرب	۲۲ منٹ
دھولپور	مغرب	۱۸ منٹ	روپڑ	مغرب	۲۲ منٹ	سر	مغرب	
درہ سگ	مشرق	۳۳ منٹ	روپڑی	مغرب	ایک گھنڈ	سرگودھا	مغرب	۳۷ منٹ
دراوڑ	مغرب	۱۵ منٹ	رونگ	مغرب	۲۳ منٹ	سکرو	مغرب	۲۷ منٹ
دھار	مغرب	۳۹ منٹ	راکون	مغرب	۲۵ منٹ	سرد	مغرب	۳۳ منٹ
دھرم کوٹ	مغرب	۳۰ منٹ	رائے پور	مغرب	۲۳ منٹ	ساکھ	مغرب	
دیپ	مغرب	۴۰ منٹ	روڑی	مشرق	۳۳ منٹ	نئی سرور	مغرب	۳۹ منٹ
دیو گڑھ	مغرب	۱۵ منٹ	رائی کیت	مغرب	۱۳ منٹ	سری نگر	مغرب	۳۲ منٹ
داس پور	مشرق	۱۵ منٹ	رائی کوٹ	مغرب	۵۰ منٹ	بیتا پور	مشرق	۷ منٹ
دھاپور	مشرق	۱۱ منٹ	رام نگر	مغرب	۳۵ منٹ	سرائے منج	مشرق	۵۰ منٹ
سری ڈیپور	مشرق	۲۳ منٹ	فرخ آباد	مغرب	۱۲ منٹ	گھر	مغرب	۳۰ منٹ
سوات	مغرب	۳۸ منٹ	چچ پور	مغرب	۶ منٹ	کالیہ	مغرب	۲۳ منٹ
سورت	مغرب	۲۶ منٹ	چچ گڑھ	مغرب	۱۱ منٹ	کاپور	مغرب	۸ منٹ
سہ ماگور	مغرب	۱۶ منٹ	فیروز پور	مغرب		کالیہ آباد	مغرب	۳۶ منٹ



سلطان پور	مغرب	۲۲ منٹ	فاضل گدہ	مغرب	۲۰ منٹ	کولہ پور	مغرب	۲۳ منٹ
سدانی	مغرب	۲۱ منٹ	فرید کوٹ	مغرب	۲۲ منٹ	کراچی	مغرب	
شکالی	مغرب		فیض آباد	مغرب	۲ منٹ	کلیان	مغرب	۳۷ منٹ
شمس	مغرب		فرید پور	مغرب	۳۰ منٹ	کابل	مغرب	۵۵ منٹ
شور کوٹ	مغرب	۴۰ منٹ	قذحار	مغرب		کوٹہ	مغرب	
شاہ آباد	مغرب	۲۳ منٹ	قونج	مغرب	۳۰ منٹ	کنگ	مغرب	۱۳ منٹ
شیخوپورہ	مغرب	۲۴ منٹ	کاشکڑہ	مغرب	۲۴ منٹ	کرتار پور	مغرب	۲۷ منٹ
شجاع آباد	مغرب	۴۵ منٹ	کرناٹ	مغرب	۳۹ منٹ	گھیرہی	مغرب	۷ منٹ
شاہجہانپور	مغرب	۱۰ منٹ	کوبہاٹ	مغرب	۲۰ منٹ	کھنڈوا	مغرب	۲۵ منٹ
شیانگ	مغرب	۳۸ منٹ		مغرب	۲۲ منٹ	گلگت	مغرب	
شاہ پور	مغرب	۳۰ منٹ		مغرب	۲۸ منٹ	کریم جج	مغرب	۳۴ منٹ
شولا پور	مغرب	۲۷ منٹ	کپو تھلہ	مغرب	۳۳ منٹ	کالی کٹ	مغرب	
شور کوٹ	مغرب	۳۱ منٹ	کمالیہ	مغرب	۲۲ منٹ	کاکا پٹنم	مغرب	۲۷ منٹ
شیر شاہ	مغرب	۳۰ منٹ	کسولی	مغرب	۲۲ منٹ	کرناٹک	مغرب	۱۳ منٹ
شجاع آباد	مغرب	۴۵ منٹ	کرناٹ	مغرب	۳۹ منٹ	گھیرہی	مغرب	۷ منٹ
شاہجہانپور	مغرب	۱۰ منٹ	کوبہاٹ	مغرب	۲۰ منٹ	کھنڈوا	مغرب	۲۵ منٹ
شیانگ	مغرب	۳۸ منٹ	کوٹہ پورہ	مغرب	۲۲ منٹ	گلگت	مغرب	
شاہ پور	مغرب	۳۰ منٹ	کریم جج	مغرب	۲۸ منٹ		مغرب	۳۴ منٹ

شولا پور	مغرب	۲۷ منٹ	کپو تھلہ	مغرب	۳۳ منٹ	کالی کٹ	مغرب	۲۷ منٹ
شور کوٹ	مغرب	۳۱ منٹ	کمالیہ	مغرب	۲۲ منٹ	کاکا پٹنم	مغرب	۲۷ منٹ
شیر شاہ	مغرب	۳۰ منٹ	کسولی	مغرب	۲۲ منٹ	کرناٹک	مغرب	۱۳ منٹ
شیر پور	مغرب		کاکا پٹنم	مغرب	۵۵ منٹ	کشن گڑھ	مغرب	۳۰ منٹ
شیر گڑھ	مغرب	۱۵ منٹ	کشمیر	مغرب	۲۴ منٹ	کیپ ٹاؤن	مغرب	۳۰ منٹ
	مغرب	۲۶ منٹ	کیمپلور	مغرب	۲۱ منٹ		مغرب	۲۳ منٹ
	مغرب	۱۶ منٹ	کلا	مغرب	۲۳ منٹ	گجرات	مغرب	۳۳ منٹ
شیر پور	مغرب	۲۳ منٹ	کیتھل	مغرب	۲۴ منٹ		مغرب	۲۸ منٹ
	مغرب			مغرب	۲۶ منٹ		مغرب	۳۰ منٹ
	مغرب	۳۰ منٹ	کد	مغرب	۳۶ منٹ		مغرب	۲۵ منٹ
فرانس	مغرب			مغرب	۴۳ منٹ	گلگت	مغرب	۴۲ منٹ
گندہ	مغرب	۲ منٹ	گورالہ	مغرب	۵۵ منٹ	میلکیو	مغرب	
گندہ ال	مغرب	۱۲ منٹ	گن	مغرب		کد مٹھ	مغرب	۳ منٹ
گیا	مغرب	۹ منٹ	مظفر گڑھ	مغرب	۴۶ منٹ	مدینہ منورہ	مغرب	
گوایار	مغرب	۱۷ منٹ	سیانی	مغرب		مصر	مغرب	
گو جرخاں	مغرب	۲۳ منٹ	میانوالی	مغرب	۴۴ منٹ	میرپور	مغرب	
گور کپور	مغرب	۲۸ منٹ	مظفری	مغرب	۳۸ منٹ	مالیر کوٹک	مغرب	۲۶ منٹ
گوبند پور	مغرب	۱۷ منٹ	کٹیر	مغرب	۳۲ منٹ	مکھنڈ	مغرب	۳۸ منٹ







زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	پانزدہم
مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	دوازدہم
مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	نہدہم
شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	چہارہم
زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	پانزدہم
عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	شاہدہم
قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	بستہم
زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	بستہم
مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	نوزدہم
مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	بستم
شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	بست و یکم
زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	بست و دوم
عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	بست و سوم
قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	بست و چہارم

علم التنجیم کے مبادیات اور اصول بتانے صفحات سابقہ میں گزر چکے۔ اب آپ اپنے سوال کو سط کر کے لکھو۔ سط کرنا یعنی کسی جملے کو علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھنا جیسے اللہ کو ا-ل-ل-ہ- یا محمد کو م-ح-م- د لکھنا۔ ایک اور فیصلہ طلب بات بھی یاد رکھو کہ بعض جملے یا اسم ایسے ہوتے ہیں جس میں حرف مشدد آتا ہے اور وہ حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے

ضرورت نہیں رہی بلکہ اب میں ساعتوں کے نام سے نقشہ پر کرتا ہوں یعنی ساعت اول، ساعت دوم اس سے مراد ہے کہ جس جگہ آپ دیکھ رہے ہیں اس جگہ کا طلوع نقشہ سے معلوم کر لو پس طلوع آفتاب کا وقت ساعت اول ہے۔ اس کے ایک گھنٹہ کے بعد یعنی دوسرے گھنٹہ میں ساعت دوم ہے۔ ساعت اول سے مراد اول گھنٹہ ہے۔ یعنی ساعت اول میں زحل بعد آزاں ساعت دوم میں مشتری، ساعت سوم میں مرخ، علی حد القیاس چوبیسویں ساعت تک یکے بعد دیگرے سلسلہ چلا گیا ہے اور آپ اسے اچھی طرح سمجھ لیں گے (نقشہ صفحہ ۷۲ پر)

جند	جمعات	بدھ	منگل	برہ	اتوار	سنچہ	نام دن
زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	نام ستارہ
زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	ساعت اول
عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	دوم
قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	سوم
زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	چہارم
مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	پنجم
مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	ششم
شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	ہفتم
زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	ہشتم
عطارد	مرخ	قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	نہم
قمر	شمس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مرخ	دہم



جیسے محمد کا ہم ثانی توشہد کی حالت میں ایک ہی حرف لیا جائے گا وہ حرف نہیں لئے جائیں گے۔ اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ جو حرف لکھا جائے گا وہ حساب میں آئے گا۔ چاہے پڑھنے میں نہ آتا ہو اس کی مثال بسم اللہ شریف سے واضح ہے جس کے عدد حقد میں ۸۶ لئے ہیں۔ اس میں دونوں مثالیں موجود ہیں۔ یعنی ان حروف کے اہل اد بھی لئے گئے ہیں جو پڑھنے میں نہیں آتے مگر لکھے جاتے ہیں۔ جیسے الرحمن کا الف اور لام اور اسی طرح شد کی مثال جیسے الرحمن کی رے (ر) جو حرف لکھا جائے گا وہ حساب میں لیا جائے گا۔ اب آپ نے اپنے سوال کو بسم کر کے لکھ لیا۔ اب دیکھو کہ جو حروف آپ کے سوال میں آئے ہیں ان حروف کے نقاط کس کس قدر مقرر ہیں (دیکھو صفحہ ۱۷) بس ہر حرف کے تحت ہیں اس کے معین نقاط لکھ دو۔ بعد ازاں یہ دیکھو کہ ہر حرف کس برج سے متعلق ہے (دیکھو صفحہ ۱۵) ہر حرف کا برج لکھ کر اس کے نقاط عنصر اور نقاط برج تحریر کرو (دیکھو صفحہ ۱۲) اب ہر حرف کے ذیل میں تین مرتبہ کے نقاط جمع ہیں یعنی نقاط حرف نقاط برج نقاط عنصر بعد ازاں اپنے نام کے حرف بسم کر کے ہر حرف کے ذیل میں نقاط مراتب لکھو جس طرح سوال کے حروف میں لکھے ہیں۔ اب یہ دیکھو کہ اس وقت کس ستارے کی ساعت ہے بس جس ستارے کی ساعت ہو اس ستارہ کا نام تحریر کر کے (حروف بسم میں) اس کے ذیل میں بھی نکات درجات لکھو تحریر کرو۔ اسی طرح جو دن ہے اسے فارسی حروف میں تحریر کر کے بسم کرو۔ دنوں کے نام فارسی زبان میں یہ ہیں 'شنبہ' 'یکشنبہ' 'دو شنبہ' 'سہ شنبہ' 'چار شنبہ' 'پنجشنبہ' 'جمعہ' اسی طرح جو تاریخ چاند کی اس دن ہو۔ اسے لفظوں میں تحریر کر کے بسم کرو۔ مثلاً بارہ تیرہ بیس وغیرہ اور جو مہینہ چاند کا ہو اس کا نام بھی لفظوں میں تحریر کر کے بسم کرو۔ چاند کے بارہ مہینے یہ ہیں۔ محرم 'صفر' 'ربیع الاول' 'ربیع الآخر' 'جمادی الاول' 'جمادی الآخر' 'رجب' 'شعبان' 'رمضان' 'شوال' 'ذیقعدہ' 'ذالحجہ' اس طرح جو سال ہجری ۱۳۵۹ اس جو لفظوں میں لکھ کر بسم کرو مثلاً اب ۱۳۵۹ء ہیں تو اس طرح تحریر کر کے بسم کرو۔ تیرہ سوانسٹھ اب معلوم کرو کہ جس ستارے کی ساعت ہے اس کا برج کیا ہے وہ برج

جس پر نمبر ہوا اتنی لائنوں میں ان نقاط کو تقسیم کرو۔ (بروج کے لئے دیکھو صفحہ نمبر ۱۲) خوب غور کرو۔ ہر ایک ذیل میں تین تین قسم کے نقاط ہوں گے۔ ان تمام نقاط کو جمع کر کے جس نمبر کا برج ہوا اتنی ہی لائنوں میں ان نقاط کو تقسیم کرو۔ اب میں ایک مثال سے سب قوانین حل کرتا ہوں۔

سوال ہے۔ مجھے نو کری کب ملے گی۔ اب اسے بسم کیا۔ م۔ ج۔ ہ۔ ع۔ ن۔ و۔ ک۔ ی۔ ک۔ پ۔ م۔ ل۔ ع۔ گ۔ ی نام سائل عبد الرحمن۔ اس کو بسم کیا۔ ع۔ ب۔ د۔ ل۔ ر۔ ج۔ م۔ ن۔ ساعت اس وقت مرتب کی ہے۔ اس کو بسم کیا۔ م۔ ر۔ ی۔ خ۔ دن ہے بدھ کا تو نام فارسی میں تحریر کرو۔ بدھ کو چار شنبہ کہتے ہیں۔ اس کا بسم یہ ہوا۔ ج۔ ہ۔ ا۔ ر۔ ش۔ ن۔ ب۔ و۔ اور تاریخ ہے ۲۲ حروف بسمی میں اس طرح لکھو۔ ب۔ ی۔ س۔ اور مہینہ ہے ربیع الآخر کا اس کا بسم یہ ہوا۔ ر۔ ب۔ ی۔ ع۔ ا۔ ل۔ آ۔ خ۔ و۔ اور سال ہجری ہے ۱۳۵۹ تو اس کو عبارت میں اس طرح لکھو تیرہ سوانسٹھ۔ اس کا بسم حرفی اس طرح ہوا۔ ت۔ ی۔ ر۔ و۔ س۔ و۔ ا۔ ن۔ س۔ ث۔ ہ۔ اب ان تمام حروف کو ایک جگہ جمع کیا تو یہ لائن ہوئی۔ م۔ ج۔ ہ۔ ع۔ ن۔ و۔ ک۔ ی۔ ک۔ پ۔ م۔ ل۔ ع۔ گ۔ ی۔ ع۔ ب۔ د۔ ل۔ ر۔ ج۔ م۔ ن۔ آ۔ خ۔ و۔ ا۔ ر۔ ش۔ ن۔ ب۔ و۔ س۔ ث۔ ہ۔ ان تمام حروف کے تحت میں نقاط مراتب لکھو اور تمام تشریح اس جدول سے معلوم کرو۔

دیکھو ہر حرف کے مقابلہ میں تعداد نقاط معلوم کرو

حرف									
۲	۵	حل	۱۳	۲۳	ک	۸	جوزا	۶	۲۳
۵	۶	جدی	۷	۲۷	پ	۳	شہر	۵	۲۷
۵	۳	جوزا	۶	۲۳	م	۵	اسد	۱۳	۲۳



۲۳	۱۲	عمل	۶	ل	۲۲	۵	عقرب	۷	س
۲۲	۵	عقرب	۷	س	۲۲	۵	عقرب	۶	ن
۲۵	۷	جدی	۸	گ	۲۵	۵	ثور	۴	ر
۲۲	۵	عقرب	۷	ی	۲۵	۷	جدی	۸	ک
۲۳	۱۲	عمل	۵	ع	۲۳	۵	میزان	۳	ر
۲۵	۵	ثور	۴	پ	۲۲	۵	عقرب	۷	ی
۲۳	۱۲	دلو	۵	س	۲۳	۱۲	دلو	۳	ر
۲۳	۵	میزان	۳	ر	۲۲	۱۳	عمل	۳	ا
۲۵	۵	ثور	۴	پ	۲۳	۱۲	عمل	۶	ل
۲۲	۵	عقرب	۷	ی	۲۳	۵	میزان	۳	ر
۲۳	۱۲	عمل	۵	ع	۲۳	۶	جوزا	۵	ح
۲۳	۱۲	عمل	۳	ا	۲۳	۱۲	اسد	۵	م
۲۲	۱۲	عمل	۶	ل	۲۲	۵	عقرب	۶	ن
۲۲	۱۲	عمل	۳	ا	۲۳	۱۲	اسد	۵	م
۲۵	۷	جدی	۵	خ	۲۳	۵	میزان	۳	ر
۲۳	۵	میزان	۳	ر	۲۲	۵	عقرب	۷	ی
۲۳	۵	میزان	۶	ت	۲۵	۷	جدی	۷	خ
۲۲	۵	عقرب	۷	ی	۲۶	۶	حوت	۶	ج

۲۳	۶	جوزا	۳	س	۲۳	۶	جوزا	۳	س
۲۳	۶	جوزا	۳	س	۲۳	۱۲	عمل	۳	ا
۲۳	۱۲	دلو	۵	س	۲۳	۵	میزان	۳	ر
۲۵	۵	ثور	۴	پ	۲۳	۱۲	دلو	۵	س
۲۳	۱۲	عمل	۳	ا	۲۲	۵	عقرب	۶	ن
۲۵	۵	ثور	۴	پ	۲۵	۵	ثور	۴	پ
۲۲	۵	عقرب	۶	ن	۲۳	۶	جوزا	۳	س
۲۳	۱۲	دلو	۵	س	۲۵	۵	ثور	۴	پ
۲۳	۱۲	اسد	۶	ت	۲۳	۵	عقرب	۷	ی
۲۳	۶	جوزا	۳	س					

میں نے مثال میں سوال کی ساعت مربع کی ہے اور مربع کا برج حمل بھی ہے اور  
عقرب بھی چونکہ حمل درجہ اول پر ہے اور ایک لائن بے معنی ہے اس لئے برج آخر لے  
لیا جو نمبر آٹھ پر ہے۔ اب ہم نے ان تمام نقاط کو جو اس سوال کے متعلق جدول میں تھے۔  
جمع کیا تو میزان آئی (۲۳۳۰) تو ایک لائن میں ۵۳ نقطہ آئے۔ لہذا آٹھ لائنیں تیار کرو  
اور ہر لائن میں ۵۳ نقاط لکھو۔ لیکن نقاط ایسے لے کاغذ پر لکھو کہ ۵۳ نقاط لکھنے کے بعد  
بھی اس پر داہنی طرف ہر لائن میں جگہ باقی رہے۔ جب اصل تعداد پر ہو گئی جیسا کہ اس  
مثال میں ۲۳۳۰ کل تعداد ہے۔ تو اب ہر لائن میں چند نقاط اور زیادہ کرو۔ ان نقاط کی کوئی  
تعداد مقرر نہیں۔ ہر لائن میں مختلف درجہ کرو۔ مثلاً ایک لائن میں دس تو دوسری میں  
پندرہ تیسری میں سترہ۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ نقطہ شمار نہ کرو بلکہ بے شمار۔ پھر وہاں اس کا



لحاظ رکھو کہ ہزاروں یا سینکڑوں کی تعداد میں نقطہ نہ دو۔ اگر تم زائد نقطہ دے دو گے جب بھی کوئی حرج نہیں کم اور زیادہ کا اثر ایک ہی ہے۔ چونکہ زیادہ نقطہ لگانے میں حساب پھیلتا ہے اور طولانی ہوتا ہے اس لئے کم نقطہ لگاؤ مگر اس کا بہت لحاظ رہے کہ شمار نہ کرو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ان زائد نقاط کے لگانے میں درمیاں میں سانس نہ لو ایک سانس میں جس قدر جی چاہے نقطہ لگا دو اب مثال میں آٹھ لائیں ہیں۔ اور تم کو علم نہیں کہ ہر لائن میں کس قدر نقاط ہیں۔

اب یہ معلوم کرو کہ بعض ناموں میں بعض ٹکڑے زائد کئے جاتے ہیں ان ٹکڑوں میں بعض اصلی نام برکت کے لئے زیادہ کئے جاتے ہیں۔ مثلاً محمد بعض ناموں میں تحریک کے لئے زیادہ کیا جاتا ہے۔ مفہوم اسم سے اسے کوئی غرض نہیں۔ بعض میں قومیت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ لہذا مفہوم اسم سے جو جملہ زائد ہو اسے نام میں شامل نہ کرو۔ مثلاً ایک شخص کا نام ہے محمد حسین بخش۔ یا محمد انوار علی اور اس قسم کے نام۔ ان ناموں میں اور اس قسم کے ناموں میں نقطہ محمد تحریک کے لئے اضافہ کیا گیا ہے۔ ورنہ تمام حسن بخش اور انوار علی مفہوم اسم کی تکمیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح نام کے آخر میں (خال) اور نام کے ابتدا میں (سید اور مرزا) یہ سب نام سے متعلق نہیں۔ مگر یہ یاد رکھو کہ یہ جملے ہمیشہ زائد نہیں ہوتے بعض ناموں میں اسم ذات ہوتے ہیں۔ جیسے محمد حسین۔ محمد انوار۔ مرزا محمد حسین خاں اس کا کلیہ یہ ہے کہ نام ہمیشہ دو ٹکڑوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اسم واحد مخصوص ہی صاحب نام کے ساتھ اور دو ٹکڑوں سے عام ہے۔ اور تین ٹکڑوں میں ایک ٹکڑا زائد سمجھا جائے گا۔ خواہ اول ہو یا آخر مثلاً کسی کا نام صرف احمد یا محمد۔ یا مصطفیٰ یا علی۔ مخصوص نام ہیں۔ یہ اسم عام نہیں ہو سکتے۔ ضرورت ہے کہ تعارف اور خصوصیت کے لئے اس میں ایک جملے کا اضافہ کیا جائے۔ مثلاً محمد علی۔ علی بخش۔ اسی طرح ایک شخص کا نام سید علی ہے تو یہاں سید قومیت ظاہر نہیں کرتا بلکہ نام کا جزو ہے اس لئے اگر یہاں سید کو قومیت کے معنی لیتے ہوئے حذف کر دیں تو پھر صرف علی رہ جاتا ہے۔ اور یہ مخصوص

نام ہے اسی طرح کسی شخص کا نام مثلاً مرزا عباس ہے تو یہاں مرزا قومیت کے معنی نہیں سمجھا جائے گا بلکہ جزو اسم ہو گا۔ کیونکہ مرزا کو قومیت تسلیم کرتے ہوئے اگر حذف کر دیا جائے تو صرف عباس ہی رہ جاتا ہے جو مخصوص نام ہے۔ لیکن جب مرزا عباس حسین کسی کا نام ہے تو مرزا زائد ہے اور قومیت کے لئے ہے چونکہ نام میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے اور اس غلطی کا اثر اصل سوال پر پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے وضاحت کر دی۔ سائل کو لازم ہے کہ مسئلہ کے نام کو صحیح کر کے حساب میں شامل کرے۔ نام کی غلطی جواب کو بعض اوقات غلط کر دیتی ہے۔ اسی طرح بعض اصحاب کے نام تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یعنی بچپن میں یا پیدائش کے وقت نام کچھ اور تھا۔ جب وہ جوان ہوئے تو اور نام تبدیل کر لیا۔ یہ واضح رہے کہ جو نام بعد میں تبدیل کیا جائے وہ عملیات اور حساب میں کام نہیں دیتا۔ حساب اور عملیات میں وہی کام دیتا ہے جو والدین نے وقت پیدائش رکھا ہو۔ اگر بعد والے نام سے حساب کیا جائے تو غلط ہو گا۔ اسی طرح عملیات میں اثر نہیں ہوتا یا حساب میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ صحیح نام کا نہ ملنا بھی ہوتا ہے۔

اب آپ کے پاس آٹھ لائیں ہیں جن میں بے گنتی نقاط ہیں لیکن ان بے شمار میں وہ تعداد جو معینہ ہے شامل ہے۔ لیکن ایک بات اور بھی رہ گئی نقاط ایسے ہیں جو نمبر پر سے تقسیم نہیں ہوتے تو آخری لائن میں وہ کی رکھ دو۔ اور اس پر بے تعداد نقاط کا اضافہ کرو اس طرح ایک کے علاوہ باقی لائیں تو مساوی الاعداد ہوں گی اور آخری لائن میں کی ہو گی۔ اب اس پر بے شمار نقاط کا اضافہ کر لیا۔ تو گو سب نقاط بے شمار ہو گئے۔ مگر ان نقاط کے ہٹن میں وہ تعداد پوچھو کہ جو سوال سے ہم نے پیدا کی تھی۔ مثلاً مثال میں تعداد ۲۳۳۰ تھی اور لائیں آٹھ تھیں ہر حصہ ۳.۵ کا ہو گیا تھا۔ لیکن میزان ۲۳۳۱ یا ۲۳۳۹ ہوئی تو اس حالت میں میزان کامل نہ ہونے کی وجہ سے تقسیم سے کچھ بچتا تو اس حالت میں سات سطر میں تو کامل ہو گئیں اور آخر سطر میں کی بیشی کر دی جاتی۔ کی بیشی کا تمام اثر صرف آخری سطر پر پڑنا چاہئے۔ چاہا اسطر کا کامل الاعداد ہو نا ضروری ہیں امید



ہے کہ آپ اس تمام تصریح سے مکمل قواعد پر عبور حاصل کر سکیں گے۔

اب آپ کے پاس نقاط کی آٹھ لائنیں تیار ہیں۔ یہ بات یہاں یاد رکھو اور دھوکا نہ کھاؤ کہ مثال میں آٹھ لائنیں ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر لائن میں آٹھ لائنیں ہوں گی۔ چونکہ مثال میں مربع کی ساعت تھی اور اس کا نمبر آٹھ ہے اس لئے آٹھ لائنیں ہیں۔ آپ جس ستارے کی ساعت میں سوال حل کر رہے ہیں اور اس ستارے کا نمبر ہے اسی تعداد میں لائنیں ہوں گی۔ اب مثال میں آٹھ لائنیں آپ نے تیار کر لیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ پانچ ستاروں کے دو دو برج ہیں یعنی زہرہ 'مشتري' عطارد 'مرخ' زحل کے ان ہی پانچ ستاروں کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔ باقی دو ستارے شمس و قمر ایک ایک برج کے مالک ہیں تو ہر ستارہ کا برج اول لیا جائے گا۔ صرف مرخ ایک ستارہ ہے کہ جس کا برج اول نہ لیا جائے گا یکم برج دوم (برج دوم نمبر آٹھ پر ہے) لیا جائے گا۔ جو آٹھ لائنیں مثال میں تیار ہوئیں۔ پہلی سطر کو ستارے کے نمبر سے طرح دو (مرخ) زہرہ 'عطارد' قمر 'شمس' زحل 'مشتري' مثلاً آپ ساعت عطارد میں سوال نکال رہے ہیں تو تین تین کی طرح دو کیونکہ عطارد کا نمبر تین ہے اگر ساعت قمر ہوگی تو چار چار کی طرح دین گئے۔ پہلی لائن کو تین سے طرح دی ہے۔ تو دو سری لائن کو دو کی طرح دو۔ اب تیسری لائن کو ایک سے طرح دینا ہوگی۔ کیوں کہ میں نے بیان کیا ہے کہ ہر لائن میں ایک کم کرتے جاؤ اب دو کے بعد ایک کا نمبر ہے اور ایک کا عدد ناقابل تقسیم ہے تو اس نمبر کے بعد کا عدد دو۔ یعنی عطارد نمبر تین پر ہے تو پہلی سطر کو تین کی طرح دی دو سری سطر کو دو کی طرح دی تیسری سطر کو چار کی طرح دو۔ کیونکہ عطارد کا نمبر تین ہے اور تین کے بعد کا نمبر چار ہے۔ اگر ہم ساعت قمر میں سوال حل کر رہے ہیں۔ تو پہلی سطر کو چار کی طرح دو سری کو تین کی طرح تیسری کو دو کی طرح اور چوتھی کو پانچ کی طرح چھٹی کو چھ کی طرح۔ علیٰ ہذا القیاس۔ طرح دینا کیا ہے یعنی اسے نقطے کاٹتے جاؤ۔ جب آخر میں اس تعداد سے کم نقطے رہ جائیں تو بقایا نقاط سے حرف بنالو مثلاً آپ پانچ کی طرح دے رہے ہیں اور آخر میں چار نقطے رہ گئے تو حرف دال

پیدا ہوا کیوں کہ دال کے چار عدد ہیں۔ اس طرح آٹھ لائنوں سے آٹھ حرف مختلف تمہارے پاس ہو گئے۔ اگر سات سطریں تھیں تو سات حرف ہوئے۔ بس یہ ہی حرف روح جواب ہیں۔ اور ان ہی حروف سے جواب پیدا ہوگا۔ چونکہ تعداد روح بارہ ہے۔ لہذا ہر سوال کی لائنیں اس تعداد میں ہوں گی زیادہ نہیں کر سکتیں۔ یہ حروف مستعمل ہیں۔ دو سرانام اس کا روح ہے۔ ان حروف کو جوڑ دو۔ ان سے جواب اختیار ہوگا۔ جو اب حاصل کرنے میں دو امور کا لحاظ کرو۔ اول ان حروف کو مقدم موخر کر سکتے ہو کوئی جب ان حروف میں نہ رکھو۔ اگرچہ لائن کے حساب سے یہ حروف ترتیب ہوں گے۔ لیکن تم ترتیب نہ رکھو۔ بلکہ عبارت باجملہ بنانے کی کوشش کرو۔ دوم اس کا بھی تم کو ہمار حاصل ہے کہ حروف قضاہ کو باہم تبدیل کر سکتے ہیں۔ مثلاً قے سے بے۔ ثے اور جیم سے جاد۔ خاد وغیرہ حروف قضاہ ان تمام حروف کو کہتے ہیں جو ہم صورت ہوں جیسے س۔ ش۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ اور یہ دونوں امور مذکورہ بالا اساتذہ جفر نے جواب حاصل کرنے کے لئے جائز تسلیم کئے ہیں اور جب ان ہر دو قوانین پر آپ غور کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جواب حاصل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک اور اختیار بھی آپ کو حاصل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ کے پاس ایسے الفاظ پیدا شدہ ہیں کہ جو اب ایک حرف کی کمی سے نامکمل رہ جاتا ہے۔ یعنی ایک حرف کی کمی کو ناقص بنائے ہوئے ہے تو ایک حرف ہم زیادہ کر لیں گے اور یہ ایسے قوانین ہیں جن کی بعض وقت ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر جواب مکمل ہونے کے بعد ایک حرف باقی رہ جاتا ہے تو ہم ایک حرف حذف کر دیں گے۔ اور یہ بات نہ تعجب ہے نہ خلاف قانون۔ آپ انصاف کریں کہ ہم کو اپنا جواب مکمل کرنے کے لئے مثلاً دس حرفوں کی ضرورت ہے اور نو حرف اس سے قاعدے سے پیدا ہو گئے۔ تو ایک حرف کے واسطے تمام قاعدے کو لفظ لکھ دینا کہاں تک جائز ہے۔ اسی طرح اگر ہم کو جواب کامل کرنے کے لئے دس حرفوں کی ضرورت تھی۔ لیکن ایک حرف زیادہ ہو گیا یعنی گیارہ پیدا ہو گئے تو تمام قاعدے کو لفظ کہہ دینا انصاف کا ثبوت ہے۔ اور یہ



ہات بھی واضح رہے کہ بجائے دس حروف کے نو حروف پیدا ہونا یا بجائے دس حروف کے گیارہ حروف پیدا ہونا خود ہمارے حساب اور قاعدے کی غلطی ہے۔ اگر ہم غور کریں گے اور دماغ سوزی سے کام لیں گے تو یہ کمی بیشی نکل جائے گی۔ اس لئے اساتذہ نے پریشانی اور طوالت سے بچنے کے لئے یہ قانون بنادیا ہے کہ اگر حروف قشابہ کو تبدیل کرنے سے ایک حرف کمی سے یا ایک حرف کی کمی بیشی سے ہمارا سوال مکمل ہو سکتا ہے۔ تو ہم اس کو اپنی غلطی تصور کرتے ہوئے ایک حرف بدل لیں گے یا کم کر دیں گے یا زیادہ کر لیں گے۔ نقاط کی لائنوں سے بعد طرح بتایا نقاط سے آپ نے حرف پیدا کر لئے مگر جواب گویا نہیں۔ یہاں یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے اور اعتراض کے علاوہ مشکل بھی پیدا ہوتی ہے کہ عایت بروج ۱۲ ہے۔ لہذا طرح ۱۲ تک محدود ہے۔ اس طرح جو حرف پیدا ہوں گے وہ بارہ تک محدود ہوں گے۔ سیکڑوں اور ہزاروں اس میں بچ ہی نہیں سکتے۔ لہذا اس قاعدے سے صرف دس حروف ہی پیدا ہو سکتے ہیں یعنی ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ہ۔ و۔ ز۔ ح۔ ط۔ ی اس کے بعد والے حروف پیدا نہیں ہو سکتے۔ اب اگر جواب میں ان حروف کے علاوہ کسی حرف یا حروف کی ضرورت ہے تو وہ کہاں سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ من جملہ چند قواعد کے میں نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے اور یہ اس وجہ سے بیان کیا ہے کہ بعض اوقات جواب میں ان جملوں میں ہوتا ہے جواب کا اشارہ پیدا کر دیتا ہے۔ اس میں جواب تفصیلی نہیں ہوتا مثلاً سوال یہ ہے کہ ”کیا میں اس سفر میں کامیاب ہوں گا“۔ اس کا تفصیلی جواب یہ ہے کہ ہاں اس سفر میں کامیابی ہوگی اور اشارہ جواب یہ ہے کہ ہاں جواب دونوں ہیں اور مسائل کی غرض و غائت دونوں جوابوں سے حل ہو سکتی ہے۔ فرق اس قدر ہے کہ ایک مفصل ہے اور دوسرا مبہم اور قاعدہ مذکورہ بالا صرف مبہم اور مختصر اشارہ جواب دیتا ہے۔ لیکن قاعدہ آسان اور مختصر ہے۔ اس لئے بیان کر دیا۔ لیکن آپ نے اس طریقے سے حروف پیدا کئے مگر جواب گویا نہیں ہوتا اور یہ کہ آپ نے ان تمام قاعدوں کو بھی استعمال کر لیا جن کا اطلاق جائز تھا۔ مثلاً کسی حرف کی کمی یا بیشی

حرف قشابہ کا جدول۔ حروف کو مقدم سو خر کرنا۔ اگرچہ اس کی امید بہت کم ہے۔ ہون اللہ عزوجل اکثر جواب گویا ہی ہوتا ہے اور یہ ہی مستند ہے چونکہ فہم سے نزدیک کرنے کے لئے میں نے مفصل بیان کیا ہے لیکن آپ اس تمام کو مفصل پڑھتے جائیں اور تجربے کرتے جائیں۔ اس میں جو قوانین ہیں ان کو سمجھ کر درج کرتے جائیں اگر آپ نے سمجھ کر کار آمد قوانین ضبط کر لئے ہیں تو یہ چند سطریں ہو جائیں گی اور اس کی امداد سے آپ سوال لکھ کر جواب حاصل کر سکیں گے۔ مگر اور بھی قریب از فہم کرنے کے لئے میں مثال بیان کر آیا ہوں دیکھو صفحہ ۲۹، ۳۰۔ لیکن میں نے جو مثال پیش کی ہے وہ سوال لمبا ہے۔ رسالہ کے صفحات میں اس قدر طوالتی لائن نہیں بن سکتی کہ جس میں ۵-۳ نقطہ آسکیں دور پھر آپ مقررہ متحدہ نقطہ پر اور نقطہ بھی پڑھا سکیں۔ (دیکھو صفحہ ۳۱) اس لئے میں فرضی اور ذہنی امداد کی بجائے ۲۳۳۰ کے صرف ۵-۳ رکھتا ہوں۔ لیکن ساعت وہی مربع کی رکھتا ہوں۔ ۵-۳ کی ۸ پر تقسیم کیا تو فی حصہ ۲۵ آئے اور آخر میں ۵ بچے۔ تو سات سطروں میں تو کامل ۲۵ نقطے دیئے اور آٹھویں سطر میں صرف پانچ اور پھر ہر سطر میں ایک سانس میں چند اور نقاط کا اضافہ کر دیا دیکھو۔



دیکھو سات سطروں میں فی سطر پچیس پچیس نقطے ہیں اور آخری یعنی آٹھویں سطر میں صرف پانچ ہیں۔ کیوں کہ تقسیم سے پانچ ہی بچے تھے۔ اسی طرح اگر تقسیم سے ۷-۸۔ ۱۲-۲۰-۲۳ بچتے تو ہم آخری سطر میں اسی قدر کہتے جس قدر تقسیم سے بچتے۔ اب اس لائن پر آپ اور نقطے اضافہ کر دیں (یعنی ایک سانس میں بے شمار اور مختلف یعنی کسی سطر میں ۷- کسی سطر میں ۱۰- کسی میں بارہ علی ہذا القیاس) اب ان نقاط کو ستارے کے نمبر سے کاٹتے جاؤ اور آخر میں جو نقاط بچیں ان سے حرف بناتے جاؤ (دیکھو صفحہ ۷۱) اب تمہارے پاس آٹھ کی مثال ہے۔ تم جس برج کے ماتحت سوال حل کرو گے اتنی ہی لائنیں ہوں گی (اب ان حروف سے عبارت بناؤ۔ تو تمہارے سوال کا جواب پیدا ہو گا۔ ان اختیارات کا استعمال کرو) اگر ضرورت ہو جو تم کو حاصل ہیں۔ یعنی تخلص کرنا (حرف مکرر کو کاٹ دینا) ایک حرف کی کمی بیشی کرنا۔ قشابہ حرف کو قشابہ حرف سے بدل دینا جو اب مختصر اور صاف برآمد ہو گا۔ میں نے سطر بالا میں لکھا ہے کہ ستارے کے نمبر سے کاٹتے جاؤ۔ یہ جملہ پیچیدہ ہے۔ شاید کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ ستارے کا جو نمبر ہے اس نمبر کا اعداد کے مطابق نقاط کاٹتے جاؤ۔ آخر میں جس قدر حرف بچیں ان سے حرف بنانا۔ مثلاً تین باقی رہے تو اس کے واسطے یہ حرف ہیں ا-د-ھ-و-ر چار باقی رہے تو ب-ذ- علی ہذا القیاس (دیکھو صفحہ ۷۱) لیکن یہاں چند در چند پیچیدہ گیماں پیدا ہو گئیں۔ گو اس وقت آپ کا ذہن اس پیچیدگی سے خالی ہو۔ لیکن جب آپ سوال حل کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے گے تو آپ کا ذہن ان پیچیدہ گیموں کی طرف یقیناً منتقل ہو گا۔ اور وہ پیچیدہ گیماں نمبر وار حسب ذیل ہیں۔

(نمبر اول) آپ صفحہ ۷۱ پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں ایک یا دو کا ہندسہ مقصود ہے ممکن ہے کہ ستارے کے نمبر سے کاٹنے کے بعد آخر میں ایک نقطہ رہ جائے یا دو رہ جائیں تو ان کا کوئی حرف جدول میں نہیں۔ یعنی یہ ایک اور دو کا ہندسہ نہیں۔ اس کے لئے معلوم کرو کہ جب کسی لائن میں قطع کرنے کے بعد ایک رہ جائے۔ بقایا تین تصور کرو اور دو باقی رہ جائیں تو

چار تصور کرو۔ پس ان دو عددوں میں کے علاوہ اور جہاں تک باقی ہیں ان کے بھایا سے حروف بناؤ۔ ستاروں کے نمبر کی تفصیل مرغ۔ زہرہ۔ عطارد۔ قمر۔ شمس۔ زحل۔ مشتری اگر سوال کے وقت مرغ اور عطارد کی ساعت ہے تو ہم تین کے حساب سے کاٹنے جائیں گے۔ اگر زہرہ یا قمر کی ساعت ہے تو چار چار کے حساب سے کاٹنے جائیں گے۔ علی ہذا القیاس۔ ایسا کیوں کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ستارے سات ہیں لہذا آمد و بقاء ہم کو ایک سے سات تک ہندسہ لگانے چاہئے اب نمبر ایک کا جو ستارہ ہو تا تو ایک ایک نقطہ کا کاٹنا ہے معنی تھا کیوں کہ ایک ایک کاٹنے میں سے نقطے کاٹا ہوتا ہے۔ کوئی نقطہ باقی نہ رہتا اور آٹھوں لائنوں میں سے ایک نقطہ باقی نہیں رہتا ایک سے قطع کرنا حصول تھا اسی طرح دو کی حالت ہے کہ اس میں یا ایک باقی رہے گا یا ب کچھ لہذا ضرور تا ایک اور دو کا ہندسہ اور ازاں دیا اور اقل ترین (واحد جمع کا) تین اور چار (نمبر دوم) ایک ایک عدد کے کئی کئی حرف مقرر ہیں۔ مثلاً تین باقی رہے تو اس کے لئے پانچ حرف بدل میں ہیں یعنی ا-د-ھ-و-ر تو جب نقطے باقی رہے تو کون سا حرف ہم لیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ حروف کو قدر بجای نمبر وار لیں۔ مثلاً اگر پہلی سطر میں تین ہی بچے تو پھر دال علی ہذا القیاس۔ یہاں ایک بات اور بھی یاد رکھو کہ ایک عدد کے تحت میں جس قدر حروف ہیں۔ ان کے معنی حروف کتابہ کے ہو سکتے ہیں۔ یعنی اگر سطر میں تین باقی ہیں تو ہم ان پانچوں حروف میں سے کوئی سا حرف اپنے جواب کی تکمیل کے لئے لے سکتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ اس قدر و سب اختیارات کے بعد اور اتنی دماغ سوزی کے پاداش میں اگر اشارۃ کوئی جملہ لیا سمجھنے پیدا ہو گیا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے۔ مگر اس پر بھی غور کرو کہ مستحکم سے بھی تو جواب ہی برآمد ہوتا ہے لیکن مدت المعرکہ کاوش اور کوشش سے اس قدر بھی حاصل نہیں ہوتا اور سب اختیارات جو میں نے عجیب کر دیئے ہیں میرے معتمد نہیں ہیں۔ بلکہ عالمان جفر نے مستحکم میں ان تمام اختیارات کا استعمال کیا ہے اور اجازت دی ہے کہ ہم ان اختیارات سے کام لے سکتے ہیں۔ بہر حال یہاں تک جو میں نے بیان کیا وہ ایک تذکرہ تھا جن سے قوانین علم پر عبور کرانا تھا۔ ابھی میں چند قواعد بیان کروں گا۔ جن سے انشاء اللہ تعالیٰ جواب حاصل اور بے



محنت شاقہ کے پیدا ہو گا۔ صرف اس قدر خیال رہے کہ اگر کسی جگہ ان اختیارات سے کام لینے کی ضرورت پڑ جائے تو آپ ان اختیارات کے استعمال میں تردد نہ کریں۔



## قاعدہ دوم

ایک کے انھیں حرف چار عناصر پر تقسیم ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

حروف متعلقہ	مغیر
ا - ہ - ط - م - ف - ش - ذ	آتش
ب - و - ی - ن - ص - ت - ض	بادی
ج - ز - ک - س - ق - ث - ظ	آبی
د - ح - ل - ع - ر - خ - غ	خاکی

آپ کو ہر عنصر کے نقاط معینہ تو معلوم ہی ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۲) اب آپ اپنا سوال لکھیں۔ اپنا نام لکھیں۔ دن، تاریخ، مہینہ اور سنہ لکھیں اور جس ستارے کی ساعت اس وقت ہو وہ ساعت تحریر کریں۔ (دیکھو صفحہ ۲۸) اب تمام حروف کو وسط کرو اور وسط کر کے تمام حروف کو چار عناصر پر علیحدہ علیحدہ لکھو۔ یعنی آتش الگ، بادی علیحدہ، آبی جدا، خاکی جدا کرو۔ اب دیکھو کہ آتش کے حروف کس قدر ہیں بس جس قدر تعداد میں حروف ہوں ان کو اسی تعداد میں ضرب دو جو اس عنصر کے واسطے مقرر ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۲) تمہارے سوال میں دس حرف آتش ہیں اور عنصر آتش کے نقاط ۲۳ ہیں ۲۳ کو دس میں ضرب دیں ۲۳ × ۱۰ = ۲۳۰۔ بس ۲۳۰ نقطے لکھ لو اسی طرح ہر عنصر کے اعداد حروف کو نقاط عنصر میں ضرب دیے کروہ تعداد لکھ لو۔ اب تمہارے پاس چار قسم کے اعداد ہیں ایک آتش کے دوسرے بادی کے تیسرے آبی کے۔ چوتھے خاکی کے۔ اب یہاں چار قسم کے

جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ قسم اول ان اعداد کے حروف بتاؤ مثلاً ۲۳۰ میں اس کے حرف بنے (م۔ ر) اسی طرح چاروں لاکھوں کے حروف لکھ کر ان حروف کو مرکب کرو بحکم خدا کے تو انا جواب گویا ہو گا۔ یہ یاد رکھو کہ حروف مرکب کرنے میں تمام یا بعض ان اختیارات کا استعمال کر سکتے ہو جو دیئے گئے ہیں اور اس طریق پر اکثر دینی بشر جواب حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ قاعدہ نہایت مستند و محترم ہے اور ایک ایسا ستملہ ہے جو نہایت پاک و صاف ہے اور جواب بھی مفصل برآمد ہوتا ہے ہاں بعض دفعہ مجمل ہی برآمد ہوتا ہے۔ بہر حال مفصل یا مجمل جواب ضرور برآمد ہو گا۔ لیکن بعض دفعہ باوجود سعی و کوشش اور استعمال اختیارات کے بعد بھی جواب برآمد نہیں ہوتا۔ جواب نہ برآمد نہ ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ اول تو کارکنان قضا و قدر کو منکور نہیں۔ جواب نہ پیدا ہونے میں کوئی حکمت خداوندی ہے دوم کسی جگہ حساب میں غلطی ہوئی ہے۔ خیر؟ وجہ کوئی ہو مگر جواب حاصل نہیں ہوتا تو قاعدہ دوم سے حساب کرو جواب برآمد ہو گا۔ قاعدہ دوم کا بیان یہ ہے کہ تمام حروف (چاروں عناصر کے) کو مرقوعی کر لو اور مرقوعی کا آخر حرف لکھتے جاؤ اور ان حروف کو مرکب کرو اور اگر ضرورت پڑے تو بعض تمام اختیارات کو استعمال کرو انشاء اللہ تعالیٰ جواب پیدا ہو گا۔ مرقوعی یعنی ہر حرف کو اس طرح لکھنا جس طرح بولا جاتا ہے۔ مثلاً کاف۔ جیم۔ وال۔ با۔ خا۔ اور آخری حرف کون ہوا۔ کاف میں ف جیم میں (م) وال میں (ل)۔ یا میں (ا) حائیں (ا) اسی طرح تمام حروف کو مرقوعی کر کے اور مرقوعی کا آخر حرف لے کر عبارت بتاؤ اور اگر ضرورت پڑے تو کسی ایک اختیار یا تمام اختیارات کو استعمال کرو بحکم ایزدی جواب برآمد ہو گا اگر باوجود سعی و کوشش کے اس قاعدے سے جواب برآمد نہیں ہوتا تو اس طرح کرو کہ حروف سے حرفی کا درمیان کا حرف اور حروف دو حرفی کا آخر لکھ کر مرکب کرو واضح ہو کہ ابجد میں دو قسم کے حروف ہیں ایک وہ جو مرقوعی ہوتے ہیں۔ دو حروف بنتے ہیں۔ جیسے با۔ تا۔ ٹا۔ جا۔ خا وغیرہ اور دوسری قسم وہ ہے کہ مرقوعی ہونے میں تین حرف پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے اف کاف۔ جیم۔ بس حروف سے حرفی کا درمیان



کا حرف لو۔ یعنی الف کا لام کا الف نیم کی ی اور مٹو علی کا آخری حرف جواب گویا ہو گا۔



### قاعدہ سوم

ہر دو قواعد مذکورہ بالا سے باوجود سنی مبلغ اور سنی حکیم کے جواب برآمد نہیں ہوتا۔ تمام حروف کو وسط عددی عربی کرو اور ان حرف سے جواب حاصل کرو۔ جواب گویا ہو گا (دیکھو اردواج الجفر صفحہ ۵۳) لیکن یاد رکھو کہ عددی عربی کا حرف لو۔ مثلاً الف کا عددی عربی احد ہے۔ بس الف کی جگہ دال لینا امید ہے کہ ان قواعد کے ماتحت آپ اپنے سوال کا جواب مکمل پائیں گے۔ آپ کہیں گے کہ شفق نے چند در چند قواعد بیان کر دیئے ہیں۔ اور اختیارات کو بھی انتہا پر پہنچا دیا۔ اگر اس طرح سے سوال کا جواب نکل بھی آیا تو یوم الہ دانش میں کوئی دقیع نہیں۔ کسی نہ کسی قاعدہ سے ایسے الفاظ جمع ہو جانا مشکل نہیں جن سے کوئی بامعنی جملہ پیدا ہو جائے اس کے متعلق گزارش ہے کہ بحیثیت ایک مولف کے مجھے تمام قواعد بیان کرنا ہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ تمام قواعد کو ایک سوال پر خرچ کریں قواعد سب صحیح ہیں اور جس قاعدے سے آپ مشتق بہم پہنچائیں گے اس سے جواب برآمد ہو گا۔ آپ کتب طب میں دیکھیں تو ایک مرض کے واسطے دس دس 'میں' میں نسخے پائیں گے۔ کشتہ کرنے کی بے شمار ترکیبیں ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ مگر طب میں کسی ایک مرض کے دس نسخے لکھے ہیں تو بیک وقت آپ سب نسخہ جات کا استعمال شروع کر دیں۔ یا کسی دھات کا کشتہ کرنے کے لئے آپ وہ تمام تراکیب خرچ کر دیں جو کشتہ کرنے میں بلکہ وہ نسخے اس لئے لکھ دیئے جاتے ہیں کہ یہ تمام نسخہ جات فلاں مرض میں صحت مند ہیں۔ طبیب کی رائے اور تشخیص پر منحصر ہے کہ وہ حسب موقع و حسب محل استعمال کسی ایک نسخہ کا استعمال کرے اسی طرح میں نے وہ تمام قواعد لکھ دیئے اور لکھوں گا جن سے جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اب یہ مجیب کی عقل و دانش پر موقوف ہے کہ وہ

محل استعمال کو جانچ سکے اور یہ قوت فیصلہ اسی شخص میں ہو سکتی ہے جو علم جفر اور حساب سیارگان سے واقف ہو۔ جو شخص قواعد علم جفر اور حساب سیارگان سے بہرہ نہیں رکھتا اس کو واقعی اس قواعد میں ٹھوکرین کھانا پڑیں گی اور وہ کئی قواعد کے استعمال کے بعد جواب حاصل کر سکیں گے اور جو شخص قواعد علم و جفر اور علم سیارگان پر عبور رکھتا ہے وہ ان چند قواعد میں سے صرف وہی قاعدہ انتخاب کر لے گا جو اس سوال اور اس ساعت سے مناسب ہے اور جب آپ مشتق کر لیں گے تو اس مجموعہ قوانین سے ایک خاص قانون پر آپ حاوی ہو جائیں گے اور اسی قاعدے سے جب چاہیں گے جواب نکال لیا کریں گے یہ آپ کی عقل پر منحصر ہے۔

اس موقع پر میں ایک خاص مگر لطف بحث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ رمل منجم "جفر" اسرار السقا "اسرار الحروف" یا کوئی علم ہو جس سوال کا جواب ان علوم میں سے کسی علم سے نکالا جائے اس جواب کی حقیقت اور نوعیت کیا ہے کیا یہ جواب نوشتہ تقدیر اور علم اور غیب ہے جس کی صداقت اور حقیقت میں کوئی شبہ اور شک نہیں ہے۔ یعنی ایسا ہی ہو گا جیسا کہ جواب برآمد ہوا ہے یا اس میں بھی شک و شبہ کی گنجائش ہے اور ممکن ہے کہ اس کے خلاف بھی ہو جائے۔ میں اس بارے میں اپنا مذہب مبارک اور اپنی تحقیق اور اپنا عملہ رآہ پیش کرتا ہوں۔ جن اصحاب کو میری تحقیق میرے مذہب مسلک سے اتفاق ہو وہ میری طرف داری کریں۔ جن کو مجھ سے اختلاف ہو وہ اپنی تحقیق پر عمل کریں لکم دیینکم و لسی دیین میری تحقیق اس بارے میں یہ ہے کہ عالم الغیب حقیقی وحدہ لا شریک اور اس کے عطا کردہ علم سے اس کارسول امی (فداہ الی دای) ہے۔ یہ تمام علوم قیاسی و ظنی ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو جیسا جواب برآمد ہوا ہے اور ممکن ہے کہ اس کے خلاف ظہور پذیر ہو۔ یہ علوم حدود و انبیات سے نکل کر بوجہ یقین تک نہیں پہنچتے۔ میں اس قسم کے سوال و جواب کو ایک مشورہ سمجھتا ہوں جس طرح ہم اکثر امور میں دو سروں سے مشورہ کرتے ہیں مشورہ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ میں کسی



نبوی کو ربانی کو 'جبار کو نعوذ باللہ عالم الغیب نہیں جانتا جس طرح نبض کی رفتار اور جست سے حکیم 'دل' جگر 'امعاء' دماغ اور اندرونی حالت معلوم کر سکتا ہے حالانکہ اس کے سامنے نہ دل ہے نہ جگر نہ امعاء ہیں نہ دماغ۔ محض ایک علمی تحقیق ہے اسی طرح یہ بھی ایک علم ہیں جن سے سیاروں کی چال سے کچھ حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح نبض کی چال سے طبیعت کی اندرونی کیفیت معلوم کرتے ہیں حقیقی طور پر کل کیا ہونے والا ہے اور فلاں کام کا انجام کیا ہوگا۔ جاننے والا وہی خدا ہے تدوین یا اس کا رسول محترم ہے۔ بعض وقت جواب کے مطابق ہی واقعات پیش ہوتے ہیں۔ بعض اوقات اس کے خلاف بھی ہو جاتے ہیں۔ ان تمام علوم مروجہ میں سے کوئی علم بھی ایسا نہیں ہے جس کو علم غیب کہا جائے یا اس سے مستخرج جواب نوشہ تقدیر مان لیا جائے۔ اسلام نے تو مذہبان علوم پر یقین کرنے کو منع کیا ہے مگر اور ان ہنود اور بعض کمزور دل کے انسان اس پر یقین کامل بھی رکھتے ہیں۔ مگر یہ ان کی زیادتی ہے جس طرح ان علوم کو محض دھوکوسلہ کہہ دینا خلاف عقل ہے اسی طرح ان کو سب کچھ جان لینا بھی خلاف عقل ہے۔ آپ کہیں گے کہ شفق نے امتحان میں ڈال دیا۔ کسی علم میں جواب حاصل کرنے سے قبل جو حالت تذبذب کی تھی وہ جواب حاصل کرنے کے بعد بھی باقی رہی۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ جواب برآمد ہوا ہے۔ وہ تو صحیح ہے اس کی صحت میں شبہ نہیں۔ ہاں خدا نے تو ان کو اختیار ہے کہ وہ اس کے خلاف صادر کرے۔ میری غرض یہ ہے کہ ان علوم سے مستخرج جوابات کو جف القلم بما ہو کالین (قلم خشک ہو گیا اور جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا) کے ماتحت تصور نہ کرو بلکہ یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید (کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے) کے ماتحت صدقہ دو۔ دعا عمل سے اس کے برعکس ہو سکتا ہے۔ واضح ہو کہ تضاد و قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام قضا ہے مبرم ہے دوسری کا نام قضا ہے معلق ہے۔ قضا مبرم میں ناقابل تبدیل ہے۔ صدقہ کے عمل سے۔ دعا سے۔ سعی سے۔ کوشش سے۔ غرض

کوئی قوت اسے تبدیل نہیں کر سکتی۔ مگر قضاے مطلق تبدیل ہو سکتی ہے۔ لہذا ان علوم سے حاصل کردہ جواب قضاے مبرم نہیں بلکہ قضاے معلق ہے جب کسی سوال کا جواب خلاف فضا اور خلاف کامیابی حاصل ہو تو قرین دانش یہ ہے کہ اسے قضاے معلق تصور کرتے ہوئے صدقہ دو۔ دعا۔ عمل۔ جدوجہد۔ سعی و کوشش سے تبدیل کرنے کی کوشش کرو اور اکثر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا اور کوشش کو قبول فرما کر حسب مشاء کامیابی عطا فرماتا ہے۔



### قاعدہ چہارم

یہ قاعدہ ذرا پیچیدہ اور طویلانی ہے۔ لیکن نہایت معتبر اور مجرب ہے اور اس قاعدے سے اکثر جواب صحیح اور منسل برآمد ہوتا ہے اور یہ بھی اس قاعدے میں صفت ہے کہ مستصل کی طرح سے جواب سوال سے منطبق ہوتا ہے اور حقیقت میں یہ ایک مستصلی ہے۔ ایک قاعدہ صفحہ ۳۸ سے میں نے شروع کر کے کئی صفحوں تک بیان کیا ہے یہ قاعدہ اسی سے ملتا جلتا ہے لیکن اس قاعدے کو سمجھنے کے لئے آپ کو صفحہ ۷ پر نظر ڈالنی چاہئے۔ ہر حرف کے نقطوں کی تعداد جو میں نے بتائی ہے وہ ۳-۲-۵-۶-۷-۸ پر محدود ہے۔ یعنی صرف چھ لہجہ سے ہی اس علم میں کام لیا گیا ہے۔ اگر آپ اس قاعدے کو اچھی طرح سمجھ گئے تو اس کے صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ نے ہر مستصل پالیا۔ سوال قائم کرنے کے لئے اس تمام قاعدے کو استعمال کرو جو صفحہ ۲۸ پر درج ہے یعنی سوال کو مفرد حرف میں لکھو۔ سوال سے مراد وہ تمام ترتیب ہے جو صفحہ ۲۸ پر درج ہے۔ یعنی سوال اپنا نام 'ستارے کی سماعت' نام 'دن جس دن سے سوال کا جواب حاصل کر رہے ہو۔ چاند کی تاریخ' سال ان سب کو مفرد کر کے لکھو۔ اب ہر حرف پر غور کرو اور صفحہ ۷ اپنے سامنے رکھ لو ہر حرف کے تحت میں وہ ہندسہ تحریر کرو جو صفحہ ۷ پر نقشہ میں ہر حرف کے لئے مقرر ہے۔ اب ہر حرف کی تعداد کو فی غرض ضرب دے کر اس کے حرف ملاتے جاؤ۔



فی نصف ضرب دینا یعنی جو عدد ہے اس عدد کو اسی عدد میں ضرب دینا مثلاً تین کا ہندسہ ہے تو ۳ کو ۳ میں ضرب دینا (۳ × ۳ = ۹) اور چار کا ہندسہ ہے تو چار میں ضرب دینا (۳ × ۳ = ۹) اسی طرح تمام حروف کو فی نصف ضرب دیتے ہوئے میزان سے حروف بناتے جاؤ (مثلاً ۳ × ۳ = ۹) نو کا حرف ط ہے۔ اب ان حروف کو تخلیص کرو یعنی مکررات خارج کر دو۔ خالص سے عبارت بناؤ۔ بعون اللہ تعالیٰ جواب صاف برآمد ہو گا۔ جواب حاصل کرنے کے لئے ان تمام اختیارات اور قواعد کو استعمال کرو (اگر ضرورت ہو تو تفصیل جو اس سے قبل والے صفحات میں تحریر کر آیا ہوں دیکھو۔



### قاعدہ پنجم

اگر آپ نے علم الجفر کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ چند در چند طریقوں سے مستحصلہ بیان کیا گیا ہے۔ مستحصلہ کوئی ایک قسم خاص نہیں۔ بارہ طریقوں سے زائد تو اردو کی کتاب مفتاح الخیر میں ہی لکھے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے ایک بھی کارآمد بلکہ صحیح نہیں۔ میری یہ فضا نہیں کہ مصنف مرحوم کو مستحصلہ نہیں آتا تھا۔ ان کو آتا ہو گا۔ مگر جس طریق پر مرحوم نے بیان کیا ہے وہ طریق ایسا ہے کہ جس سے کوئی مستحصلہ حل نہیں کر سکتا اور اس وقت جو مفتاح الخیر بازار میں فروخت ہو رہی ہے وہ تو اس قدر غلط ہے کہ کوئی صفحہ اور کسی نقش کے اعداد غلطی سے خالی نہیں ہیں۔ کتابوں نے جی کھول کر بدحواسی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسی طرح دنیا کا ہر علم تنوعات پر حاوی ہوتا ہے۔ جو قواعد اس وقت تک میرے تجربے میں آچکے ہیں وہ میں یہاں بیان کر رہا ہوں۔ ممکن ہے کہ اہل نظر اس میں اور بھی قواعد مستنبط کر سکیں۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا راز ہے کہ کسی وقت ان قواعد میں سے کسی ایک قاعدے سے فصیح و بلیغ اور صاف جواب برآمد ہوتا ہے اور بعض وقت اسی قاعدے سے باوجود محنت اور دماغ پاشی کے جواب برآمد نہیں ہوتا میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان علوم کا سلسلہ مرکز علم غیب اضافی سے ملا ہوا ہے۔ جب خدا کی عنایت

شامل حال ہوتی ہے تو جواب صاف برآمد ہو جاتا ہے اور جب محسوس خدا نہیں ہوتا تو سامنے کا حرف نگاہوں سے ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ نظری نہیں آتا مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک جفر کے قاعدے سے سوال کا جواب نکال رہا تھا۔ میرے ایک دوست جو تاریخ کہنے میں بہت مشاق ہیں۔ اتفاق سے تشریف لے آئے۔ میں ایک حرف کے لئے اس قدر پریشان تھا کہ بڑی دیر سوچتے سوچتے ہو گئی تھی۔ مگر وہ جملہ حرف کے نہیں بنتا تھا اور وہ حرف اس عبارت میں نہ تھا جب مجھے بہت سی سراسیمہ دیکھا تو کہا کہ بات کیا ہے۔ میں نے کہا کہ ان حروف سے فلاں حرف پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ مگر یہ انہیں ہوتا اور میں کئی محنت سے پریشان ہوں۔ انہوں نے فوراً ہی جواب دیا کہ وہ حرف تو یہ ہے اب جو میں نے دیکھا تو واقعی وہ حرف موجود تھا۔ میں نے اپنی بددماغی اور مہمل بصیرت پر ہزار ہزار نظریں کیں۔ مگر یہ کچھ قدرتی راز ہے۔ بعض وقت حرف سامنے رکھا ہوتا ہے اور قدرتی پردے آنکھوں پر پڑ جاتے ہیں اور سامنے کا حرف نظر نہیں آتا کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے اپنی کوششیں ختم کر دیتا ہوں اور جواب حاصل نہیں ہوتا اور میں عاجز ہو کر اس پر ڈال دیتا ہوں۔ مگر دوسرے وقت جب اسی سوچ پر نظر ڈالتا ہوں تو جواب سامنے رکھا ہوتا ہے۔ اور ایک اشارے میں حل ہو جاتا ہے۔ میں یہ واقعات اس واسطے بیان کر رہا ہوں کہ آپ کو بھی ان ہی مرحلوں سے گزرنا ہو گا اور بعض وقت آپ پریشان ہو جایا کریں گے اور بعض اوقات اس آسانی سے جواب نکل آیا کرے گا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ جب بالکل آسانی سے جواب نکل آئے تو یہ قیاس نہ کر لیں کہ بیش اسی طرح آسانی سے جواب نکل آئے گا۔ (چاہے قاعدہ وہی ہو) اور بعض وقت آپ دن اور پریشان خاطر ہو جائیں گے اور جواب برآمد نہ ہو گا۔ یہ سب رحمت غیبی اور وقت پر موقوف ہے اب قاعدہ پنجم پر غور کریں اپنا سوال معہ تمام جزئیات کے تحریر کرو۔ یعنی سوال 'نام' 'دن' 'ساعت' وغیرہ وغیرہ۔ حروف وسطیٰ میں یعنی علیحدہ علیحدہ حروف میں اور ہر حرف کے تحت میں غلط سمجھ تحریر کرو (دیکھو صفحہ ۱۷)



اب ان نقاط کو جمع کرو۔ جس قدر تعداد ہو ان کو آٹھ گنا کر لو۔ یعنی ۸ میں ضرب دے لو جو تعداد حاصل ہو اسی تعداد کے مطابق بڑے کاغذ پر اتنے نقطہ ڈالو۔ کسی ترتیب یا لائن کی ضرورت نہیں۔ پہلے آٹھ نقطہ کاٹو اور بجائے اس کا کاف لکھ دو پھر سات نقطہ کاٹو اور اس کی جگہ جا (ج) لکھ دو۔ پھر چار نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے با (ب) لکھ دو۔ پھر تین نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے وال لکھو۔ پھر چار نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے ز (ز) لکھو۔ پھر پانچ نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے طا (ط) لکھو۔ پھر چھ نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے لام (ل) لکھو۔ پھر سات نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے قاف (ق) لکھو۔ پھر آٹھ نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے شین (ش) لکھو۔ اس کو خوب غور کرو پہلی مرتبہ اعلیٰ سے اسفل کی طرف آؤ اور دوسری مرتبہ اسفل سے اعلیٰ کی طرف جاؤ۔ اب جو بقایا نقاط رہیں۔ ان کو صرف تین اور پانچ سے قطع کرو اور جو حروف تین اور پانچ کے باقی رہے ہوں۔ وہ لیتے جاؤ جب سب نقاط ختم ہو جائیں تو تمام حروف کو جمع کرو اور ان کو ترتیب دو۔ بعون اللہ تعالیٰ جو اب برآمد ہو گا۔ اگر جواب برآمد نہ ہو تو تحلیل کرو۔ حروف کو مقدم و موخر کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو اب صاف برآمد ہو گا۔



## قاعدہ ششم

آپ کو واضح رہے کہ آج دنیا میں جس قدر حیرت انگیز صنعتیں پھیلی جا رہی ہیں۔ ان تمام صنعتوں کے موجد مسلمان تھے اور جو اصحاب تاریخ پر عبور رکھتے ہیں۔ وہ اس حقیقت سے واقف ہیں لیکن واقعات کچھ ایسے تھے کہ مسلمان اپنے ہنر کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ آج جب یورپ کے ہاتھ مسلمان بزرگوں کا سرمایہ آیا تو اہل یورپ نے اسے عام کر دیا۔ آپ مسلمانوں کو ہدف ملامت بنائیں گے کہ ان لوگوں نے اس راز کو اپنے سینہ میں ہی پوشیدہ رکھا اور آج غیروں نے اسے اپنا کر بازار عام میں لے آئے۔ لیکن حقیقت میں یہ ملامت کی بات نہیں بلکہ اپنی اپنی نظر ہے مسلمان ان ہنروں کو سرمایہ تجارت بنانا نہیں

چاہتے تھے اور عالموں کی نگاہ سے اپنے ہنر کو پوشیدہ رکھنا ہی سحر سمجھتے تھے۔ ان کو ہنر کی طرح نہ تھی۔ دولت کا لالچ نہ تھا۔ بلکہ ہنر اور عزت چاہتے تھے۔ وہ اپنے رازوں کو قدر دان اور اہل اصحاب کو بتاتے۔ علاوہ ازیں اس زمانے میں چھاپے خانے نہ تھے جو کتابیں آج بازاروں میں چند غریبوں کی مل جاتی ہیں بلکہ رومی کے کام آتی ہیں۔ وہ کتاب اگلے زمانے میں امیروں اور شہزادوں سے مشکل سے ملتی تھی۔ اب ایک طرف چھاپے کی ایجاد نے کتابوں کی بہتات بلکہ تندرستی کی۔ دوسرے علم کو سرمایہ تجارت بنایا گیا۔ اب ہزاروں ہنر اور علم کف و ریاضی کی طرح دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن علم ہنر اب بھی سینہ انبیاء سے پاک ہے۔ نہ یورپ کا دست آڑ ہنر کے دامن تک پہنچا اور نہ رومی کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں اور جو کتب اس وقت موجود ہیں ان کا عدم وجود برآمد ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ پہلے بزرگ علم ہنر کو کتاب میں مدون کرتے تھے۔ لیکن کبھی صنعت و موز زمین کبھی اعمال و اشارات میں اور کبھی وحیدہ عبارت میں جب چھاپے خانہ ان کتابوں کو بازار تجارت میں لایا تو بعض نے من گھڑت تفسیر سے بعض مقامات حل کر دیے اور بعض عبارات جن کی توں رہنے دی غرض یہ ہے کہ علم ہنر اب بھی علم سینہ نہیں بلکہ علم سینہ ہی ہے۔ اگر کوئی کتابوں ہی سمجھتا ہے تو ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ اس کی تعلیم کے لئے اب بھی کسی دلی اللہ اور عالم رہائی کے سینہ کی ضرورت ہے مگر میں نے اس قسم کے مسائل کی من گھڑت تفسیر کی اور نہ کسی مسئلہ کو جنوں کاٹوں رہنے دیا بلکہ جو مقام مجھ سے حل ہو گیا وہ ہی کتاب میں درج کر دیا جو اب تک حل نہیں ہوا وہ اپنی کتابوں میں درج نہیں کیا۔ میں نے اپنی کتابوں میں وہی قواعد اور مسائل بیان کئے ہیں جو مجھ سے حل ہو چکے ہیں اور جن کا تجربہ میں نے کر لیا ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض جگہ میرے فضا اور میری غرض کو کوئی نہ سمجھ سکے۔ بظاہر قلم میرے ہاتھ میں ہے لیکن حقیقتاً میرا ہاتھ دست قدرت میں ہے اور جو میں لکھتا چاہوں وہ نہیں لکھ سکتا جو خدا چاہتا ہے وہی لکھا جاتا ہے۔ اب میں قاعدہ ششم بیان کرتا ہوں اس قاعدے میں صرف تین اجزائے کام لیا جاتا ہے یعنی سوال نامہ مسائل



ستارے کی سماعت باقی اجزاء حذف کر دیئے جاتے ہیں۔ سوال کو بھٹ کر کے لکھو۔ اسی طرح تمام اور ستارے کو بھٹ کر کے لکھو۔ بعد ازاں ہر حرف کو بھٹ کر لکھو۔ اور اس کی میزان حاصل کر کے اس کے حروف ملفوظی بناؤ۔ ان ملفوظی حروف کے زیر و بنیات سے کام لو۔ کبھی زیر سے کبھی بنیات سے۔ یعنی اول زیر کے حرف لکھو اور بعد ازاں دوسری سطر میں بنیات کے حروف لکھو۔ اور جس حرف کے جس قدر نقاط مقرر ہیں ان کو شمار کر کے نقاط لکھتے جاؤ۔ (دیکھو گے صفحہ ۷۱) زیر کے جس قدر حرف ہوں اور ان کے جس قدر نقطے ہوں ان کو آٹھ لائنوں میں تقسیم کر دو۔ یہ تقسیم کامل ہو یعنی سب نقاط کو آٹھ پر تقسیم کر دو۔ جس قدر سطر حصہ میں آئے اسی قدر ہر سطر میں رکھ دو اگر تقسیم کامل نہیں بلکہ ناقص تمام ہے تو آٹھویں سطر میں اس کی کو رکھ دو۔ یعنی سات سطر میں تو کامل ہوں آٹھویں سطر کم ہو۔ (بشرطیکہ تقسیم کامل ہو) اب پہلی سطر کو تین سے کاٹتے جاؤ جو باقی رہیں ان سے حرف بنائو۔ (باقی ایک رہے گا یا دو) دوسری سطر کو چار سے کاٹو۔ تیسری کو پانچ سے۔ چوتھی کو چھ سے۔ پانچویں کو سات سے۔ چھٹی کو آٹھ سے۔ ساتویں کو پھر پانچ سے۔ آٹھویں کو پھر آٹھ سے۔ ہر تقسیم کے بعد جو نقطے باقی رہتے جائیں ان کے حرف بناتے جاؤ۔ جب سب تیار ہو جائیں تو ان کو مرکب کر دو۔ جواب صاف برآمد ہو گا۔ ایک مقام حل کرنے کے قابل سطر سب کٹ جائے تو کیا ہو گا مثلاً ہم پانچویں سطر کو سات سات نقاط سے کاٹ رہے ہیں اور اتفاق سے آخر میں کوئی نقطہ باقی نہ رہا۔ اس کی دو صورتیں ہیں خوب غور کیجئے جب سطر برابر کٹ جائے اس صورت میں کاف یا شین جو مناسب ہو اور جس کی عبارت میں ضرورت ہو رکھ لیں۔ اگر جواب میں کوتاہی ہے تو اختیارات کو استعمال کرو جواب حاصل کرنے کے لئے مجیب کو دیئے گئے ہیں۔ اگر یہاں جواب برآمد نہیں ہوتا تو بنیات کے حروف سے اسی قاعدے سے کام لو بحکم خدا جواب برآمد ہو گا۔ ان دو قواعد میں سے بعون اللہ تعالیٰ ضروری جواب برآمد ہوتا ہے۔ **الا ماشاء اللہ**

## قاعدہ ہفتم



آپ سلسلہ کائنات پر نظر فرمائیے تو معلوم ہو گا کہ مقررین اور دانش مند اصحاب نے قدرت کے کس قدر پردوں کو اٹھایا ہے۔ دنیا میں بے شمار پھل، پھول، پتے اور نباتات ہیں۔ پھر کھانے کس قدر تجربہ کیا۔ ایک ایک پتے کے خواص، حجاج، افعال، بدل، تحقیق کر کے لکھ دیا۔ آج ہم ان جڑی بوٹیوں سے کام لیتے ہیں۔ سائنس دانوں نے کس طرح قذرات و عجرات کے خواص معلوم کئے اور آج ان سے جسم جسم کی قدرت کاربایاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ ہم نے تمام زندگی میں ایک پتی اور ایک شاخ اور ایک پتھر کے بھی خواص معلوم نہیں کئے۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ موجودوں نے اس کو آسانی سے معلوم کر لیا۔ بلکہ انہوں نے بیٹھکوں دن راتوں کو دن اور ہزاروں دنوں کو رات کیا ہے تب کسی شے کی حقیقت ان کو معلوم ہوئی ہے۔ علم الاستقامت علم الجفر نہیں اس کا ایک حصہ ہے اور علم جفر و خیروں اور لاموں کا علم ہے یہ علم کاملی اور راحت پسندی سے نہیں آتا۔ میں صرف ایک رہنما ہوں۔ صرف اس قدر رہنما ہوں کہ منزل مقصود کا یہ راستہ ہے۔ بتائے ہوئے راستہ پر سیدھے چلا جانا آپ کا کام ہے آپ سیدھے چلے جائیں گے تو منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ رہنما کا یہ کام نہیں آپ کا ہاتھ پکڑ کر منزل تک پہنچا دے۔ یا بجائے آپ کے خود وہاں ہو آئے۔ راستہ قطع کرنا آپ کو پڑے گا راستہ کی تکالیف آپ کو سہنا ہوں گی۔ تب منزل مقصود ہاتھ آئے گی۔ ایک بہت اہم اور ضروری بات معلوم ہونی چاہئے۔ راستہ میں اگر کوئی خدق ہے۔ دریا ہے، پہاڑ ہے، یا کوئی خطرہ ہے تو اس کو ہی راستے سے آپ ہی راستہ سے ہٹائیں گے۔ آپ کو دہلی جانا ہے راستہ معلوم نہیں۔ آپ نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ راستہ دہلی کو جا رہا ہے۔ راستہ بتانے والے کو یہ معلوم نہیں کہ دوران سفر میں کیا کیا مصیبتیں اور صعوبتیں آئیں گی۔ کن کن حوادث سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ سب موافقات دور کرنا اور راستہ کو صاف کرتے ہوئے عین منزل مقصود



پہنچنا یہ سب آپ کے فرائض میں شامل ہوتی ہے۔ لہذا آپ اپنے علم اپنی سعی اپنی کاوش طبع سے بھی کام لیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ جواب حاصل کرنے میں ناکام نہیں ہوں گے۔ اب میں ساتواں قاعدہ بیان کرتا ہوں اور اسی پر علم النقطہ ختم کرتا ہوں۔ جو مجھے معلوم تھا وہ بیان کر چکا۔ آگے خود مجھے معلوم نہیں کیا ہے۔ بات کو بات سکھاتی ہے ممکن ہے کہ آپ کا تجربہ آپ کی کوشش کچھ اور رہنمائی کرے اور آپ کوئی جدید قانون معلوم کر سکیں۔ اس قاعدے میں صرف سوال سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ سوال کو وسط کر کے لکھو جو حرف سوال میں ہیں ہر حرف کو اس کے برابر والے حرف سے تبدیل کر لو۔ مثلاً جیم کو وال سے سین کو عین سے تے کو پٹ سے۔ یعنی ہر حرف جو سوال میں ہے۔ اس کی جگہ اس کا برابر والا حرف لکھ دو۔ یہ یاد رکھو اگر سوال میں عین ہے تو عین کی جگہ الف لیا جائے گا۔ ان مستخرجہ حروف کے تحت میں وہ تعداد لکھو جو ہر حرف کے لئے علم النقطہ میں مقرر ہے (دیکھو صفحہ ۷۱) ان تمام حروف کی تعداد کو جمع کر کے پہلے تین پر تقسیم کرو جو باقی بچے اس کا حرف بنا کر لکھو۔ پھر چار سے۔ پھر پانچ سے۔ پھر چھ سے۔ پھر سات سے۔ پھر آٹھ سے تقسیم کرو۔ ہر مرتبہ بقایا جات سے حرف بناتے جاؤ۔ یہ یاد رکھو کہ جو بھی تقسیم کامل ہو جائے اس کی جگہ کاف یا تین لکھ لو ان حروف کو مرکب کرو۔ مقدم موخر کرو۔ بحکم خدا جواب برآمد ہو گا اگر جواب نہیں برآمد ہو تا تو ان حروف کو ملٹو علی کرو۔ ملٹو علی نقطہ اسی طرح تقسیم کرو جواب گویا ہو گا اگر اب بھی جواب گویا نہیں ہوتا۔ تو ہر حرف ملٹو علی سے مکتوبی اور سروری جدا کرو اور ہر ایک کے نقطہ اسی طرح تقسیم کرو جواب گویا ہو گا۔ ہر مرتبہ حروف کو ایک سطر میں لکھ کر اس کے تحت میں اس حرف کے معینہ نقطہ لکھ کر اور جمع کر کے تقسیم کیا کرو۔ اگر اب بھی جواب برآمد نہیں ہوتا تو ایک خاص مگر مجرب قاعدہ بیان کئے دیتا ہوں اور یہ قاعدہ اس تمام علم کی جان ہے اور بصیرت علام الغیوب فیصدی جواب برآمد ہوتا ہے۔ ہاں اگر قدرت کو منظور نہیں اور آنکھ اور عقل پر پردہ پڑ جائے تو اور بات ہے۔ ان حروف کو وسط عربی کرو۔ اب دو قسم کے اسم ہوں گے ایک طاق جفت

ایک طاق۔ مثلاً ثم۔ یہ طاق ہے۔ اربعہ جفت ہے۔ بس جو اسم طاق ہیں۔ ان کا درمیانی حرف لے لو اور جو جفت ہیں ان کے اول و آخر حرف چھوڑ کر درمیانی حرف لے لو مثلاً ثم۔ میں سے اول کی ث (خ) اور آخر کی ہے (ھ) خارج کر کے درمیان کے میم اور سین لے لو اور اربعہ میں سے صرف درمیان کا حرف (ب) لے لو۔ ان حروف کے نقطہ جمع کر کے حسب قاعدہ بالا تقسیم کرو۔ جواب برآمد ہو گا۔ **واللہ المستعان و علیہ التکلیل**

آخر میں گزارش ہے کہ سوال کبھی خلاف قانون شریعت نہ کرو یعنی حرام سوال نہ کرو اور نہ جواب برآمد نہ ہو گا۔ یہ علم مقدس ہے۔ حرام سوال کا جواب نہیں دیا کرتا۔ اور حرام سوال کا جواب لینے والا گناہ گار ہے۔ کوئی سوال اس قسم کا نہ کرو جس سے قدرت کے اسرار معلوم ہو سکیں۔ مثلاً خدا کہاں ہے۔ جبریل اس وقت کہاں ہے۔ اس قسم کے سوال ہرگز نہ کرو کوئی سوال اس قسم کا نہ کرو جس سے کسی دوسرے کا راز اور خفیہ حالات معلوم ہو سکیں۔ مثلاً زید اس وقت کہاں ہے۔ زید اس وقت کیا کر رہا ہے زید کی زوجہ کا کیا نام ہے اس میں ایک غیر آدمی کا پردہ فاش ہوتا ہے اس کے اندر رونی حالات معلوم ہوتے ہیں اس قسم کا سوال نہ کرو۔ جواب ہرگز برآمد نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ستار ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کا پردہ فاش ہو۔ غرض ایسا سوال جس کی زد۔ جس کا اثر دو سروں پر پڑتا ہو۔ ہرگز نہ کریں اور اسی میں شامل ہے۔ خزان اور دفائن کا معلوم کرنا۔ خزان و دفائن بھی خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہیں۔ ان کو جستجو نہ کرو مذاق۔ استہزاء۔ دل گلی کے لئے کوئی سوال حل نہ کرو۔ بزرگوں کے علوم سے استہزاء کرنا خلاف ادب ہے۔ اپنے ضروری اور دنیوی کاموں کے متعلق سوال کیا کرو۔ سوال بیش پاکی اور طہارت میں کیا کرو۔ اگر با وضو کرو تو اور بھی اچھا ہے۔ قبلہ طرف رخ ہو کر نہایت اعتقاد اور خلوص سے سوال حل کیا کرو۔ سوال کرنے سے قبل بچے دل سے خدا سے دعا کر لیا کرو کہ اے الہی تو عالم الغیب ہے اور رحیم و کریم ہے۔ میں کم عقل اور نادان اس



معاملہ میں مشوش اور پریشان خاطر ہوں۔ اپنے فضل و کرم سے میری دھکیری اور رہنمائی فرما۔ اسی طرح سٹہ اور گھوڑ دوڑ کے نمبر معلوم نہ کیا کرو کہ امتحان کے پرچوں میں کیا کیا سوال آئیں گے۔ ہاں یہ معلوم کر سکتے ہو کہ میں لیل ہوں گایا پاس۔ غرض کہ خلاف عقل خلاف ادب خلاف نظام دنیا کوئی سوال نہ کرو۔



### قاعدہ ہشتم

میں قیمت عمر کا بہترین حصہ حصول علم میں صرف کرنے والے اور تکمیل شوق کے لئے اپنی ہستی کو فراموش کر دینے والے اب دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ مؤلف و لائل الخیرات نے چھتیس سال کامل دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھر کر یہ سرمایہ فراہم کیا ہے جس کا نام دلائل الخیرات ہے اب کوئی شخص کسی عمل یا نقش کی تلاش میں دس کوس چلنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ سب تیار کھانا چاہتے ہیں بعض احباب تو اس قدر ستم خریف واقع ہوئے ہیں کہ فرمادیتے ہیں کہ پکا کر اور لقمہ بنا کر ہمارے منہ میں دے دیجئے۔ سات قواعد جو میں بیان کر چکا وہ مکملہ علم النقط تھا۔ یہ آٹھواں قاعدہ خارج بھی ہے اور داخل بھی ہے۔ کارم و باکارم بچوں بہ حساب اندر "گو یہ قاعدہ قواعد علم النقط میں شامل نہیں مگر بطور ضمیمہ بیان کرنا ضرور ہے۔ اس قاعدے میں حرف سوال سے کام لیا جاتا ہے کسی ساعت کی 'وقت کی' ستارے کی 'دن کی' تاریخ کی قید نہیں جس قدر ممکن ہو سوال کو مختصر کرو۔ بہت ہی مختصر سوال میں سب ضروری حرف ہوں۔ سوال کو وسط کرو اور ہر حرف کے مطابق خدا کا نام لکھو۔ یعنی خدا کے نام کا پہلا حرف اس حرف سے مطابق ہو اگر حرف مکرر ہے تو تلاش کرو کہ خدا کا دوسرا نام مل جائے۔ ایک حرف کے کئی کئی نام خدا کے ہوتے ہیں۔ مثلاً سوال میں پہلا حرف کاف ہے تو خدا کے نام یہ ملیں گے۔ کریم، کفیل، کامل وغیرہ وغیرہ جب ہر حرف سے خدا کا نام پیدا کر چکو تو سب ناموں کو ایک جگہ لکھ لو۔ اب ایک نام لو اس کو وسط کرو اور ہر حرف کے تحت میں وہ نقطہ لکھو جو اس حرف کے لئے قانون علم

النقط میں معین ہیں (دیکھو صفحہ ۱۷) ان تمام نقاط کو ایک لائن میں لکھو اور جس قدر حرف اس نام میں ہیں اس پر اس مجموعہ کو تقسیم کرو۔ جو تعداد آپ کے اس سے حرف ابجد سے پیدا کرو۔ اسی طرح ہر نام کے علیحدہ علیحدہ حساب میں لے آؤ۔ ان ابجد سے پیدا شدہ حروف کو جب مرکب کرو گے۔ جواب برآمد ہو گا۔ میں ایک سوال کے ایک حرف سے مثال دے کر فہم سے قریب تر کرتا ہوں۔ مثلاً آپ کے سوال میں پہلا حرف کاف ہے۔ کاف کے مطابق خدا کا نام کریم ہے آپ نے کریم کو وسط کیا تو یہ ہوا۔ ک 'ر' 'م' 'ا' 'ب' ہر حرف کے تحت میں علم النقط کے قواعد کے نقاط لکھو (دیکھو صفحہ ۱۷) میزان ۲۳-یعنی ۲۳ نقطہ ہوئے۔ اب کریم میں چار حرف ہیں۔ بس ۲۳ کو چار پر تقسیم کرو۔ باقی تین۔ ابجد میں تین عدد خیم کے ہیں (ج) اس بجائے کریم کے (ج) لکھو۔ بس اسی طرح سوال کے ہر حرف سے نام خدا پیدا کرو اور اسم اعظم سے اس طرح ایک حرف پیدا کرو۔ جب سب حرف پیدا ہو چکیں تو ان کو مرکب کرو۔ ضرورتاً مقدم سو خر کرو۔ غرض کہ ان تمام اختیارات کو استعمال کرو جو آپ کو دے گئے ہیں۔ جواب پیدا ہو گا اور یہ ایک آسان مگر تجرب قاعدہ ہے کہ سوال کا جواب پیدا ہی ہوتا ہے اور نہایت صحیح میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتا کہ یہ جواب نوشتہ غیب ہوتا ہے مگر میں نے تو کبھی بھی اس سے حاصل کر دہ جواب کو غلط نہیں پایا۔ اگر کبھی کچھ غلطی ہوئی تو وہ میرے حساب اور فہم و دانش ہی کی غلطی تھی

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین  
سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت  
العلیم الحکیم۔

کسی اللہ کے بندے کہ ہاتھ میں اور کسی کے ذریعہ نظریہ کتاب اس وقت بھی ہوگی جب فقیر گناہ گار اور ذلیل ترین مخلوق شفق زمین میں دب کر خاک بھی ہو چکا ہو گا۔ اور اس کا نام و نشان بھی دنیا سے مٹ چکا ہو گا۔ گورو سیاہ شفق آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ کیوں کہ اب وہ خاک ہو گیا۔ مگر آپ کے دست کرم کا وہ اب بھی محتاج ہے۔ اے ناصر



اسے اس کتاب کے پڑھنے والے اللہ کے واسطے دعا کر کہ الہی کمزور ضعیف اور عاصی غامی  
شفیق پر رحم فرما اور اس کے گناہوں کو بخش کر دے آمین ثم آمین۔  
علم النقطہ ختم کر چکا اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے فیضاب فرمایا گا۔ اب میں اسرار  
الحروف کی تشریح توضیح کرتا ہوں خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آپ کے لئے اسے  
مفید بنائے۔ آمین۔



## اسرار الحروف

دنیا جس قدر ترقی کی طرف بڑھتی گئی اسی قدر قدرت کے پوشیدہ خزانے ظاہر ہوتے  
گئے۔ جب دنیا کی ابتدا تھی تو لکڑیاں جلا کر اسی سے چراغ کا کام لیتے تھے۔ حالانکہ  
اس وقت سرسوں السی تل اور وہ تخم موجود تھے جن کے روغن سے بعد میں روشنی کا کام لیا  
گیا۔ مگر انسانی تحقیق ان تک پہنچی اور آزمانے کے بعد وہ تخم دریافت ہو گئے۔ اور اب  
تل سے روشنی اور دیگر ضروریات پوری ہونے لگیں۔ جب دنیا میں سرسوں السی کا  
تل اور موسمی شمعیں جلتی تھیں۔ مٹی کا تل اس وقت بھی پہاڑوں کی تہ میں موجود تھا  
لیکن انسانی تحقیق کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچا۔ اب تقریباً ایک صدی کا زمانہ گزرتا ہے کہ  
یکا ایک مٹی کا تل انسانی کوشش نے پایا اور اب سرسوں اور السی کا تل قابل قدر نہ رہا۔  
اب قسم قسم کے یسپ ایجاد ہوئے اور مٹی کے تل نے دنیا کو ہتھ نور بنایا۔ جب مٹی کا تل  
جلتا تھا اس وقت بھی تانبے اور پیتل میں بجلی کی قوت موجود تھی مگر انسانی دماغوں نے اسے  
نہیں پایا تھا۔ اب انسان کا ہاتھ بجلی تک پہنچا اور اس وقت دنیا بجلی کے نور سے جلی زار بنی  
ہوئی ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ ابھی دنیا میں کس قدر قدرت کے خزانے بند ہیں اور کیا  
عجب ہے کہ کل کوئی اور ایسی شے دریافت ہو جائے جو بجلی کی روشنی کو بھی سیاسی میں  
تبدیل کر دے۔ اسی طرح ہر علم و فن کا حال ہے۔ دنیا جس قدر ترقی کرتی جاتی ہے اور  
جس قدر انسان علوم و فنون سے واقف ہوتے جاتے ہیں اسی قدر پہلی تحقیق گلدستہ طاق

نیاں بنتی جاتی ہے۔ یہی حال علم طب کا ہے۔ آج ہر چند سال کے بعد طب ایک نئے  
لباس میں ہمارے سامنے آ رہی ہے۔ اور پرانی طب معدوم ہوتی جاتی ہے۔ یہی حال جفر  
'رمل' نجوم کا ہے۔ اس وقت جو علوم ہمارے سامنے ہیں یہ ہزاروں سال کے تحقیق شدہ  
ہیں اور اسی پر انی لکیر کو اب تک لوگ پٹے جاتے ہیں۔ وہی حمل 'ثور' 'ہوز' ایسا کچھ 'برکھ'  
'منہن' چلے آتے ہیں۔ وہی مستحد کی رٹ ہے اور وہی قبض الخارج اور طریق کی  
گردان ہے مگر کوئی اور قائل ہو یا نہ ہو میری کمزور تحقیق یہ ہے کہ آپ میدان میں بھی  
اور علوم کی طرح ابھی قدرت کے خزانے بند ہیں۔ مگر ان علوم کا تعلق جو تک جو تفسیوں  
اور زبانوں تک محدود ہے اور دنیا میں ان کو فقیر سے زیادہ وقعت حاصل نہیں ہے۔ اس لئے  
ان علوم پر کسی نے دماغ سوزی نہیں کی۔ ابھی ایسے علوم باقی ہیں جن کو ہاتھ تک نہیں لگایا  
گیا۔ اور کیا عجب ہے کہ وہ تحقیق سے ایسے ثابت ہوں جن کو رمل اور نجوم پر فوقیت  
حاصل ہو شاید بعض علوم تو ایسے ہوں جن کی ابھی تک تحقیق ہی نہ ہو سکی۔ اس کا علم تو  
نہ ائے عالم الغیب کو ہی ہے۔ مگر بعض علوم ایسے ہیں کہ جو دریافت ہوئے۔ مگر زمانے  
نے ان کی قدر دانی نہیں کی۔ یا مکمل تحقیق نہ ہو سکی اور وہ پیدا ہو کر گویا فنا ہو چکے بعض  
کتابوں میں جنت جنت ان کا پتہ تو چلتا ہے لیکن وہ مدون نہیں ہوئے اور رمل و جفر کی طرح  
ان کی شہرت نہیں ہوئی۔ یہاں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ علوم تحقیق میں صحیح ثابت نہیں  
ہوئے اس لئے لوگوں نے ان کو ترک کر دیا۔ اگر ان میں کوئی واقفیت ہوتی تو یقیناً وہ ترقی  
کرتے مگر میں اس کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے کہ وہ علوم بالکل اوصورے پائے گئے اور  
جب تحقیق ہی کامل نہ ہو سکی تو پھر ان پر نااہلیت کا اطلاق صحیح نہیں۔ اگر وہ کامل کو پھر نااہل  
ثابت ہوتے تو یہ اعتراض صحیح تھا۔ منجملہ ازاں ایک علم الحروف بھی ہے۔ جس کو اہل علم  
نے ایسا بھلا دیا ہے۔ گویا وہ دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ میں نے بعض کتابوں میں اس علم کی  
بھٹک پائی تو مجھے تحقیق کا شوق ہوا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ اس قسم کے کام سلاطین وقت  
کی امداد سے ہوتے ہیں۔ اول تو روپے کی ضرورت ہے۔ بعد ازاں ایسے رسوخ کی



ضرورت ہے جس سے پرانے کتب خانوں تک رسائی حاصل ہو اور فقیر شفق کے پاس نہ دولت ہے کتابیں جمع کر سکے نہ اتنی ہی قوت ہے کہ وہ کتب خانوں تک رسائی حاصل کر سکے۔ بہر حال چونکہ شوق تھا اس لئے مجھ کو تاہ دست کی جہاں تک دست درازی ممکن تھی اس علم کو پیدا کیا۔ کچھ کتابوں سے نکالا کچھ اپنے اجتہاد اور اختراع سے کام لیا اور ایک علم کی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ چونکہ دنیا میں یہ پہلی تصنیف ہے اور پہلی تحقیق ہے یقیناً اس میں بعض خامیاں بھی ہوں گی۔ لیکن کوئی علم کسی ایک شخص کی وجہ سے معراج کمال پر نہیں پہنچا بلکہ بمصداق ہر کہ آمد عمارت نو ساخت دنیا میں صاحب طبع پیدا ہوتے گئے اور اس علم میں افروز کرتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ علم کامل ہو گیا بہت ممکن ہے کہ کوئی اور اللہ کا بندہ اس علم کو ترقی دے اور یہ علم بھی مخلوق کو مفید ہو۔ میری تحقیق کے دوران میں برادران ہندو کے یہاں مجھے اس علم کی ایک جھلک معلوم ہوئی اس کا نام علم کیرل ہے۔ اور گوہندوؤں کے یہاں بھی کوئی بسیط اور مفصل بحث علم کیرل پر نہیں ملتی۔ تاہم بعض چھوٹے چھوٹے رسالے ضرور ملے۔ ان رسائل کے مؤلفین جو ہندو اصحاب ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ یہ علم پراچین علموں سے ہے۔ چونکہ میں پراچین علوم سے واقف نہیں ہوں اس لئے کہ وہ میری زبان اور میرا علم نہیں ہے۔ اس لئے دعویٰ کی تصدیق یا تکذیب نہیں کر سکتا۔ لیکن اس قدر عرض کروں گا کہ یہ علم بھی اہل ہندو کے یہاں متروک ہے اور کوئی اس سے کام نہیں لیتا۔ مگر اسلامی کتب خانے میں بھی ایک علم کا وجود پایا جاتا ہے۔ جس کا نام علم الاعداد ہے اور اس فن میں کئی مقالے کتابوں میں ملتے ہیں۔ ہاں مدون نہیں اور تمام و کمال علمی صورت میں آج تک پیش نہیں ہوا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ علم کیرل اور علم الاعداد ایک دو شے ہوں گے ان دونوں کی صورتیں تقریباً ملتی جلتی ہیں۔ اگرچہ قواعد و ضوابط میں فرق ضرور ہے۔ اگر علم کیرل اور علم الاعداد ایک ہی شے ہیں تو پھر یہ تحقیق دشوار ہے کہ آیا ہندوؤں کے اسلاف نے اس علم کا چرچہ اوڑا کر اسے علم کیرل سے منسوب کیا۔ یا اسلاف اسلام نے علم کیرل کی متج کرتے ہوئے علم

الاعداد کی بنیاد رکھی واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ بہر حال علم الاعداد ایک خاص علم ہے اور علم جفر کے مستحد کی برابر اس کا پایہ ہے۔ چونکہ یہ علم اب تک مدون نہیں ہوا تھا۔ اس لئے کئی جگہ مجھے اپنے اجتہاد سے کام لینا پڑا اور علم الاعداد کو مدون کرنے میں جس جگہ ضرورت پڑی میں نے اپنی تحقیق اور اجتہاد سے اس کو مکمل کیا چونکہ میں ایک ناکارہ انسان ہوں اور لفظی لازمہ انسانیت ہے اگر کسی اہل علم اور صاحب فن کو کوئی لفظی معلوم ہو تو یقیناً اصلاح کریں و ما تو فیقی الا باللہ میں نے اس علم کا نام بھی علم الاسرار رکھا ہے۔ میں سب سے پہلے اس علم کے اصول بیان کرتا ہوں بدان اسعد کذا اللہ تعالیٰ فی الدارین جب اس علم سے

سوال حل کرو تو پہلے پانچ روپیہ کی شیرینی یا فاتحہ شریف دے کر اس کا ثواب پہلے نذر اللہ کرو پھر انبیاء اولیاء و صالحین کے اور عات المسلمین کو پہنچا کر بچوں پر تقسیم کرو۔ بدون فاتحہ کے کوئی سوال حل نہ کرو۔ اگر ایک نشست میں دس سوال مختلف دیکھنا ہیں تو ہر سوال کے لئے پانچ روپیہ کی شیرینی اور فاتحہ ہے۔ اگر بغیر فاتحہ کے سول حل کریں گے تو جواب برآمد نہ ہو گا اور اگر جواب برآمد ہو بھی گیا تو صحیح نہ ہو گا۔ ہاں جو صاحب بطور مشق و تحصیل علم سوال حل کریں ان پر فاتحہ ضروری نہیں۔ اگر ایسا موقع ہے کہ شیرینی اس جگہ نہیں مل سکتی تو پانچ روپیہ بہ نیت فاتحہ الگ رکھ دو اور پھر اسکی شیرینی منگا کر فاتحہ دلا دو۔ یہ پیسے سوال کرنے والے سے پہلے ملے ہوں۔ اگر مسائل اپنی طوفی سے زیادہ پیسے دیجے تو وہ مسئلہ کا حق ہے۔ اگر ان پانچ پیسے میں کل یا جزو سوال حل کرنے والا اپنے صرف میں لائے گا تو وہ خائن اور گناہ گار ہے اور اس کا اثنا کرو جواب بھی صحیح نہ ہو گا۔ آپ کو واضح رہے کہ بے زکوٰۃ ادا کئے کوئی عمل کام نہیں دیتا۔ اس علم کی زکوٰۃ فی سوال پانچ روپیہ ہے۔ اگر یہ پیسے بجائے شیرینی کے کسی غریب مستحق کو دے دیئے جائیں تو جائز ہے۔ یہاں تک کہ اگر سوال حل کرنے والا خود ہی محتاج ہے تو اپنے صرف میں لا سکتا ہے۔ نیز دوم۔ عامل خود کو غیب دہاں نہ سمجھے بلکہ سچے دل سے اقرار کرے کہ عالم غیب حقیقی خدا ہے برتر اور اس کے حکم کردہ علم سے اس کا رسول برحق ہے۔ خدا نے علم



نے اپنے بندوں کی آگاہی اور آسانی کے لئے یہ علم اپنے خاص بندوں کو عطا فرمایا ہے  
بالکل اسی طرح جس طرح طب اور حکمت عطا فرمائی ہے۔ یہ علم بھی ماتحت حکمت ہے  
ومن یوت الحکمہ فقد اوتی خیرا کثیرا نمبر سوم عامل کا  
پاک و صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر مسکول مسلمان ہے تو وضو شرط ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ  
سوال حل کرنے سے قبل دو رکعت نماز نفل بہ نیت استحارہ پڑھ کر پھر سوال حل کرے  
جونہی اللہ جواب صاف برآمد ہو گا۔ نمبر چارم سوال حل کرتے وقت رو بہ قبلہ ہو  
اور ہمیشہ سوال کو زعفران سے سفید کاغذ پر حل کیا کرے۔ ہاں اگر کسی جگہ زعفران یا سفید  
کاغذ میسر نہیں تو پھر جس طرح ممکن ہو سوال حل کرے۔ بہر حال پاکیزگی اور طہارت کا  
 لحاظ رکھے۔

اس علم کے قواعد بیان کرنے سے قبل ایک ضروری مقدمہ بیان کرنا ہے۔ عربی  
زبان ۲۸ حروف سے مکمل ہے اور فارسی زبان میں چار حرف یعنی پ، چ، ژ، گ زیادہ  
ہیں اور ث، ذ، ژ میں حرف اردو میں آتے ہیں۔ فارسی زبان میں بھی نہیں آتے۔ چونکہ  
زبان اردو تمام زبانوں سے مخلوط ہے اور اس میں بکثرت ایسے الفاظ مستعمل ہیں جو فارسی  
اور عربی میں نہیں۔ جیسے ٹاٹ، نمین، بنوا، ہڈی، ڈال، ڈنڈا، ریز، ریوڑی وغیرہ لہذا ابجد  
میں ان کے واسطے کوئی اعداد نہیں اور اس کے بدل میں خود تحقیق کا اختلاف ہے۔ مثلاً  
کوئی صاحب گاف کو کاف سمجھ کر گاف کے بیس عدد لیتے ہیں۔ اسی طرح اور کوئی صاحب  
گیلان اور جیلان پر منطبق کرتے ہوئے گاف کو جیم سمجھ کر تین عدد لیتے ہیں۔ اسی طرح  
بیل کو فیل سمجھ کر یا کے عدد انٹی لیتے ہیں اور بعض پ کو ب تصور کرتے ہوئے دو عدد لیتے  
ہیں۔ غرض کہ یہ اختلافات ہیں جو عالمین میں باہمی چلے آتے ہیں لیکن ہمارے پاس کوئی  
معیار نہیں ہے جس سے ہم صحیح اندازہ لگا سکیں کہ پ کے اسی عدد صحیح ہیں یا دو۔ اکثر  
ناموں کے عدد نکالنے میں یہ مسئلہ پیش آتا ہے اور جس طرح جی چاہے عدد لے لے۔ یہ  
کوئی میزان تو ہے نہیں کہ صحیح یا غلط معلوم ہو۔ لیکن علم الاسرار ایک میزان ہے۔ اس

میں صحیح اور غلط کا اندازہ ہوتا ہے۔ مگر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ بعض جگہ پ کے عدد لیتے  
ہیں جو اب صحیح آیا۔ بعض جگہ پ کے ۲ عدد لیتے ہیں جو اب صحیح آیا۔ بعض جگہ ۲ عدد  
کام دیتا ہے۔ ۸۰۔ یہ ایک ایسی مشکل تھی جس نے مجھے میسوں پریشان رکھا کسی کتاب  
میں میں نے اس موضوع پر کوئی بحث نہیں دیکھی۔ جو جس کے دل میں آتا ہے وہ عدد لے  
لیتا ہے۔ کسی نے بہت سی بڑی دلیل پیش کی تو عربی کا کوئی اسم پیش کر دیا جس میں اس کا  
بدل لیا گیا تھا۔ مگر یہ ایک ایسی بحث ہے جو طویل طویل ہے۔ آخر کار مجبور ہو کر میں نے  
اپنے تجربہ سے ایک خاص نقشہ تیار کیا اور اسکے عدد معین کئے۔ میں یہ واضح کر دیتا چاہتا  
ہوں کہ یہ اعداد جو ان حروف کے میں نے لئے ہیں یہ اس علم کے ساتھ مخصوص ہیں اور  
دوسری جگہ تعلیقات میں اسے نہیں لیا جاسکتا اور اگر کوئی صاحب لیں تو ان کی رائے ہے  
اور کوئی صاحب یہ بھی دریافت نہ کریں کہ یہ اعداد ان حروف کے کس حساب سے لئے  
ہیں۔ ہاں علم الاسرار میں ان حروف سے کام لے کر دیکھیں اور تجربہ کریں بکلم خدا یہی  
عدد کام دیں گے۔ اگر بالفرض کسی جگہ کوئی عدد کام نہ دے اور کسی کی تحقیق میں اور کوئی  
عدد مستحکم کام دیتا ہو تو بے شک وہ میرے عدد کو خارج کر کے اپنا مجوزہ اور محققہ عدد رکھ  
سکتے ہیں لیکن میرے تجربہ سے یہ عدد اس وقت صحیح ہیں۔ اس نقشہ کو خوب ذہن نشیں  
رکھ لے علی اللہ میں اس میں جگہ جگہ کام دیں گے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

یہ اعداد میری مدت کی کاوش طبع کا نتیجہ ہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا جس وقت



آپ اس علم پر عبور حاصل کر لیتے اس وقت معلوم ہو گا کہ اس علم میں انہی اعداد کی ضرورت ہے اور بغیر ان اعداد کا اور کوئی چارہ کار نہیں اور بغیر ان اعداد کے لئے چارہ کار نہیں ہے اور جیسا کہ میں نے سابق میں عرض کیا ہے یہ اعداد مخصوص ہیں علم الاسرار سے لیکن حروف کے جو اعداد مشہور ہیں۔ وہ ابجد ششی اور قمری ہیں چوں کہ علم الاسرار میں ابجد کے مشہور اور معینہ اعداد سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کا اندراج ضروری ہے لیکن جو اعداد کے عربی حروف سے باہر ہیں اور ان کے تحت میں بھی وہی اعداد ہیں جو عربی میں اس حرف کے لئے مقرر ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ عرب اور ایران کی ہمسائیگی اور قرب اس بات کا متقاضی ہے کہ فارسی الفاظ کو اہل عرب معرب کریں اور عربی الفاظ کو اہل فارس مغرب کریں۔ کیونکہ دونوں اقوام دوش بدوش ہیں اور باہمی تجارت اور آمد و رفت اور سلسلہ ملاقات رہتا ہے اسی طرح سیاسی میل جول نے مجبور کیا کہ وہ انگریزی، جرمنی، فرانسیسی وغیرہ کی تعریب کریں لیکن اردو اور ہندی سے اہل عرب کو نہ سیاسی تعلق ہے نہ تمدنی۔ اس لئے اردو اور ہندی کی تعریب ہوئی کیوں کہ کوئی خاص تعلق معرب کرنے کا نہیں ہے۔ مثلاً ندو، پیچا، گاڑی، داڑھی، چو کھٹ، گھٹ، ٹرکٹ اردو میں مستقل ہیں۔ اگر بدقت ڈال کا بدل دال اور ڈے کا بدل ر (را) مان لیں تو پھر تحقیق دشوار ہے کہ تجاز یمن، حضرموت، بخت، مصر، فلسطین، شام، عراق، سب جگہ یہ بدل تسلیم ہے۔ اہل دانش پر مخفی نہیں کہ ہر چند سال کے بعد زبان میں نئے نئے الفاظ بنتے اور تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور پھر یہ بھی مسلم ہے کہ ہر صوبہ کی زبان میں فرق ہوتا ہے اور صوبہ پر موقوف نہیں۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کی زبان میں فرق ہوتا ہے بلکہ ہر شہر میں کئی قسم کی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر پیشے کی اصطلاحات جداگانہ ہوتی ہیں۔ اس اختلاف کا یہ اثر ہوا کہ عالمین میں بھی اختلاف پیدا ہوا۔ کوئی گاف کو کاف مان کر گاف کے بیس عدد لیتے ہیں اور کسی نے گاف کو جیم مان کر تین عدد لئے ہیں۔ اسی طرح (ج) جیم مان کر بعض نے تین عدد لئے ہیں اور بعض نے بقاعدہ عربی ج کو صاد مان کر نوے عدد لئے ہیں۔ کیونکہ ج کا

بدل عربی میں صا وہ ہے جیسے چین، چین ان تمام اختلافات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے جو مذہب اختیار کیا وہ ذیل سے معلوم کریں۔ اگر بالفرض آپ کو کوئی اختلاف ہو تو آپ اس اختلاف کو دو سری جگہ استعمال کریں۔ علم الاسرار میں یہ عددی سی لو۔ اور یہ سمجھ لو کہ مندرجہ ذیل اعداد میں جس جگہ اختلاف ہے اس کا اثر علم الاسرار پر نہ ہو گا۔ کیونکہ میری عرصہ کی تحقیق سے ثابت ہو گیا ہے کہ علم الاسرار میں یہی عدد کام میں آئے۔



ایکد ششی

۱	۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵	۱۰۰۶	۱۰۰۷	۱۰۰۸	۱۰۰۹	۱۰۱۰	۱۰۱۱	۱۰۱۲	۱۰۱۳	۱۰۱۴	۱۰۱۵	۱۰۱۶	۱۰۱۷	۱۰۱۸	۱۰۱۹	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۱۰۲۲	۱۰۲۳	۱۰۲۴	۱۰۲۵	۱۰۲۶	۱۰۲۷	۱۰۲۸	۱۰۲۹	۱۰۳۰	۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱۰۳۳	۱۰۳۴	۱۰۳۵	۱۰۳۶	۱۰۳۷	۱۰۳۸	۱۰۳۹	۱۰۴۰	۱۰۴۱	۱۰۴۲	۱۰۴۳	۱۰۴۴	۱۰۴۵	۱۰۴۶	۱۰۴۷	۱۰۴۸	۱۰۴۹	۱۰۵۰	۱۰۵۱	۱۰۵۲	۱۰۵۳	۱۰۵۴	۱۰۵۵	۱۰۵۶	۱۰۵۷	۱۰۵۸	۱۰۵۹	۱۰۶۰	۱۰۶۱	۱۰۶۲	۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۵	۱۰۶۶	۱۰۶۷	۱۰۶۸	۱۰۶۹	۱۰۷۰	۱۰۷۱	۱۰۷۲	۱۰۷۳	۱۰۷۴	۱۰۷۵	۱۰۷۶	۱۰۷۷	۱۰۷۸	۱۰۷۹	۱۰۸۰	۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۳	۱۰۸۴	۱۰۸۵	۱۰۸۶	۱۰۸۷	۱۰۸۸	۱۰۸۹	۱۰۹۰	۱۰۹۱	۱۰۹۲	۱۰۹۳	۱۰۹۴	۱۰۹۵	۱۰۹۶	۱۰۹۷	۱۰۹۸	۱۰۹۹	۱۱۰۰	۱۱۰۱	۱۱۰۲	۱۱۰۳	۱۱۰۴	۱۱۰۵	۱۱۰۶	۱۱۰۷	۱۱۰۸	۱۱۰۹	۱۱۱۰	۱۱۱۱	۱۱۱۲	۱۱۱۳	۱۱۱۴	۱۱۱۵	۱۱۱۶	۱۱۱۷	۱۱۱۸	۱۱۱۹	۱۱۲۰	۱۱۲۱	۱۱
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	----

ایچہ قمری

رف	ا	ب	ج	د	هـ	و	ز	ح	ط	ي
قيمت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰
	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	ک	خ
	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰



اب تین قسم کے اعداد آپ کے سامنے ہیں اور ان ہی اعداد پر علم الاسرار کا دار مدار ہے۔ علم الاسرار ایک خاص علم ہے آپ کو معلوم ہو کہ نجوم ہو یا رمل، علم الہد ہو یا علم النفس یا کوئی علم ہو نہ وہ علم غیب ہے نہ اس کے حاصل کردہ جواب نوشتہ تقدیر ہیں۔ نہ رمالی اور نجومی اور جفر عالم الغیب ہیں۔ یہ علوم ظنی ہیں اور ظن یقین نہیں ہو سکتا۔ جفر بھی علم ریاضی کا ایک شعبہ ہے اور جو شخص علم ریاضی کا واقف ہو گا وہ جفر اور مستحصلہ میں کچھ نہ کچھ حاصل کرے گا۔ میں اس بات کا قائل نہیں کہ علم جفر اور ان شیعہ کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ اہل تشیع کا خیال ہے میں اسے علم ہی سمجھتا ہوں جو کوشش کرے گا پالے گا لانا انسان الامامعی ○ رہا امداد غیبی کا سوال تو یہ مانی ہوئی بات ہے کہ کوئی علم اور کوئی کام بے مدد غیبی کے درست نہیں ہوتا۔ ہاں علم جفر میں اس قدر خصوصیت زیادہ ہے کہ اس میں خدا سے عالم الغیب کی خاص امداد کی ضرورت ہے اور جب تک فضل ربانی شامل حال نہ ہو علم و فضل کام نہیں دیتا۔ لیکن طلب صارت ہو تو امداد غیبی بھی بخل نہیں کرتی۔ تاہم یہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ جو جواب بطریق مستحصلہ علم جفر سے حاصل کیا جائے۔ وہ حکم خدا یا نوشتہ تقدیر ہے بلکہ ظن کا پہلو اس میں بھی ہے۔ ہاں بہ نسبت اور علوم کے اس میں صداقت کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ علم الاسرار بظاہر ایک مخصوص علم ہے جس کو رمل نجوم جفر سے کوئی تعلق نہیں مگر اندک تامل اور غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ علم الاسرار علم جفر کا ایک باب ہے اور اس سے حاصل کردہ جواب مستحصلہ کی ایک شاخ ہے۔ اور جب علم الاسرار علم جفری فرع اور اس سے اخذ کردہ جواب مستحصلہ کا ایک باب ہے تو ظاہر ہے یہ دشوار اور مشکل بھی ہے۔ میں حتی الوسع اس کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں بیان کر رہا ہوں اور جگہ جگہ مثال بھی دے رہا ہوں۔ لیکن پھر بھی کسی علم کا سمجھ لینا اور پڑھ لینا اور بات ہے اور اس کام کو کرنا اور بات ہے یہ غلط ہے کہ جس شے کی ترکیب معلوم ہو جائے ہم اسے کر سکتے ہیں۔ ایک موچی جو تے بیٹا اور پیوند لگاتا ہے۔ اس کے اجزاء اور ترکیب آپ سے پوشیدہ نہیں

مگر آپ جوتی میں پیوند نہیں لگا سکتے چاہے عربی اور فارسی کے فاضل ہیں۔ اجزاء اور ترکیب کے معلوم ہونے سے کسی شے کا بنانا نہیں آتا ہم کو معلوم ہے رمل آگ اور پانی سے چلتی ہے اور لوہے کا انجن ہے مگر ہم انجن نہیں بنا سکتے اور نہ آگ اور پانی سے متحرک کر سکتے ہیں۔ اسی طرح صرف عمل کی ترکیب معلوم ہونے یا عمل معلوم ہو جانے سے کوئی شخص عمل میں قوت پیدا نہیں کر سکتا کیوں کہ یہ ایک بسیط علم ہے اس مقالہ سے صرف یہی فرض ہے کہ علم الاسرار کے قواعد پڑھ کر بھی اگر آپ سے کوئی سوال ابتداء میں حل نہ ہو سکے اور جواب برآمد نہ ہو تو آپ بد دل نہ ہوں بلکہ محنت اور کوشش کریں بلکہ خدا آپ ہر سوال کا جواب صاف صاف نکال لیا کریں گے۔ ابتدا میں ہر علم سے کام لینے میں دشواری ہوتی ہے اور جب اس فن میں مہارت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ کام آسان ہو جاتے ہیں اب اس کی ترکیب غور سے معلوم کریں۔ اپنے سوال کو مختصر کر کے عبارت میں لکھیں۔ مگر سوال جس قدر مختصر ہو سکتا ہو اس قدر مختصر کریں۔ آپ کو زیادہ زحمت نہ ہو اور حساب لمبا چوڑا نہ ہو جائے۔ اگر سوال طوالتی ہو گا تو وہ اس قدر وسیع ہو جائے گا کہ اس کا سمجھنا اور حساب لگانا مشکل ہو جائے گا۔ ہاں جب تمام قوانین پر عبور ہو جائے اور تمام حکایات پر آپ غالب آجائیں تو پھر جس قدر طوالتی اور لمبا چوڑا سوال آپ اس سے نکال لیں گے۔ لیکن یہ قانون واضح رہے کہ اگر آپ کا اپنا سوال ہے تو یکسوئی کے ساتھ اللہ کا نام لے سوال قائم کریں۔ بس جو الفاظ سوال کے قدرت سے آپ کے دل میں پیدا ہوں۔ وہ بے ترمیم اور تفتیش اور کمی بیشی کے آپ لکھ لیں۔ اگر سائل کوئی دوسرا ہے تو اس سے کہہ دیجئے گا اپنے سوال کو مختصر کر کے کہو بس جو سوال اس کے منہ سے نکلے وہ ہی لکھ لو اس میں کمی بیشی نہ کرو۔ اب سوال آپ نے لکھ لیا اس سوال کے حروف جدا جدا کرو (مکتوبی حالت میں) یعنی علیحدہ علیحدہ حروف ہیں۔ مثلاً سوال ہے؟ سفر کروں یا نہیں؟ اس کو بسط کیا تو یہ حالت ہوئی س ف ر ک ر و ن ی ا ن تھ ی ن جب حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھ لیا تو ہر حرف کے تحت میں پہلے ابجد شکی کے عدد لکھو (جو عدد اس حرف



کے ابجد شمسی میں معین ہیں مثلاً س 'ف' 'ر' 'ک' 'ر' 'و' 'ن' 'ی' 'ا' 'ن' 'ہ' 'ی' 'ن' بعد ازاں ان حروف کے تحت میں اعداد ابجد قمری سے لکھو (جو عدد ان حروف کے لئے ابجد قمری میں مقرر ہیں) مثلاً س 'ف' 'ر' 'ک' 'ر' 'و' 'ن' 'ی' 'ا' 'ن' 'ہ' 'ی' 'ن' اب ہر دو اعداد کو باہمی ضرب (X) دے کر اعداد کی تیسری سطریاں کرو۔ مثلاً سوال میں پہلا حرف سین (س) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۳۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۶۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۳۰ \times ۶۰ = ۱۸۰۰$ ۔ دوسرا حرف فے (ف) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۲۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۸۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۲۰۰ \times ۸۰ = ۱۶۰۰۰$ ۔ تیسرا حرف (ر) ہے اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۱۰ ہیں اور ابجد قمری ۲۰۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۲۰۰۰$ ۔ چوتھا حرف کاف (ک) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۳۰۰ ہیں۔ اور ابجد قمری سے ۲۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۲۰ \times ۳۰۰ = ۶۰۰۰$ ۔ پانچواں حرف رے (ر) ہے (دیکھو حرف نمبر ۳ یعنی ۲۰۰۰) چھٹا حرف واو (و) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۸۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۶ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۶ \times ۸۰۰ = ۴۸۰۰$ ۔ ساتواں حرف نون (ن) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۷۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۵۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۵۰ \times ۷۰۰ = ۳۵۰۰$ ۔ آٹھواں حرف یا (ی) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۱۰۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۱۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۱۰ \times ۱۰۰۰ = ۱۰۰۰۰$ ۔ نواں حرف الف (ا) ہے۔ اس کے اعداد دونوں ابجدوں میں ایک ہیں۔ لہذا  $۱ \times ۱ = ۱$ ۔ دسواں حرف نون ہے (دیکھو حرف ۷ یعنی ۳۵۰۰۰) گیارہواں حرف ہا (ہ) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۹۰۰ ہیں اور ابجد قمری میں ۵ دونوں کو باہمی ضرب دیا  $۵ \times ۹۰۰ = ۴۵۰۰$ ۔ بارہواں حرف یا (ی) ہے (دیکھو حرف ۸ یعنی ۱۰۰۰۰) تیرہواں حرف نون (ن) ہے (دیکھو حرف ۷ و حرف ۱۰ یعنی ۳۵۰۰۰) اب تیسرا اعداد ان تمام حروف کا جو باہمی ضرب دینے سے پیدا ہوا یہ ہے  $۱۸۰۰ - ۱۶۰۰۰ - ۲۰۰۰ - ۸۰۰۰ - ۳۵۰۰۰ - ۲۸۰۰ - ۲۰۰۰ - ۳۵۰۰۰ - ۱ - ۱۰۰۰۰ - ۳۵۰۰۰$

۳۵۰۰۰ - ۱ - ۱۰۰۰۰ - ۳۵۰۰۰ - ۲۸۰۰ - ۲۰۰۰ - ۸۰۰۰ - ۳۵۰۰۰

۳۵۰۰۰ - ۱۰۰۰۰ - ۳۵۰۰۰۔ اب یہ قاعدہ معلوم کرو کہ ابتدائی ابجد میں جو حرف کے اعداد مقرر تھے (دیکھو صفحہ ۵۳) اس ابجد میں سب سے بڑا اور انتہائی عدد ۳۸ ہے۔ یعنی دہائی پر ختم ہے۔ سیکڑہ یا ہزار یا اس سے بڑا کوئی عدد اس میں نہیں ہے (سب سے بڑا عدد اس ابجد میں ۳۸ ہی ہے) لیکن ابجد شمسی اور ابجد قمری میں ہزار تک عدد ہیں اور دونوں کی باہمی ضرب سے تو بعض اوقات بہت بڑا عدد پیدا ہو سکتا ہے جس کی تعداد ہزاروں تک جاسکتی ہے۔ لہذا تیسری سطریاں اعدادی کے (جو ابجد شمسی اور قمری کی باہمی ضرب سے پیدا ہوئی ہے) تمام نقاط ہم ۱۱ اگر صرف عدد باقی رکھیں گے لیکن یہ نکتہ یاد رکھو کہ جو صفرو دہائی کا ہے اسے برقرار رکھیں گے بشرطیکہ صرف ہند سے دہائی کا مرتبہ برقرار رکھنے کے لئے کامل نہ ہوں۔ مثلاً ۱۱۰۰۰۰ (حرف یا کے عدد دہائی ضرب شدہ) ہم ان میں سے تین نقطے قلعہ کریں گے۔ کیونکہ چوتھا نقطہ دہائی کا ہے اور دہائی کو رکھنا مقصود ہے۔ اگر ہم چاروں نقطے کاٹ دیں تو باقی ایک رہ جائے اس کے تین نقطے کاٹنا کہ دہائی کا مرتبہ قائم رہے اور تین نقطے کاٹ دینے کے بعد دس باقی رہ جاتے ہیں اور یہی مقصود ہے لیکن جب اعداد ایسے ہیں کہ تمام نقطے کاٹ دینے کے بعد بھی دو عدد باقی رہتے ہیں اور دہائی کا مرتبہ نقطہ پر نہیں بلکہ عدد پر قائم ہے تو ہم نقاط کاٹ دیں گے مثلاً ۳۵۰۰۰۔ اس میں اگر ہم ہر نقطہ کاٹ دیں تو بھٹایا ۳۵ رہے گا اور دہائی کا مرتبہ قائم رہے گا کیوں کہ دہائی کا مرتبہ تین کا عدد قائم کئے ہوئے ہے یہ قاعدہ اس لئے ہے کہ حروف کی حقیقی اعداد ۳۸ سے زیادہ نہیں ہیں۔ اب ایک اور مشکل باقی رہی اگر تمام نقطے کاٹ دینے کے بعد بھی صرف اکائی اور دہائی کے عدد رہتے ہیں تب بھی ۳۸ کا عدد باقی رہتا ہے جو ۳۸ سے زیادہ ہے۔ ایسی حالت میں ہم ان اعداد کا استطلاق کریں گے یعنی دونوں کو جمع کر کے ایک عدد بنالیں گے ۳۸ - ۱۲ - (۸ - ۳ - ۱۲) ان حالات میں کوئی عدد ایسا پیدا نہ ہو گا جو ۳۸ سے زیادہ ہو اگر اتفاق سے ایسے اعداد پیدا ہوں کہ علاوہ نقاط کے تین یا چار عدد سے مرکب میں مثلاً ۴۳۳۔ تو ایسی حالت میں بجائے کاٹ دینے کے ہم استطلاق کریں گے چاہے دو مرتبہ ہم کو استطلاق کرنا پڑے۔ یعنی اس وقت تک







جواب پیدا ہو جاتا ہے لیکن بعض دفعہ جواب میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا نمبر سوم کا اختیار ہے کہ آپ حروف زائد کو بھی علاوہ تکررات کے کر سکتے ہیں یعنی آپ کے جواب کے لئے جس قدر حروف کی ضرورت ہے تو آپ قشاپہ حروف کو بدل سکتے ہیں۔ مثلاً ب کو ت سے ج کو ح سے۔ ب پ ت ث باہم قشاپہ ہیں۔ ج ق ح خ باہم قشاپہ ہیں۔ و ذ باہم قشاپہ ہیں علی ہذا القیاس۔ س ش ص ض ط ظ ع غ وغیرہ بس ان چار اختیارات کے استعمال سے آپ جواب حاصل کر سکیں گے۔ بعون اللہ تعالیٰ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یک من علم را ده من عقل باید اور یہ علوم علم ریاضی کا ایک شعبہ ہیں اور بعض اوقات ایسے پیچ در پیچ ہو جاتے ہیں کہ عقل کام نہیں کرتی اگرچہ میں نے نہایت بسط و شرح سے آسان اور عام فہم عبارت میں سب طریقہ بیان کر دیا ہے۔ لیکن اب بھی آپ کو دماغ پاشی اور فکر بلیغ کی ضرورت ہے۔ صرف میری تحریر سے کام نہ چلے گا میں تو ایک رہنما ہوں۔ راستہ پر چلنا آپ کو ہی ہو گا۔ علاوہ ازیں یہ علوم نعوذ باللہ علم غیب تو ہیں نہیں کہ ہر مرتبہ تیرے نشانے پر بیٹھے۔ اگر سو سوالوں میں سے دو سوالوں کا جواب نا ملق نہ ہو تو قابل اعتراض نہیں۔ نہ تعجب اور نہ رت ہے۔ آخر ایک انسانی حساب ہے سو فیصدی تو احکام خداوندی ہیں انسانی کام ننانوے فیصدی ہوتے ہیں۔ اگر انسان کا علم بھی سو فیصدی ہو جائے تو پھر علم خداوندی اور علم انسانی میں تفاوت نہ رہے گا۔ جمالت انسان کی فطرت ہے ان الا نسان کان ظلوما جهولا (تحقیق انسان ظالم اور جاہل ہے) جو میرے تجربہ اور تحقیق میں تھا میں نے بیان کر دیا۔ اب آپ کو نفع پہنچانا اور تجربے کے بعد صحیح ہونا یہ قدرت کے زبردست اختیار میں ہے میں خود گم گشتہ کوئے جمالت ہوں من خویشتن گم ام کرار بہری کنم جو قدرت نے لکھوایا لکھ دیا۔ اب جو قدرت آپ سے لکھوائے گی آپ لکھیں گے۔ بظاہر قلم میرے ہاتھ میں اور آپ کے ہاتھ میں ہے مگر حقیقتاً وہ خود نہیں چل رہا ہے نہ ہمارے اختیار میں ہے۔ اس قدرت والے رب کے اختیار میں ہے بعض وقت ہم فاش غلطی کر جاتے ہیں اور ہماری نگاہوں پر پردہ چڑھ جاتا

ہے ہم اپنی غلطی کو نہیں چکڑ سکتے اور قائدہ کو غلط کہہ دیتے ہیں کم از کم میرا تجربہ تو یہی ہے کہ بعض وقت میں فاش غلطی کر جاتا ہوں اور مجھے اپنی غلطی نہیں دکھائی دیتی اور جواب یا برآمد نہیں ہوتا یا غلط برآمد ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سوال اور جواب صرف حروف کا کھیل ہے۔ جب حروف کے پیدا کرنے میں غلطی ہوگی تو جواب کس طرح صحیح برآمد ہو گا۔ کیوں کہ حرف صحیح بنیاد ہیں اور کوئی غلطہ حروف سے ہی باہر ہے اور بے سستی ہوتا ہے۔ جب حروف میں غلطی ہوگی تو جواب میں ضرور غلطی ہوگی بہر حال خدا آپ کی مدد کرے اور علم الہامی آپ کے جملہ مقاصد میں کام آئے وماتوفیقی الا باللہ



### مقدمہ

براہور ان بنود کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ علم نجوم ان کی ہی قوت دماغی کا نتیجہ ہے بلکہ اہل عرب اپنے زمانہ ترقی میں اس قدر اس علم میں ترقی کی ہے کہ جس کو دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ اتفاق سے حضور علیہ السلام کی بعض احادیث ایسی ملتی ہیں جن سے گاہنوں کی بات پر یقین کرنے کی ممانعت ہے لیکن پیغمبر اسلام کی ممانعت صرف اتنی بات کے لئے ہے کہ آپ کسی گاہن کی بات کو علم غیب یا نوشتہ تقدیر نہ سمجھ لیں بلکہ عالم الغیب خدا کو ہی تصور کریں اور ان علوم کو غیبات کی حد سے آگے نہ بڑھایا یہ ایک حساب ہے اور اس کا تعلق طب اور علم ریاضی سے ہے۔ آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ ایک طبیب عاقل نبض پر ہاتھ رکھ کر جسم کی تمام اندرونی حالت معلوم کر لیتا ہے حالانکہ وہ نہ جگر چیرتا ہے نہ پیٹ پھاڑتا ہے۔ مگر یہ ایک علم ہے اور نبض کی حرکت اور جست سے تمام اندرونی کیفیت طبیب پر عیاں ہو جاتی ہے۔ فی زمانہ آپ کے سامنے گراموں فون ہے۔ جب گانے والا کوئی نغمہ گاتا ہے تو اس کا تمام زیر و بم سیاہ پلیٹ پر منقوش ہو جاتا ہے اور جب سولی ان نقوش پر سے گذرتی ہے تو تمام نغمہ کو دو ہرادی جی ہے۔ ادنیٰ تغیر اور اندک تفاوت مطرب



کے نعرہ اور سوئی کے نعرہ میں نہیں ہوتا۔ بس یہ ہی حال سیارگاں کا ہے۔ انسان سیاہ پلیٹ ہے اور قدرت یا قسمت نعرہ ہے اور سیارگاں کی گردش سوئی ہے۔ جب سیارگاں کی گردش انسان پر اثر کرتی ہیں تو وہ حالات عیاں ہوتے جاتے ہیں جو قدرت نے لکھ دیے ہیں۔ اب اعتراض یہ باقی رہ جاتا ہے کہ ہم صرف پلیٹ کو دیکھ کر نہیں بتا سکتے کہ اس میں کون سا گیت بھرا ہے تاوقت کہ وہ گایا نہ جائے۔ جب انسان پر کوئی حال وارد ہو جائے تو اب ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ فلاں حالت ہے۔ قبل از وقت وارد حال معلوم کرنا ایسا ہی مشکل ہے جس طرح صرف پلیٹ دیکھ کر کوئی نعرہ معلوم کر لے (گانے سے قبل) لیکن آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ واقعی آپ صرف پلیٹ دیکھ کر نہیں بتا سکتے کہ کون سا نعرہ اس میں بھرا ہے اور کس طرح پلیٹ میں وہ سب نعرہ بند ہے جو مغنی نے گایا ہے لیکن گراموفون کا موجد اور کارخانہ کا مہجران تمام رازوں سے واقف ہے۔ بس جو شخص اس علم سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ اس سیارے کی گردش کا کیا نتیجہ ہو گا۔ ریل گاڑی پشاور سے کلکتہ کو چلی۔ ایک نو وارد جس نے پہلی مرتبہ سفر کیا ہے نہیں بتا سکتا کہ راستہ میں کس کس جگہ گاڑی ٹھرے گی۔ کس کس جگہ دریا کے پل آئیں گے۔ کس کس جگہ پہاڑوں کے درے سے گزرنا ہو گا۔ کس جگہ چڑھائی آئے گی اور کس جگہ اتار مگر انہیں ذرا تھوڑے اور گاڑی کے سامنے پشاور سے کلکتہ کا سب نقشہ ہے۔ وہ انچ انچ بھر زمین سے واقف ہے۔ اس کی نگاہ پشاور سے کلکتہ تک سب دیکھ رہی ہے اور اس سفر کا تمام نتیجہ اسے معلوم ہے۔ پس اسی طرح لمبے چوڑے سمندر قطب نما بتا رہا ہے کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں۔ اسی طرح سیاروں کی رفتار سے انسانی زندگی گالی کا پتہ چلایا جاسکتا ہے اور سائنس نے آج اس قدر عمیق العقول کارنامے پیش کر دیے ہیں کہ ان کے سامنے علم نجوم سے پیشین گوئی کوئی وقعت ہی نہیں رہ سکتی۔ باقی سیارگاں کے اثر سے کوئی ایسی ہوش انکار نہیں کر سکتا۔ موسم کی تبدیلی، دن رات کا تغیر، پھلوں اور پھولوں پر رنگ و روغن، بہار و خزاں، سیارگاں کا ہی اثر ہے۔ طب کا تحقیق کردہ مسئلہ ہے کہ خون چاندنی میں زیادہ ہو جاتا ہے

اسی طرح بخار بھی چاندنی میں تیز ہو جاتا ہے۔ میں اپنے رسالہ روحانی عالم میں سالہا سال سے ہر ماہ علم نجوم پر بحث کرتا ہوں اور ۱۹۳۲ء سے آج ۱۹۳۱ء تک کی مدت میں بے شمار سبق اور نکتے بیان کر چکا ہوں اور اگر حیات مستعار باقی رہی تو آئندہ اسی طرح بحث کروں گا۔ لیکن بعض اسباق ایسے ہیں کہ جو مفصل ہونے کے سبب سے ایک اشاعت میں درج نہیں ہو سکتے اور مجبوراً مجھے اس مضمون کے ٹکڑے کرنا پڑتے ہیں اور ٹکڑے کرنے میں وہ لطف نہیں آتا۔ میں نجوم کا ایک حصہ جلد اول میں بیان کر چکا ہوں اور ایک ضروری حصہ اب درج کرتا ہوں۔ استخراج سیارگاں کا حساب اکثر احباب تلاش کرتے ہیں۔ یعنی حساب سے معلوم کر لیا جائے کہ اس وقت آفتاب کس برج میں کتنے درجہ پر ہے۔ چاند، زہرہ، مشتری، کس برج میں ہیں اور کس درجہ سے ہیں۔ میں اپنے رسالہ تاریخ و اراجہ دیا کرتا ہوں جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں سیارہ فلاں برج میں ہے اور تقریباً ہر جہت میں یہ زانچہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ حساب کہ کون سا ستارہ کس برج میں ہے معلوم کرنا ہے تو اس کے لئے میں ایک معمولی قاعدہ پہلے بیان کرتا ہوں جو بغیر کسی حساب کہ ہر شخص ہر ستارہ کو معلوم کر سکتا ہے۔ پہلے ستارے کی مدت معلوم کر دو یعنی کون سا ستارہ کس برج میں کتنے دن قیام کرتا ہے اور ستارے کا نام ہے اور نیچے مدت تحریر ہے۔ زحل، شمس، قمر، مریخ، عطارد، زہرہ، مشتری یعنی زحل ارجانی سال ایک برج میں رہتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اب ایک لاکھ آپ لکھ رکھیں کہ آج چاند کس برج میں ہے۔ تیسرے دن صبح کے وقت میں اسے ایک برج آگے بڑھا دیں۔ مثلاً یکم ۱۹۳۱ء کو چاند برج ثور میں تھا تو ۳ جنوری ۱۹۳۱ء کو صبح ۹ بجے برج جوزا میں ہو گا۔ اسی طرح اگر یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو مشتری برج ثور میں تھا تو فروری ۱۹۳۲ء میں برج جوزا میں ہو گا۔ اس طرح اس مدت کے بعد آپ ستارہ کا اگلا برج تبدیل کر دیں۔ اس موئے حساب سے درجات معلوم نہیں ہو سکتے اور نہ صحت سیکھ کا حل معلوم ہو سکتا ہے۔ تمام برج میں سیارگاں کا مطالعہ معلوم ہو سکتا ہے لیکن میں معہ مثال بیان کرتا ہوں واضح ہو کہ آسمان پر ہر برج فرض کیے گئے ہیں۔



دارہ کی صورت میں ہیں اسے منطقة البروج کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں صرف بروج  
ہونے کو تسلیم کیا گیا ہے مثلاً والسماء ذات البروج O دوسری جگہ  
قرآن پاک میں سال کے ۱۲ مہینے بھی معین کئے گئے ہیں۔ اسی بنا پر اہل نجوم نے سال کے  
مہینوں کے مطابق بارہ برج معین کر لئے ہیں اور جس طرح سیارگاں حرکت کرتے ہیں اسی  
طرح منطقة البروج بھی حرکت کرتا ہے مگر یہ حرکت ایک سال میں ایک کلا کی ہوتی ہے۔  
واضح رہے کہ یہ مدت جو حساب میں آتی ہے ایک ایسی مدت ہے جس کے لئے ہم کوئی  
وقت اور زمانہ مقرر نہیں کر سکتے دیکھو ڈھائی گھڑی کا گھنٹہ اور ۲۴ منٹ کی ایک گھڑی۔  
۲۴ پل کا ایک منٹ۔ ساٹھ پل کا ایک پل۔ ساٹھ پل کا ایک پل اور ۶۰ پل کا ایک اسپل  
ہوتا ہے۔ اب پل ایک ایسی مدت ہے جو لکھنے میں تو آتی ہے۔ مگر ہم اس عرصہ کا تعین  
نہیں کر سکتے۔ آپ سمجھ لیں کہ جب ایک سیکنڈ کے سیکڑوں ٹکڑے کر دیئے جائیں تو اس  
مدت کا تعین ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔ ہمارے یہاں جلد سے جلد زمانہ آتا ہے وہ پلک  
مارنے کا ہے اور یہ ایک ایسی مدت ہے کہ ہم کسی کو ایک پلک مار کر بتا تو سکتے ہیں۔ مگر کوئی  
ادنیٰ سے ادنیٰ کام نہیں کر سکتے اور جب اس پلک مارنے کو بھی ساٹھ حصہ کر دیئے جائیں تو  
اس کو کس طرح سمجھا سکیں۔ مگر یہ حساب سورج کی رفتار پر جو تقسیم ہوتا ہے تو ایک اپ  
پل میں بھی آفتاب ہزاروں میل نکل جاتا ہے ہندوستان کے نجومی منطقة البروج کی  
حرکت کو بھی اپنے حساب میں شامل کر لیتے ہیں اور یونانی منطقة البروج کی حرکت کو ایک  
طلوعہ حساب سمجھ کر گردش سیارگاں میں محسوب نہیں کرتے۔ اس فرق کا اثر یہ ہوا کہ  
اس کتاب کی تالیف کے وقت سنہ یونانی ۱۸۶۳ ہے اور سنہ بکری ۱۹۹۷ ہے (سنہ عیسوی  
۱۹۳۱ اور سنہ ہجری ۱۳۶۰ ہے) یہاں یہ معلوم کرو کہ سنہ ۴۴۳ یونانی مطابق سبت ۵۷۹  
بکری میں دونوں حساب برابر تھے۔ چونکہ منطقة البروج کی سالانہ ایک کلا حرکت بکری  
والے حساب میں شامل کرتے گئے اور یونانی والے چھوڑتے گئے تو آج ۱۸۶۳ یونانی اور  
سبت ۱۹۹۷ بکری یعنی ۱۵۵۳ سال کے بعد ۱۵۵۳ کلا کا فرق پڑ گیا۔ ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء کو

آفتاب برج حمل میں یونان کے حساب سے آیا اور ۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہندی حساب سے  
آفتاب برج حوت میں آیا۔ مسلمان اہل نجوم اکثر یونان کا ہی متبع کرتے ہیں لیکن عام  
طریق پر ہندوستان کے اثر سے جنتریوں اور حسابوں میں ہندی حساب میں ہی آتا ہے اب  
یہ فیصلہ کہ دونوں میں حساب کون صحیح ہے۔ یہ فیصلہ میں نہیں کر سکتا۔ میرا عمل در آمد یہ  
ہے کہ میں نجوم کے حساب میں مثلاً کنڈلی بناتے وقت یا کسی کے حالات لکھتے وقت تو ہندی  
حساب کا متبع کرتا ہوں۔ لیکن عملیات میں یونان کا متبع کرتا ہوں اور باہمی مطابقت کرنا  
بھی کوئی دشوار نہیں۔ اہل فراست میری تحقیق بالا سے دونوں کا مقابل کر سکتے ہیں۔ یہ  
فرق یونان اور سبت کا کرنا چاہتا ہے گا۔ یہاں تک کہ وہ دو ہزار ایک سو بیاسی سال کے  
بعد یونانی اور بکری میں پورے ایک سال کا فرق پڑ جائے گا۔ اس وقت انگریزی حکومت  
ہونے کی وجہ سے ہمارے تمام حساب کتاب اور کل کام کاج انگریزی حساب سے ہی چلتے  
ہیں۔ چاند کی تاریخوں میں فرق بھی پڑتا رہتا ہے چونکہ اسلامی تاریخوں سے سبت کم کام لیا  
جاتا ہے۔ اس لئے تاریخ کی صحیح تحقیق بھی نہیں کرتے۔ انگریزی کا حساب معینہ ہے۔  
اس لئے میں انگریز کا حساب ہی درج کرتا ہوں اور سب سے پہلے استخراج شمس کا حال  
قریر کرتا ہوں۔ جب آپ کو یہ معلوم کرنا ہو آج آفتاب کس برج میں ہے اور کتنے  
درجے طے کر چکا ہے تو اس کے واسطے پہلے اس جدول پر نظر ڈالو۔

مہینہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	۳۱	۲۸	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰
۲	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰
۳	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰

آپ کو اس جدول سے دن درجہ سب معلوم ہو گیا۔ اب جس دن آپ معلوم کرنا  
چاہتے ہیں کہ آفتاب کس برج میں کتنے درجات پر ہے تو اس دن سے جس قدر مہینے گزر  
چکے ان سب کے اعداد جمع کرو۔ اور اس میزان میں سے گیارہ عدد قانون کے خارج کرو۔



جایا کو ہدی سے ان کے معینہ دن دیتے چلے جاؤ۔ جس برج پر مستحی ہوں اس برج میں آفتاب ہے اور جو باقی رہے وہ درجات ہیں مثال ۶ جولائی کو آفتاب کس برج میں ہے۔ اب جنوری سے شمار کرو۔ جنوری 'فروری' 'مارچ' 'اپریل' 'مئی' 'جون' 'جولائی' (کیونکہ ۶ جولائی کو حساب دیکھ رہے ہیں) میزان ۱۸۔ اس میں سے گیارہ عدد قانون خارج کئے۔ باقی ۱۷۔ اب جدی کو دئے 'دلو' کو دئے 'حوت' کو دئے 'حمل' کو دئے 'ثور' کو دئے۔ میزان باقی ۲۵ بس ۶ جولائی کو آفتاب سب برج جو زا کے ۲۵ دیں درجہ پر ہے امید ہے کہ آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے۔ دوسری مثال ۱۳ نومبر کو آفتاب کس برج میں کتنے درجہ پر ہے۔ جنوری 'فروری' 'مارچ' 'اپریل' 'مئی' 'جون' 'جولائی' 'اگست' 'ستمبر' 'اکتوبر' 'نومبر'۔ میزان گیارہ عدد قانون کے خارج کئے باقی ۳۰۔ اب جدی کو دئے 'دلو' کو دئے 'حوت' کو دئے 'حمل' کو دئے 'ثور' کو دئے 'جوزا' کو دئے 'سرطان' کو دئے 'اسد' کو دئے 'سنبلہ' کو دئے 'میزان' کو دئے۔ کل میزان باقی ایک۔ بس آفتاب برج عقرب کے ایک درجہ پر ہے۔ ان ہر دو مثالوں سے اب آپ استخراج آفتاب مع درجات کر سکیں گے۔ اب میں قمر کے استخراج کا حال بیان کرتا ہوں۔ قمر کا قاعدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ قمر۔۔۔ دن میں ہر برج کو طے کرتا ہے اور جب آفتاب سے ساتویں برج پر ہوتا ہے تو بدر کمال ہوتا ہے اور جب بارہویں برج پر ہوتا ہے تو تمام چھپ جاتا ہے اور جب شمس و قمر ایک برج میں ہوتے ہیں تو تحت الشعاع ہوتا ہے۔ غرض کہ قمر کا حال معلوم کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کا حساب اسلامی مہینہ سے صحیح ہوتا ہے۔ اسلامی یعنی قمری مہینہ کی جس تاریخ کو معلوم کرنا ہو تو اس تاریخ کو تیرہ میں ضرب دو حاصل ضرب پر چھبیس عدد قانون کے زیادہ کرو۔ اب یہ معلوم کرو کہ آفتاب کس برج میں ہے۔ بس جس برج میں آفتاب ہو اس برج سے ہر برج کو ۳۰ دیتے جاؤ۔ جو باقی رہے وہ درجہ ہے اور جس پر قعدہ ختم ہو اس برج میں چاند ہے (چاند کا حساب معلوم کرنے کے لئے پہلے آفتاب کا حال معلوم کرلو۔ جب تک آفتاب کا برج معین نہ ہو گا اس وقت تک چاند کا حساب معلوم نہ ہو گا۔ دوسری بات یہ بھی یاد رکھو کہ ہر

برج کو تیس عدد ہی دیئے جائیں گے۔ جس طرح نقشہ میں کوئی مہینہ ۳۰ کا ہے کوئی ۳۱ کا۔ اس طرح تقسیم نہ ہو گا بلکہ ہر برج کو ۳۰-۳۰ مساوی دے دیئے جائیں گے (مثلاً ہم کو معلوم کرنا ہے کہ ۲۱ رمضان کی چاند کس برج میں ہے۔ ۲۱- کو ۱۳ میں ضرب دیا۔ ۲۷۳۔ چھبیس عدد قانون کے زیادہ کئے ۲۹۹۔ اب آفتاب برج اسد میں ہے۔ اسد 'سنبلہ' 'میزان' 'عقرب' 'قوس' 'جدی' 'دلو' 'حوت' حمل باقی بس معلوم ہوا کہ چاند کس برج میں ہے ۲۱ کو ۱۳ میں ضرب دیا ۲۷۳ چھبیس عدد قانون کے زیادہ کئے ۲۹۹۔ اب آفتاب برج اسد میں ہے۔ اسد 'سنبلہ' 'میزان' 'عقرب' 'قوس' 'جدی' 'دلو' 'حوت' حمل۔ باقی بس معلوم ہوا کہ چاند برج ثور کے ۲۹ دیں درجہ پر ہے۔ اس مثال سے آپ استخراج قمر میں عاجز نہ ہوں گے۔ میں نہایت آسان طریق پر اسے بیان کر رہا ہوں تاکہ ہر شخص کی سمجھ میں آسکے۔ میں نے فن میں جس قدر کتابیں اب تک دیکھی ہیں ان میں اکثر مسائل کو ایسی دقیق مہارت میں بیان کیا ہے کہ جس سے نتیجہ اخذ کرنا صاحب فہم و ذکا کا ہی کام ہے۔ مبتدی کوئی قاعدہ اس سے نہیں اٹھا سکتے۔ مگر میں نے اس۔۔۔ میں کو پسند نہیں کیا اور جہاں تک میرا امکان ہے میں آسان طریقہ پر بیان کر رہا ہوں اور کروں گا اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کسی قانون کو جو اس کتاب میں ہے ایسا نہ پائیں گے جس کا حل ہونا دشوار ہو۔

شمس و قمر دو سیارے ہیں اور ان کو کبھی رجعت نہیں ہوتی۔ باقی پانچ ستارے کبھی سیدھی چال چلتے ہیں اور کبھی الٹی چال چلتے ہیں۔ ہندی میں اسی بکری اور مارگی کہتے ہیں یعنی سیدھی رفتار کو مارگی اور الٹی رفتار کو بکری کہتے ہیں اور عربی میں اسے رجعت اور استقامت کہتے ہیں یعنی سیدھی رفتار کو استقامت (مارگی) اور الٹی رفتار کو رجعت (بکری) کہتے ہیں۔ لیکن ہر سیارے کی رجعت و استقامت ایک خاص قانون کے اندر ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جب سیارگان چاہیں انی چال چلتے لگیں اور جب چاہیں سیدھی چال چلتے لگیں۔ رجعت کے یہ سنی ہیں کہ جب ایک خاص مقام پر آتے ہیں تو



آفتاب کے بالکل مقابل آجاتے ہیں۔ لہذا آفتاب کی تیز شعاعیں یا آفتاب کی جسامت کے باعث یہ آگے نہیں بڑھ سکتے اور پیچھے کو لوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے یہ رجعت و استقامت ایک خاص اور مقرر کردہ قانون کے اندر ہوتی ہے مثلاً عطارد ہر سال میں تین بار رجعت کرتا ہے۔ لیکن جس عنصر میں پہلی مرتبہ رجعت کی ہے دو سری اور تیسری مرتبہ بھی اسی عنصر میں رجعت کرے گا۔ مثلاً سال میں پہلی مرتبہ برج حمل میں رجعت ہوئی ہے تو دو سری مرتبہ اسد میں اور تیسری مرتبہ قوس میں ہوگی اسی طرح ہر سال تین مرتبہ رجعت کرتا ہے اور پھر رجعت بھی علی الترتیب ہوتی ہے یعنی آتش، ہوا، آبی، خاکی ایسا نہیں ہے کہ اس سال بروج آتش میں رجعت کی ہے تو دو سری سال ہوا کو چھوڑ کر آبی یا خاکی میں رجعت کرے۔ قاعدہ یہ ہے کہ عطارد آفتاب کے ساتھ رہتا ہے یعنی اس کے پس و پیش رہتا ہے اور جب ۲۷ درجہ آفتاب سے متفاوت ہوتا ہے تو رجعت کرتا ہے اور سربل الیہر ہو کر ۱۹ دن میں برج طے کرتا ہے اور ۲۲ دن تک رجعت سے پیچھے رہتا ہے اور جب آفتاب سے ۴۳ درجہ دقیقہ متفاوت ہوتا ہے تو مستقیم ہو جاتا ہے اور جس برج میں رجعت کرتا ہے اس میں ۶۳ دن رہتا ہے۔ قاعدہ اس کے استخراج کا بذریعہ یونانی اور ہندی دو طرح پر ہے۔ یونانی طریقہ استخراج بہت سیدھا اور آسان ہے اور ہندی طریقہ ایسا پیچیدہ ہے کہ بے استاد کے سمجھ میں مشکل سے آتا ہے اور یہ آسانی اور دشواری محض منسلک البروج کی حرکت سے پیدا ہوئی۔ یونانیوں نے اس حساب کو آسان کیا اور ہندوؤں نے مشکل سے مشکل تر بنا دیا میں دونوں قسم کی ترکیب لکھے دیتا ہوں۔ اور یہ گزارش کروں گا کہ جب عملیات کے لئے آپ کو استخراج سیارگاں کی ضرورت ہو تو آپ یونانی طریقہ پر استخراج کریں اور جب بطریق نجوم کسی کا حال دریافت کرنا یا کسی سوال کا جواب حاصل کرنا ہے تو بطریق ہندی استخراج کریں میرا عمل در آمد اسی پر ہے۔ تاہم میں اس پر زور نہیں دیتا کہ خواہ مخواہ میری تحقیق کی پابندی کی جائے۔ جو میرا مذہب اور میری تحقیق تھی وہ لکھ دی۔ ہندی طریقہ استخراج عطارد کا یہ ہے کہ جس مہینہ کی جس تاریخ کو معلوم

کرنا ہو کہ اس وقت عطارد کس برج میں ہے اور کس درجہ پر ہے تو شروع سال جنوری سے تاریخ مطلوب تک کے ایام جمع کرو۔ اس جمع میں سے ۱۳ عدد و قانون کے خارج کرو اور جس برج میں رجعت کی ہے اس کو ۶۳ دے کر بھایا کو ۱۹ پر تقسیم کر دو۔ جو باقی رہے وہ درجہ ہے اور جس برج کو ۶۳ دیئے ہیں اس سے دو سرے برج عطارد ہے۔ چونکہ یہ عبارت ذرا بھی ہوئی ہے اس لئے میں دو سرائطریق صاف اور آسان بیان کرتا ہوں۔ شروع جنوری سے تاریخ مطلوب تک جمع کرو اور اس میں سے ۷ عدد خارج کرو اور برج بدی سے ہر برج کو ۱۹ دیتے چلے جاؤ۔ جس پر عدد منتهی ہوں اس برج میں عطارد ہے اور جو باقی رہے وہ درجہ ہے اور جس برج کو ۶۳ دیئے ہیں اس سے دو سرے برج میں عطارد ہے چونکہ یہ عبارت ذرا بھی ہوئی ہے اس لئے میں دو سرائطریق صاف اور آسان بیان کرتا ہوں۔ شروع جنوری سے تاریخ مطلوب تک جمع کرو اور اس میں سے ۷ عدد خارج کر دو اور برج بدی سے ہر برج کو ۱۹ دیتے چلے جاؤ جس پر عدد منتهی ہوں اس برج میں عطارد ہے۔ اور جو باقی رہیں وہ درجہ ہے اگر اعداد جمع ایسے ہوں جس میں سے ۷ عدد خارج نہیں ہو سکتے تو ۶۳ عدد کو منسا کر دو۔ صرف ۱۳ عدد و قانون کے خارج کر کے بھایا کو ۱۹ پر تقسیم کر دو۔ جس پر عدد منتهی ہوں اس برج میں عطارد ہے اور جس برج کو ۶۳ دیئے ہیں اس سے دو سرے برج میں عطارد ہے۔ اس قسم کے حساب غور طلب اور دماغ سوز ہوتے ہیں اسباب کہتے ہیں کتاب ایسی لکھی جائے کہ جو تمام مطالب اور مقاصد پر حاوی ہو اور ایسی عام فہم ہو کہ کوئی بات دریافت طلب نہ ہو کیا میرے دوست بتا سکتے ہیں کہ آخر کتابیں پڑھی کیوں جاتی ہیں اور جب ایک کتاب ایک مقصد کے لئے کافی ہو سکتی تھی تو دنیا میں ایک فن پر سیکڑوں کتابیں کیوں لکھی گئیں۔ بس ایک کتاب ایک فن پر ہوتی۔ مگر آپ جس فن پر تلاش کریں گے سیکڑوں کتابیں ملیں گی۔ صرف ایک کتاب پڑھ لینے سے کوئی فن تمام و کمال نہیں آسکتا اور پھر ہر کتاب جب تک کسی سے پڑھیں نہیں تب تک مطلب حل نہیں ہو سکتا۔ جائے استاد خالی است کتاب پڑھنے سے آتی ہے۔ خصوصاً ایسے مشکل فن جو عمر کے بڑے حصہ میں آسکتے ہوں ایک کتاب سے آجانا مشکل ہیں پڑھنے والا پڑھے اور



پڑھانے والا پڑھائے اور ایک عرصہ تک اس فن کی دیگر کتب دیکھتا رہے تب وہ فن آتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر علم کے حاصل کرنے میں سالہا سال خرچ ہوتے ہیں۔ اگر آپ انگریزی پڑھنا چاہیں تو ہزاروں روپے خرچ کرنے اور عمر کا بیش بہا حصہ صرف کرنے کے بعد اس میں مہارت حاصل کر سکیں گے اسی طرح عربی، فارسی اور ہر علم حتیٰ کہ کوئی ہنر اور کوئی پیشہ بغیر دماغ سوزی اور محنت شاقہ کے نہیں آتا۔ پھر یہ علوم جو یقیناً مشکل ہیں کس طرح صرف ایک کتاب کے پڑھنے سے یہ تمام و کمال آسکتے ہیں۔ ہاں اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ اگر آپ سعی کریں اور دماغی کاوش سے کام لیں تو ایک یہ کتاب دس کتابوں کے برابر آپ میں قوت پیدا کرے گی اور آپ بہت سے نکات اور اسرار پر عبور حاصل سکیں گے۔ اب یونانی حساب سے عطار د کا حال معلوم کرو جس ماہ آپ عطار د کا حال معلوم کرنا چاہتے ہیں تو حمل سے ماہ مطلوب تک کے دن شمار کرو اور اس مجموعہ سے حمل ہی سے ہر برج کو تمیں دیتے چلے جاؤ۔ جس پر ختمی ہوں اس میں عطار د ہے اس کے واسطے انگریزی یا ہندی مہینہ کا حساب نہیں بلکہ یونانی مہینوں کا ہی حساب ہے۔ مثلاً آپ ماہ جوزا میں معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ عطار د کس برج میں ہے۔ اب حمل سے ایام شمار کرو حمل کے ۳۱ یوم، ثور کے ۳۱ یوم کل ۶۲ یوم حمل کو دیئے ۳۰ ثور کو دیئے ۳۰۔ باقی ۲ بس جواب یہ ہے کہ عطار د اس وقت برج جوزا میں ہے۔ اب زہرہ کا حال معلوم کرو یونانی حساب یہ ہے کہ حمل سے روز بائے گذشتہ کا حساب کر کے حمل ہی سے ہر برج کو ۲۴ دیتے چلے جاؤ جس برج پر عدد ختمی ہوں اس میں زہرہ ہے اور جو باقی ہے وہ درجہ ہیں۔

واضح ہو کہ شمس اور زہرہ کا دورہ مساوی ہے۔ جس وقت زہرہ مستقیم اور سر بیج ہوتی ہے تو ۲۵ درجہ شمس سے آگے نہیں جاتی اور ایک سال مستقیم اور ایک سال رجعت کرتی ہے اور جس سال میں زہرہ رجعت کرتی ہے اس سال میں ۱۲ برج کو ۳۰ دن میں طے کرتی ہے اور حالت استقامت میں ۳۲ دن میں قطع کرتی ہے۔ مذکورہ بالا

حساب یونانی کامیں نے لکھا وہ مختصر ہے اہل علم کے لئے تو اشارہ کافی ہو تا ہے۔ مگر جن احباب کو اس سے تعلق نہیں ہے ان کے لئے اور تفصیل کی ضرورت ہے۔ اس لئے تفصیل یہ ہے جس وقت یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس وقت زہرہ کس برج میں ہے تو یکم جنوری سے تاریخ مطلوب تک دن شمار کرے اس جمع پر ۳۲ قانون کے زیادہ کرے اور شرع تقسیم برج جدی سے کرے اور ہر برج کو ۲۷-۲۸ دینا چاہئے اور جس برج میں رجعت کی ہے اس برج کو ۹-۱۰ دن دے جس برج میں اعداد ختمی ہوں اس برج میں زہرہ ہو گی اپنے حساب میں ۲۴ برج کو دیئے ہیں اور اس حساب میں ہر برج کو ۲۷ دیئے ہیں۔ یہ نکات ۳۲ عدد قانون کے زیادہ کرنے اور برج حمل سے ابتداء کے سبب سے ہوا۔ مگر تیسرے دونوں کا ایک ہو گا مثلاً ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ کو زہرہ کس برج میں ہو گی۔ جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر۔ میزان کل یوم ۳۳۹۔ اس پر ۳۲ عدد قانون کے زیادہ کر کے کل جمع ۳۹۱۔ جدی، دلو، حوت، حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، کل ۳۲۳ یا ۶۔ اب پھر جدی کو ۲۷ دلو کو ۲۷۔ باقی ۱۳ بس جواب یہ ہے کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ کو زہرہ برج حوت کے ۱۳ درجہ پر ہو گی۔ یہ حساب یونان کا تھا۔ اور ہندی حساب یہ ہے کہ دن سابق کی طرح جمع کرے۔ لیکن قانون کے عدد ۵۰ زیادہ کرے۔ (دیکھو یونانی میں ۳۲ عدد قانون کے تھے) برج جدی سے اس طرح ۲۷-۲۸ تقسیم کرنا چاہئے تو ہندی حساب معلوم ہو گا۔ مثلاً کل دن ۳۳۹۔ ۱۱ عدد قانون کے کل ۳۶۰ جدی سے تقسیم کیا قوس تک ۲۳۲ باقی ۱۳۶ اب پھر جدی کو دیئے ۲۷ باقی ۹ جواب یہ ہے کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ کو زہرہ ہندی حساب سے برج دلو کے ۹ درجہ پر ہے۔

استخراج مرتج۔ مرتج منطقت البروج کو ۱۸ ماہ میں طے کرتا ہے اور ایک برج کو ۴۵ دن قطع کرتا ہے۔ لیکن جس برج میں رجعت کرتا ہے اس برج کو ۲۷ دن میں طے کرتا ہے لیکن جب بطلی السیر ہوتا ہے تو ۵۵ روز سیر کے ہیں اور جب قریب آفتاب یا زہرہ شعاع ہوتا







اور ۱۹۳۰ کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۳۔ اس کو ۱۲ میں ضرب دیا۔  $3 \times 12 = 36$  اس میں وہ آٹھ ماہ محفوظ کے شامل کئے۔  $36 + 8 = 44$ ۔ ۴۴ کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۵ بھایا ۵ کو ۳۰ سے  $30 \times 5 = 150$ ۔ چونکہ ہم ۱۵ اپریل کو حساب دیکھ رہے ہیں لہذا ۱۵ میں ۱۵ کا اضافہ کر دیا  $150 + 15 = 165$ ۔ اب ۱۶۵ کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۹۔ اب ۹ کو ساٹھ میں ضرب دیا  $9 \times 6 = 54$ ۔ اس کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۷۔ جواب نکلا کہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو مشتری برج جوزائیس ۹ درجہ ۷ دقیقہ پر ہوگی۔ کلیہ یہ ہے کہ مشتری ۱۳ سال میں بروج دو اذوہ گانہ کو طے کرتا ہے۔ یعنی ایک برج میں ۱۳ ماہ رہتا ہے اور جب آفتاب سے ایک سو بیس درجہ پیچھے ہوتا ہے تو رجعت کرتا ہے اور جب آفتاب سے ایک سو بیس درجے آگے ہوتا ہے تو مستقیم ہو جاتا ہے۔ مشتری کی رجعت چار ماہ کی ہوتی ہے۔ باقی آٹھ مہینہ مستقیم رہتا ہے۔ حالت رجعت میں ۱۲ درجہ تک پیچھے کو ہٹ آتا ہے اور جب آفتاب سے تین برج تک آگے ہوتی ہے تو دس دقیقہ تک کی سیر ہر روز ہوتی ہے اور جس قدر آفتاب سے قریب ہوتی جاتی ہے وہ سیر ایک روز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تحت الشعاع کی حالت میں ۱۳ دقیقہ کی سیر ہو جاتی ہے اور جب آفتاب کے پیچھے تین برج رہتے ہیں تو پانچ دقیقہ کی سیر ہو جاتی ہے اور اس میں کمی ہو جاتی ہے۔

استخراج زحل زحل کے استخراج کے قواعد مشتری سے ملتے جلتے ہیں زحل نہایت بلی السیر سیارہ ہے۔ یعنی ایک برج کو اڑھائی سال میں طے کرتا ہے اور دائرہ منقطع البروج کو تیس سال طے کرتا ہے۔ اسی طرح رجعت و استقامت کی مدت اڑھائی سال ہے۔ زحل جب آفتاب سے قریب ہوتا ہے تو سیر بلی السیر ہو جاتا ہے اور جب زیر شعاع ہوتا ہے تو ایک دن میں ۸ دقیقہ سیر کرتا اور جب آفتاب سے تین برجوں کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو ایک دن میں ۳۵ درجہ تین دقیقہ سیر کرتا ہے جب چار برجوں کا فاصلہ ہو تو ایک دقیقہ کی سیر ہر روز کی جاتی ہے جب ایک سو بیس درجے پیچھے رہتا تو رجعت ہوتی ہے اور جب ایک سو بیس درجے آگے ہوتا ہے تو مستقیم ہو جاتا ہے (مثل مشتری کے) اور ہر سال چار ماہ رجعت کرتا ہے ۸ ماہ مستقیم رہتا ہے (مثل مشتری)

قاعدہ اس کے استخراج کا یہ ہے قاعدہ اول سنہ کامل اور اٹھالے اور جو ماہ اور دن مطلوب ہے۔ وہ مہینہ اور دن کے اعداد سنہ میں جمع کرے۔ مثلاً ۱۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو زحل کس برج میں ہو گا۔ سنہ کامل ۱۹۳۳ میں ماہ کامل گذر چکے اور اپریل کے ۱۵ دن گذرے۔ ۱۹۳۳۔۳۔۱۵ کل ۱۹۶۲۔ اس مجموعہ میں سے نو عدد قانون کے خارج کرو۔ بھایا کو برج ہندی سے اڑھائی سال دیتے چلے جاؤ۔ اگر حساب ہندی کرتا ہے تو ۲۲ درجہ حساب یونان سے کم کر دے تو ہندی حساب معلوم ہو گا اور ہندی کی تفصیل بھی یہ ہے کہ سال ناقص اٹھارہ اور اس میں سے ۱۴ عدد قانون کے خارج کرو اور بھایا کو تیس پر تقسیم کرو جو باقی رہے اس کو اڑھائی سال کی طرح دو بھایا میں سے اڑھائی اڑھائی کم کرو) جب عدد اڑھائی سے کم رہ جائے تو اس ۱۴ میں ضرب دو اور روز سابقہ اس حاصل ضرب میں ملا دو اور تیس پر تقسیم کرو۔ کل حال معلوم ہو گا آپ کو کئی جگہ کے بیان سے معلوم ہو چکا کہ یونان اور ہندوستان میں استخراج اور سیر سیارگان میں تفاوت ہے اور آفتاب کے دورہ پر تمام سیارگان کی سیر کا رد و مدار ہے دونوں طرف کے حکما اپنی اپنی جگہ اپنا حساب صحیح سمجھتے ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کوئی کلیہ تو اس گہے نہیں ایک حساب ہے مثلاً ہندی کے حساب سے عطارد وینس زحل میں ہے اور یونان کے حساب سے برج ثور میں ہے تو چند درجات کا فرق معلوم کرنا کہ کون سا صحیح ہے۔ کوئی قول ٹاپ ٹاکرے پاس نہیں کلیات میں سے نجوم کے پاس ایک کلیہ خسوف کسوف کا ہے لیکن وہ ایک معینہ قانون ہے اور علم ریاضی سے بھی اس کا کمر اٹھتا ہے۔ ہر حال وہ ایک نکلا ہوا حساب ہے اور معینہ رفتار سے سالہا سال کا حساب کر بن کا لگایا جاسکتا ہے اور لگایا جاتا ہے نجوم کی کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ بکرماجیت بادشاہ ہندوستان کے عہد میں رصد گاہ بنایا گیا تھا۔ ہندو راجوں میں سے اور کسی راجہ نے رصد گاہ تیار نہیں کرایا۔ لیکن مسلمان بادشاہوں نے اپنے اپنے زمانے میں اکثر رصد گاہیں تیار کروائیں۔ چنانچہ آخر زمانے میں محمد شاہ بادشاہ دہلی نے (سنہ ۱۱۸۳۱ء میں رصد گاہ تیار کرایا تھا اور مسلمان پیشہ یونانی حساب کا تتبع کرتے چلے آئے



ہیں۔ چونکہ یہ کتاب علم نجوم سے متعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتا۔ چونکہ شرف عروج، زوال، ہبوط، طلوع، غروب، رجعت، استقامت، تثلیث، ترجیح اس قسم کے قوانین میں جس کا تعلق عملیات سے ہے۔ لہذا میں ان ہی قوانین کو بیان کروں گا۔ گو میں ارواح الجہ حصہ اول میں اس کی مختصر بحث کر چکا ہوں ہر ستارہ اپنے گھر میں عروج پاتا ہے اور اپنے گھر کا مالک ہے جب کوئی ستارہ اپنے گھر میں ہوتا ہے تو اس کی خاصیت یہ تمام دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً شمس۔ اسد میں قوت تمام کا مالک ہے اور قمر برج سرطان میں قوت تمام کا مالک ہے علیٰ ہذا القیاس عروج کے بعد شرف ہے۔ شرف کے یہ معنی ہیں کہ قوت تمام پیدا ہو چکی عروج اس کیفیت کو کہتے ہیں جس کے بعد عروج کی قوت باقی رہے اور شرف اس حالت کا نام ہے جس کے بعد عروج کی قوت ختم ہو کر زوال کا نمبر آجائے۔ مثلاً آفتاب صبح کے وقت طلوع ہوا۔ یہ کیفیت عروجی ہے۔ یعنی دمدم عروج پر آتا جائے گا۔ لیکن ٹھیک ۱۲ بجے شرف ہے کیوں کہ اس کے بعد عروجی حالت ختم ہو کر زوال شروع ہو جائے گا۔ لہذا زوال سے قبل حالت عروجی ہے اور شرف کے بھی یہ معنی ہیں یعنی وہ حالت کہ جس کے بعد زوال شروع ہو جائے اور یہ ہی کیفیت ہبوط کی ہے۔ اس مسئلہ کو اس طرح سمجھئے کہ ہر شئی کی ابتدا اور انتہا ہوتی ہے بس عروج کی ابتدائی حالت کا نام عروج اور انتہائی حالت کا نام شرف ہے اور زوال کی ابتدائی حالت کا نام زوال اور انتہائی حالت کا نام ہبوط ہے لیکن علمی قانون میں سیارگان کے مناظر سے عروج و زوال بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ بظاہر تو روزانہ آفتاب کو عروج بھی ہے۔ شرف بھی ہے۔ زوال بھی ہے ہبوط بھی ہے مگر قانون نجوم میں آفتاب کو شرف برج حمل کے انیسواں درجہ پر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ظاہری شرف و زوال جو روزمرہ ہوتا ہے اس شرف سے اور برج حمل کے انیسواں درجہ پر شرف سے ایک خاص فرق ہے۔ بظاہر تو جس طرح آفتاب روزانہ ہوتا ہے۔ اسی طرح برج حمل کے انیسواں درجہ پر ہو گا۔ نہ اس دن روشنی زیادہ ہوگی نہ کوئی خاص رنگ اور علامت ہوگی لیکن یہ بات اس وقت بخوبی

سمجھ میں آجائے گی جب آپ منطقہ البروج میں آفتاب کی سیر معلوم کریں اور دیگر سیارگان کی حالت معلوم ہو اور بروج کا مزاج اور سیارگان کی دوستی اور دشمنی کا حال معلوم ہو۔ چونکہ یہ اس کتاب کے موضوع سے خارج ہے۔ اس لئے میں اسے ختم کرتا ہوا صرف عروجی اور ہبوطی کیفیت بیان کرتا ہوں کیونکہ ان حالتوں کا تعلق عملیات سے بہت گہرا ہے۔ میں ہر ستارے کی حالت یعنی کس برج میں شرف اور زوال ہوتا ہے وہ جلد اول میں بیان کر چکا ہوں۔ یہاں اس قدر تفصیل بیان کرتا ہوں کہ جب ستارہ اپنے خلاف برج میں آتا ہے تو وہاں ہوتا ہے۔ مثلاً ستارے کا مزاج گرم ہے اور برج کا مزاج سرد ہے تو جب یہ گرم مزاج والا ستارہ سرد مزاج والے برج میں آئے گا وہاں ہو گا یعنی آتش ستارہ برج آبی میں آئے گا اس کی تفصیل یہ ہے کہ شمس کو برج دلو میں وہاں ہوتا ہے اور سقوط برج میزان میں سقوط سے مراد ہے کہ ستارہ اپنے خانہ شرف سے مقابل خانہ میں ہو (یہ بات منطقہ البروج کے نقشہ سے صاف سمجھ میں آجائے گی) اور وہاں اسے کہتے ہیں کہ ستارہ اپنے خانہ اصلی سے مقابل برج میں ہو۔ اس حساب سے زحل کا وہاں سرطان میں مشتری کا جو زامیں مریخ اور زہرہ کا مقرب میں عطارد کا قوس میں قمر کا جدی میں وہاں ہے۔ لہذا جو عمل جس مناسبت سے ہو اس مناسبت سے سیارگان کا خیال رکھئے اگر سیارگان عمل کے مزاج کے خلاف ہوں گے تو کوئی اثر نہ ہو گا۔ چاہے عمل کتنا ہی زیر دست اور پر تاثیر ہو اور یہ ہی وجہ ہے کہ لوگ عمل کرتے ہیں اور ناکام رہتے ہیں۔ عامل کے لئے سیارگان کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے۔ سیارگان کی حالت اور عمل کی حالت میں قلبی تعلق ہے۔ لیکن عام اصحاب نجوم سے قطعی ناواقف ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ عمل میں تاخیر پیدا کرنے سے عاجز رہتے ہیں۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ اگر آپ آگ جلائیں اور دوسرا شخص اس پر پانی ڈالنا جائے اور جب آگ کا شعلہ بلند ہو تو وہ شخص پانی کی دھار اس پر چھوڑ دے تو ظاہر ہے کہ وہ آگ کبھی بھی ملتب نہ ہوگی اور جب پانی کی موج کو مٹی سے پاٹ دیا جائے تو پانی کی روانی رک جائے گی۔ بس یہی مثال عمل کی ہے جب خلاف







سطروں سے برابر ہے۔ بلکہ وہ ضرب یعنی کتابی آسان ہے اور شیکہ کی ضرب پیچیدہ ہے۔ اگر ہم کو حرف بنانا ہیں تو ضرب عام سے بنا سکتے ہیں۔ مگر اس میں عام اصحاب کے لئے ذرا پیچیدگی ہے اور شیکہ میں آسانی ہے۔ بہر حال عالمان جفر نے شیکہ کو اس واسطے ایجاد کیا ہے کہ اس سے حرف بنانے میں آسانی ہوتی ہے شیکہ جفر نے شیکہ کے خاص الخاص باب یعنی مستحصلہ میں کام آتا ہے اور اس سے جواب حاصل ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی علم آثار یعنی عملیات میں بھی بڑے کام کی شے ہے۔ اس سے جو طلسم تیار کیا جائے وہ بہت جلد اپنا خاص اثر دکھاتا ہے۔ لیکن اس سے قبل کہ میں مستحصلہ بیان کروں یا طلسم بنانے کا طریقہ تیار کروں ایک خاص حل آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ سب سے پہلے تو یہ بات آپ معلوم کریں کہ جس کسی نے شیکہ کایا اس کو ایسا موہوم بیان کیا کہ عام اصحاب کو اس کا سمجھنا دشوار ہے یعنی کسی نے اسکی توضیح اور تشریح نہیں کی۔ بس شیکہ لکھ دیا۔ جس وضاحت اور تفصیل کے ساتھ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے اس تفصیل سے کسی نے بیان نہیں کیا۔ تاہم ایک اہم بات جو اس میں چھوڑ دی گئی۔ وہ یہ ہے کہ جب اعداد کم و بیش ہوں تو کیا کیا جائے۔ اگرچہ ریاضی داں اور صاحب فہم و ذکا کے نزدیک کوئی خاص بات نہیں بالکل معمولی بات ہے مگر ناواقف اصحاب تو اس میں الجھیں گے اور کتاب بیش اس قاعدے پر لکھنا چاہئے کہ اس سے جہاں ارباب علم و عمل قاعدہ پاسکیں وہاں عام اصحاب بھی مستفیض اور مستفید ہو سکیں۔ اگر اعداد مضروب و مضروب فیہ کے مراتب عددی میں برابر ہیں (قیمت سے یہاں بحث نہیں) جیسے مثال (۵۷۲) ان دونوں عددوں کی قیمت میں ۱۲ کا فرق ہے مگر مراتب عددی مساوی ہیں یعنی دونوں کے چار چار مرتبہ ہیں لہذا شیکہ مربع بنایا گیا اگر اعداد ایسے ہیں کہ مضروب اور مضروب فیہ کے مراتب میں فرق ہے تو ایسی حالت میں عرضا تو خانوں کی تعداد مضروب کے مطابق ہوگی اور طولاً مضروب فیہ کے مطابق مثلاً ۵۷۲ کو ۱۲ میں ضرب دینا ہے۔ پہلی مثال میں بڑا عدد پیشانی پر تھا اور چھوٹا عدد یعنی ۱۲ پیلو میں رکھیں تو میزان یعنی حاصل ضرب شیکہ بڑی مشکل سے آئے گی اور بڑی

ترمیم کرنا پڑے گی۔ مثلاً ۵۷۲ اب اس کا شیکہ بنایا۔ اگر شیکہ میں حسب قاعدہ اول بڑا عدد پیشانی پر رکھ کر حسب ضرب دیں تو یہ صورت پیدا ہوگی۔

		۵۷۲	
۲	۰	۲	۰
۰	۰	۰	۰
۱	۰	۵	۱

		۱۲	
۵	۰	۵	۱
۰	۰	۰	۰
۲	۰	۲	۰

شیکہ کی اس میزان سے ۶۸۶۳ پیدا نہیں ہوتے لیکن ریاضی داں اصحاب دیگر طریقہ سے یہ عدد اس شیکہ سے پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن جب قاعدہ اولی کے خلاف چھوٹا عدد پیشانی پر اور بڑا عدد پیلو میں رکھیں تو پھر کسی ریاضی اور قاعدہ کی ضرورت نہیں رہی صاف جواب حاصل ہوتا ہے مثلاً رکھیں لیکن مثال بالا میں اگر ہم چھوٹا عدد پیشانی پر رکھیں اور بڑا عدد پیلو پر تو وہاں تقسیم میں فرق آتا ہے۔ اگر یہاں بڑا عدد پیشانی پر رکھیں اور چھوٹا عدد پیلو پر رکھیں تو یہاں وہ میزان نہیں آتی۔ اگر بالفرض کسی ریاضی قاعدے کے ماتحت آجی جائے تو پھر بھی یہ مشکل نظر آتی ہے کہ وہاں بڑا عدد پیشانی پر رکھنے سے اور چھوٹا عدد پیلو پر رکھنے سے کسی قانون کی ضرورت نہیں رہی صاف میزان برآمد ہوتی ہے اور یہاں چھوٹا عدد پیشانی پر رکھنے سے میزان اصلی میں پیچیدگی پیدا ہوتی ہے اس لئے میں عرض کروں گا کہ پہلے دو عدد دونوں کو ضرب کتابی دے لیا کریں جب حاصل ضرب صاف نکل آیا کرے تو پھر شیکہ میں ضرب دیا کریں۔ اس سے معلوم ہو جایا کرے گا کہ کون سا عدد ہم پیشانی پر رکھیں اور کون سا عدد پیلو میں لیکن جو اصحاب علم ریاضی سے واقف ہیں ان کے واسطے اس الفہام اور تقسیم کی ضرورت نہیں۔ وہ بہر حال شیکہ میں میزان نکال سکتے ہیں شیکہ کی ضرب میں صرف اس قدر ضرورت ہے کہ ہم ہر خانے کے اعداد حاصل کر سکتے ہیں اور یہ اعداد اخبار اور آثار دونوں میں کام آتے ہیں جیسا کہ مفقرب میں تمام حالات بیان کروں گا شیکہ سے مستحصلہ حاصل کرنا خوب غور کرو اور اپنے ذہن رسا سے کام لو میں بار بار اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ کسی کا علم ہنر دماغ ذہن فکر تحقیق اور دماغ سودی



سے کام نہیں دیتی جب تک لمبی مدد شامل حال نہ ہو طیب کی تشخیص اور ہمدانی سب  
مستعمل ہو جاتی ہے جب کسی کے واسطے پیغام اہل آجاتا ہے۔ ہر سزا اور وکیل کے تمام  
ثبوت بیکار ہو جاتے ہیں جب موکل کی قدر میں ناکامی لکھی ہوتی ہے۔ جب تدبیر اور علم  
کے ساتھ لمبی مدد شامل ہوتی ہے تو وہ علم راہ راست پر لے جا کر کامیابی تک پہنچاتا ہے  
اور جب عنایت ایزدی شامل حال نہ ہو تو عقل ماری جاتی ہے اور انسان ہی غلطی کر جاتا  
ہے کہ جو ناممکن تھی آپ کو معلوم ہے کہ مستعمل میں صرف حروف کا کھیل ہے اگر آپ  
کے عدد مستخرج صحیح ہیں تو جواب صاف اور صحیح برآمد ہونا کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر کہیں  
غلطی ہوگی تو جواب بھی غلط ملط ہوگا۔ اب میں مثال دیتا ہوں اور مثال میں جگہ جگہ قواعد  
بیان کرنا جاؤں گا۔ ایک شخص محمد علی نے سوال کیا۔ میں امتحان میں پاس ہوں گا یا نہیں۔  
اب سوال کو مفرد کیا 'م' 'ی' 'ن' 'ا' 'م' 'ت' 'ح' 'ا' 'ن' 'م' 'ی' 'ن' 'پ' 'ا' 'س' 'ہ' 'و' 'ن' 'گ' 'ا' 'ہ'  
ی 'ا' 'ن' 'ہ' 'ی' 'ن' 'پ' کی جگہ ب کے عدد دو اور گ کی جگہ ک کے عدد دو۔ ان تمام  
حروف کی میزان ۱۷۱ اس میزان کو علیحدہ رکھو۔ اب معلوم کرو کہ اس وقت آفتاب کس  
برج میں کس درجہ پر تھا (اس کا قاعدہ اس کتاب میں اس بیان سے قبل پواضاحت تمام لکھ  
چکا ہوں) جس وقت محمد علی نے سوال کیا تو آفتاب برج اسد میں ۲۲ درجے طے کر چکا تھا۔  
(یہ واضح رہے کہ درجہ ناقص چھوڑ دیا جائے گا) درجہ کامل لیا جائے گا۔ مثلاً جب ۲۲ درجہ  
طے کر کے ۲۳ داں درجہ طے کر رہا تھا تو ہم حساب میں ۲۲ لیں گے ۲۳ داں درجہ ابھی  
ناقص تھا۔ اس لئے چھوڑ دیا گیا اور قمر برج میزان میں گیارہ درجہ طے کر چکا تھا برج اسد کا  
پانچواں نمبر ہے لہذا پانچ اور ۲۲ لکھا اور قمر ساتویں برج میں گیارہ طے کر چکا تھا اس لئے ۷  
اور ۱۱ لکھا اور اگست کی ۲۲ تاریخ تھی اگست آٹھواں مہینہ ہے اس لئے ۸۔ ۲۲ لکھا اور سن  
۱۹۳۱ء تھا اس لئے ۱۹۳۱ لکھا اور دن جمعہ کا تھا۔ اس کے عدد ہوئے ۱۱۸ طالع وقت زہرہ۔  
اس کے عدد ہوئے ۲۱۷۔ سائل کا نام محمد علی اس عدد ہوئے ۲۰۲ اب ان تمام اعداد کو جمع  
کیا (۵-۲۲-۷-۱۱-۸-۲۲-۱۹۳۱-۱۱۸-۲۱۷-۲۰۲) تو میزان آتی ۲۵۵۳۔ اب اس

کہ جگہ میں ضرب دیا (سوال کی میزان ۱۷۱ تھی) اب آپ نے ضرب جگہ کو ملاحظہ کر لیا  
اور غالباً آپ ضرب جگہ کو اچھی طرح سمجھ چکے اور یہ بھی معلوم کر چکے کہ چھوٹا عدد  
بیشتانی ہے اور بڑا عدد جگہ کے پلو میں ہے۔ پٹی پٹی کی میزان سے حاصل ضرب وہی آیا  
جو ضرب کتابی کا ہوتا ہے۔ ہاں یہ فرق ضرور ہو کہ اس میں تمام ہندسوں کے اجزا ہو گئے۔  
اب ہر ۲۰ کے حرف بنائے تو یہ حروف پیدا ہوئے اس جگہ میں ۱۲ اٹھائے ہیں اور جب ہر  
خانہ کے ۲۲ کے ۲۳ ہو گئے۔

	۹	۷	۱	
۲	۱	۸	۱	۲
۵	۵	۵	۳	۵
۵	۳	۵	۳	۵
۳	۲	۴	۲	۳
	۲	۴	۸	۶



جو تک آخری خانے کے خانہ دوم میں کوئی عدد نہیں ہے۔ لہذا کل ۲۰ حرف رہ گئے  
جو یہ ہیں۔ ج 'ہ' 'ہ' 'ب' 'ب' 'ہ' 'ج' 'ج' 'ا' 'ز' 'ب' 'ہ' 'د' 'د' 'ج' 'ا' 'ب' ان  
حروف کو ملو علی کیا تو اس قدر حروف برآمد ہوئے ج 'ا' 'ہ' 'ا' 'ب' 'ا' 'ل' 'ف' 'ب' 'ا' 'ہ'  
ج 'ی' 'م' 'ا' 'ج' 'ی' 'م' 'ا' 'ل' 'ف' 'ب' 'ا' 'ہ' 'ا' 'د' 'ا' 'ل' 'ج' 'ا' 'ل' 'ف' کل ۲۸  
حرف برآمد ہوئے۔ اب ان تمام حروف تخلیص کیا تو یہ حرف برآمد ہوئے ج 'ا' 'ہ' 'ب'  
ل 'ف' 'ی' 'م' 'د' 'ز' 'ج' کل گیارہ حروف برآمد ہوئے۔ ان گیارہ حروف کو آپس مستعمل  
صغیر سمجھیں اور ان کو علیحدہ رکھیں۔ اب یہاں یہ بات معلوم کرو کہ بعض مرتبہ ان  
حروف یعنی مستعمل صغیر سے جواب حل نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں ان حروف کے جدول  
عربی سے حروف بنا کر خلاصہ کرو۔ دیکھو جدول عربی کتاب ارواح المعرف صفحہ ۵۳ جب ان  
حروف کو عربی میں وسط کر چکیں تو اب تخلیص کریں۔ بہر حال خواہ وہ حرف ہوں جس کا  
خلاصہ میں نے کیا ہے یا وہ حرف ہوں جو عربی سے آپ خلاصہ کریں۔ ان حروف کا نظیر  
دیں چنانچہ میرے حروف کا نظیر یہ ہے۔



ع	ا	ہ	ب	ل	ف	ی	م	د	ز	ح
ف	س	ق	ع	ص	ج	خ	ظ	ض	ش	ت

دیکھو نظیر سے یہ حروف برآمد ہوئے 'ف' 'س' 'ق' 'ع' 'ص' 'ج' 'خ' 'ظ' 'ض' 'ش' 'ت'۔ یہ مستعمل صغیر ہے۔ مستعمل صغیر میں سابق میں بیان کردہ (دیکھو مستعمل کبیر اس کو کہیں گے کہ جب حروف مستخرجہ کو عربی میں تبدیل کر لیں) بہر حال اول مستعمل صغیر سے میں مثال پیش کر رہا ہوں۔ حرف آخر جو گیارہ (ف' 'س' وغیرہ) برآمد کئے ہیں ان کو اس جدول سے بدل لو۔ یعنی چوتھا حرف لکھتے جاؤ۔ دیکھو پہلے 'ف' ہے۔ جدول سے چوتھا میں ہے۔ پھر 'س' ہے 'س' سے چوتھا حرف جدول میں 'ص' ہے۔ لہذا اس کا تیسرا حرف 'ق' ہے 'ق' سے چوتھا حرف 'خ' ہے۔ لہذا 'خ' لکھ لیا۔ چوتھا حرف 'ع' ہے 'ع' سے چوتھا حرف جدول میں 'ق' ہے۔ لہذا 'ق' لکھ لیا۔ اسی ترتیب سے ہر حرف سے چوتھا حرف جدول سے اٹھاتے جاؤ۔ تو یہ حرف پیدا ہوئے۔

د	ہ	و	ف	س	ق	ع	ص	ج	خ	ظ	ض	ش	ت	د
ر	ص	ت	ق	ل	و	ظ	ب	ش	خ	د	ح	ح	ح	ح

اب آپ نے یہ حرف پیدا کر لئے۔ ان حروف کے اعداد ابجد سے پیدا کرو اور نقاط کو دور کر کے جو عدد رہے اس کو فی نفسہ ضرب دے کر اس کے حروف پیدا کرو دیکھو۔ ان حروف کو مساوات 'ترفع' 'تنزل' 'ترقی' سے تبدیل کرو۔ جواب صاف برآمد ہو گا۔ آپ غور کریں تحقیق کریں اور دماغ سے کام لیں۔ بحکم خدا جواب صاف برآمد ہو گا شاید آپ یہ کہیں گے کہ آپ نے جواب برآمد کر کے نہیں دکھایا میں عرض کروں گا کہ تمام بزرگوں نے ذرا سا پردہ رکھا ہے۔ مجھ سے بھی میرے استاد نے پردہ رکھ لیا اور جس قدر مجھے حاصل ہوا تھا میں نے پیش کر دیا۔ اس سے زیادہ مجھے بھی معلوم نہیں مگر اس

قدر عرض کروں گا کہ مستعمل اور جواب ان ہی حروف میں پوشیدہ ہے اور بالکل قریب ہے آپ تلاش کریں۔



اصل حروف	لغوی	ضرب	حرف بنا	ط	ی	ط
د	۲	۲	د	د	ی	ط
ص	۹	۸۱	۱-ف	۱	ی	ط
ت	۲	۱۶	۱-و	۱	ی	ط
ق	۱	۱	۱	۱	ی	ط
ا	۱	۱	۱	۱	ی	ط
و	۶	۳۶	۱-د	۱	ی	ط
ظ	۹	۸۱	۱-ف	۱	ی	ط
ب	۲	۲	د	د	ی	ط
ض	۳	۹	ط	ط	ی	ط
خ	۶	۳۶	۱-و	۱	ی	ط
ذ	۷	۴۹	ط-م	م	ی	ط

### قاعدہ

ایک خاص قاعدہ مستعمل کا بیان کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جس قدر اور قریب القسم میں لکھ رہا ہوں شاید آپ کو دوسری جگہ نہ ملے ایک دنیا مستعمل کے لیے پریشان ہے جس قدر اور جہاں تک میں بیان کر رہا ہوں اس قدر بھی دوسری جگہ آپ کو بڑی مشکل سے ملے گا۔ لیکن اگر آپ یہ چاہیں کہ کوئی شریعت کا گھونٹ بنا کر آپ کے طلق میں اتار دے تو یہ محال ہے۔ یہ قوت تو خدا کے عظیم ہی میں ہے۔ اس نے اپنے نبی اہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم اولین و آخرین گھول کر پلا دیا اور آپ کا سینہ کو کھول دیا۔ الم نشرح لکے صدر کے جس قدر میں بیان کر رہا ہوں اس قدر بھی انسانی قوت سے کچھ باہر ہے۔ آگے آپ کی عقل رسا اور ذہن باصفا کی مدد سے کامیابی ہے کہ وہ



مذہب معانی کے منورہ چہرہ سے، تجاہد حروف آفحائے اور نظارہ مطلوب سے آنکھیں روشن کرے دیکھو اور غور کرو۔ مگر میری تحقیق اور تدقیق کی داد وہ ہی اصحاب دے سکتے ہیں جنہوں نے اس کوچہ کی گداگری کی ہے۔ جس نے طلب معانی میں گھر سے قدم نہ نکالا ہو وہ بجنون کی صحرا نوردی کی قدر کیا جان سکتا ہے اب غور کرو۔ سوال کو مفرد کر کے لکھو۔ اس اعداد ابجد سے استخراج کرو۔ پھر سوال کے حروف گن کر اس تعداد کے حروف یا حرف بنا کر اسمیں شامل کرو۔ پھر سوال کے نقاط گن کر اس کا حرف یا حروف بنا کر شامل کرو۔ بعد ازاں جس قدر حرف بے نقط والے ہوں ان کے حرف یا حروف بنا کر شامل کرو۔ اس قاعدے میں صرف اس قدر ترمیم کرنا پڑتی ہے کہ اگر اس بسط کے حروف۔ سوال کے حروف سے زیادہ ہوتے ہوں تو ایک حرف کا حذف کر دینا جائز ہے (ان مستخرج حروف کو مکتوبی کر کے حروف سوال سے مقابلہ کرو۔ اگر ایک حرف زائد ہوتا ہو تو قطع کر دو۔ اگر ضرورت ہو تو ملاو۔ اس قاعدے میں جو بات فہم و دانش اور تدبر و رائے کی ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ حروف کو عقل و ساسے بچھاؤ۔ جب حروف کی ترتیب یا قاعدہ ہوگی جواب گویا ہوگا۔ یعنی نقطہ والے حروف کا جو حرف بنایا ہے اس حرف کو مقدم کریں یا وہ حرف مقدم کریں جو بے نقطہ والے حرف سے پیدا ہو گیا ہے۔ یہ چند حروف جو آپ پیدا کریں گے ان کو باقاعدہ رکھنے سے صاف صاف جواب برآمد ہوگا۔

بِعَوْنِ اللہ تعالیٰ جب یہ دوسری سطر تیار ہو جائے تو حروف ترقی کو ترفع اور حروف ترفع کو ترقی سے اور حروف مساوات کو تنزل اور حروف تنزل کو مساوات سے تبدیل کر لو اور ضرورتاً اس کے برعکس بھی یہ تیسری سطر تیار ہو گئی حروف مساوات ترفع، تنزل ترقی کا نقشہ یہ ہے۔

حروف مساوات	ا	ج	ح	ز	ط	ک	م
حروف ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن

حروف تنزل	س	ف	ق	ل	ث	ا	ہ
حروف ترقی	ع	ص	ر	ت	ع	ض	غ

اس سطر کو ابجد اعظم سے نظیرہ دو۔ حکم خدا اسی جگہ جواب گویا ہوگا (ابجد اعظم دیکھو اردو احیاء ص ۳۳۔ جو قلمی ابجد) لیکن بعض اوقات اس جگہ جواب برآمد نہیں ہوتا۔ اس کے واسطے یعنی آئندہ کے قانون میں مثال میں پیش کرتا ہوں۔ انظروا و تدبروا و تفکروا انصرکم اللہ بنصر العزیز

## سوال

میں سفر کروں یا نہیں



م	ی	ن	س	ف	ر	ک	ر	د	ن	ی	ا	ن	د	ی	ن
۳۰	۱۰	۵۰	۶۰	۸۰	۲۰۰	۳۰	۲۰۰	۶	۵۰	۱۰	۱	۵۰	۵	۱۰	۵۰
ب	ا	م	ی	م	م	ا	م	ا	د	ا	ا	ی	ا	ج	ا

ان حروف میں غور کرو مکررات کو گرایا گیا ہے اور الف اعظم کا تھا۔ اس لئے عجیب رہنے دیا ہے۔ آپ بھی ضرورتاً ایسا ہی کر سکتے ہیں۔ العاقل تکفیه الاشارة اب اس کو ابجد اعظم سے نظیرہ دیا ہو یہ ہے۔

ب	ا	م	ی	م	م	ا	م	ا	د	ا	ا	ی	ا	ج	ا
د	ج	س	ل	س	غ	ج	ب	ج	ب	ج	ل	ج	د	ج	ج

اب ان حروف کو آپ نقشہ مساوات، ترقی، تنزل، ترفع پر پیش کریں۔ کسی جگہ



جو اب پر آمد ہو گا۔ اس سے زیادہ تفصیل کی جرات نہیں ہے۔

در پس آئینہ طوطی مستقیم داشت اند

انچہ استاد ازل گفت بگو میگویم

علم الاثار۔ یہاں تک جو میں نے بیان کیا شکک کے ماتحت علم الاخبار تھا۔ گو مجھے تسلیم ہے کہ بیان بے بیان اور زبان بے زبان ہے۔ مگر مجبور ہوں اس سے زیادہ بیان کرنے کی نہ اجازت ہے نہ طاقت۔ اس لئے اب علم الاثار میں شکک کی کیا حیثیت ہے۔ اس کو اس قدر سمجھ لیجئے کہ یہ خاص ظلم ہے جو اپنے خواص و اثرات اور افعال میں لیل نہیں ہوتا اس کا فعل لیل ہونے سے مبرا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ دنیا کے کاموں کی کوئی حد نہیں۔ نیز انسان کے مقاصد علیحدہ ہیں اور ظلم کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر مقصد کے واسطے اس کا قانون جداگانہ ہے۔ اب میں ہر مقصد کے قواعد جدا جدا بیان کروں تو اس سے کتاب کو بہت طول ہو جائے گا اور میں خود اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ تمام دنیا کے قواعد خود مجھے معلوم نہیں جو مجھے معلوم ہے اس میں سے صرف تین قاعدے بیان کرتا ہوں اول ظلم حب دوم ظلم بغض سوم ظلم ترقی ملازمت اور اسے قرض وغیرہ۔ خوب غور کرو اور یہ یقین کرو کہ یہ ظلم جو میں بیان کر رہا ہوں ایسے نہیں ہیں کہ جس طرح عام بازاری کتابوں میں لکھے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ قواعد ایسے اعلیٰ ہیں کہ ان کا اثر یقینی ہوتا ہے الا ماشاء اللہ

ظلم حب۔ نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کرو اگر مطلوب کی ماں کا نام معلوم نہ ہو سکے تو صرف مطلوب کے نام کے اعداد لو لیکن یہ معلوم کرو کہ طالب کے نام کے اعداد بائیں طرف اور مطلوب کے نام کے اعداد مات اور اوف میں ہوں۔ ان اعداد کو ۲۸۹۸ میں بطریق شکک ضرب دے اور شکک کے ہر خانہ میں داہنی طرف رکھو یعنی مطلوب کے اعداد اعداد اور عشرات میں ہوں تو طالب کے نام کے اعداد مات اور اوف میں ہوں جو عدد ہے اس سے حرف بنالے جس قدر حروف پیدا ہوں ان کو احتیاط سے رکھے۔ مضروب۔ مضروب فیہ۔ میزان۔ ان اعداد کو چھوڑ دو صرف ان ہی اعداد کے حرف بنانا جو شکک میں ہیں یعنی خانوں میں۔ ان حروف کے تین حصہ برابر کرو۔ اگر تین حصہ برابر نہ

ہوں تو آخر میں ایک حرف کی بیشی کرو۔ مثلاً حروف ۷ اپنے تو دو حصہ پانچ پانچ حروف کے ہوں گے اور ایک حصہ آخر کاسات حروف کا ہو گا۔ اگر کیا رہ حروف بنے تو دو حصہ چار چار کے ہوں گے اور ایک حصہ تین حروف کا ہو گا۔ ہر حال آخری حصہ میں کی بیشی حرف کرو۔ پہلے حرف کے بعد میں جملہ اشیاء کو حاکر نام موکل پیدا کرو۔ دوسرے حروف میں جملہ پیش کو حاکر نام ظیفہ پیدا کرو تیسرے حروف میں جملہ پیش کو حاکر نام جن پیدا کرو۔ اب تین نام آپ کے پاس ہیں۔ یہاں ایک خاص بات کی تشریح ضروری ہے کہ حروف کی ترتیب کس طرح ہوگی یعنی شکک کے خانوں سے کس طرح حروف پیدا کئے جائیں یعنی عرضاً یا طویلاً اور سے نیچے کو یا نیچے سے اوپر کو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ شکک کے داہنی طرف کے خانہ اول کے حروف سے نیچے سے اوپر کو حرف بناتے جاؤ۔ دیکھو مسئلہ صحت۔ داہنی طرف کی پٹی میں پہلے خانہ میں ۸ ہے پھر ۳ ہے پھر ۸ ہے پھر ۷ ہے۔ لہذا حرف بنے ج 'ح' 'ز'۔ اب دوسرے خانہ میں پہلے ایک ہے پھر ۶ پھر ایک پھر ۴ اس کے حرف بنے اور اب آپ نے اس قاعدہ کے تحت شکک سے حروف پیدا کر کے ان سے ہر نام بنائے اب مضروب۔ مضروب فیہ۔ میزان ان ہر۔ اعداد کو جمع کرو۔ یعنی وہ عدد جو شکک کی چوٹانی پر ہیں اور وہ وہ عدد جو شکک کی بائیں طرف ہیں اور پھر میزان شکک کو جمع کر کے مثلث آتش ہال میں پڑا کرو۔ مثلث کے خانہ اول میں اعداد کے نیچے نام موکل تحریر کرو اور خانہ دوم میں اعداد کے نیچے نام ظیفہ تحریر کرو اور خانہ سوم میں اعداد کے نیچے نام جن تحریر کرو اور نقش کے نیچے یہ عبارت تحریر کرو یا یہاں النفس المطمئنہ للان فلان بن فلان (نام مطلوب مع والدہ) ارجعی الی ربکٹ فلان بن فلان (نام طالب مع والدہ) راضیہ مرضیہ بحق کھیم عص حم عسق بس نقش تیار ہے۔ آپ نے نقش تیار کر لیا اب اس کا قاعدہ یہ ہے کہ چاند دیکھتے پر جو پہلا جہد آئے اس دن طلوع آفتاب کے وقت اس نقش کو موم کی تختی بنا کر اس پر قلم کافی سے کندہ کرے (قلم لوہے کا نہ ہو) موم کی تختی ذرا دبیز یعنی موٹی بناؤ تاکہ حروف اچھی طرح گہرے کندہ ہو سکیں۔ اس تختی کا عرض و طول بس اس قدر کافی ہے کہ مثلث اور عبارت آجائے۔ اس مثلث کو سرخ



رنگ کے لکڑ یا سرخ رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھیں اور قدرت خداوندی کا مشاہدہ کریں کہ کس طرح مطلوب مقرر ہوتا ہے۔

اب رہا ظلم بغض اور ظلم ترقی بنانے کا قاعدہ (قاعدہ شککہ) حقیقت یہ ہے کہ شککہ کا طریقہ دو امور کے واسطے ہی ایجاد کیا گیا ہے۔ ایک مستحکم کے واسطے دوسرا بغض اور باہمی تفریق کے واسطے دیگر کام جو شککہ سے لئے جاتے ہیں وہ فروعا ہیں مگر اصولاً ان دو امور کے واسطے شککہ خاص ہے اس سے جو عمل تفریق فیما بین کا تیار کیا جائے وہ ایک ہے پناہ تیر ہوتا ہے اور بعض وقت عمل کرتے کرتے اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس ظلم جدائی سے اس جگہ کام لیں جہاں انصاف اور شریعت اجازت دیتی ہو۔ اپنے نفس کی خاطر خواہ نکواہ دو ذاتوں میں مفارقت ڈالو ناگناہ عظیم ہے اور جو صاحب اسے خلاف شرع کام میں لائیں گے اس کے ذمہ دار محشر کے دن خود ہوں گے۔ میں اسے حق جگہ پر استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ ترکیب یہ ہے کہ جن دو ذاتوں میں خلاف شرع اتحاد و اتفاق ہو یا دو ذاتوں کا اتحاد اور اتفاق آپ کو نقصان پہنچا رہا ہو تو آپ ان دو ذاتوں کے نام مع والدہ کے لکھ کر اس کی میزان ایک طرف رکھیں۔ اور آیت شریف و القینا بینہم العداۃ و البغضاء الی یوم القیمہ کے اعداد ایک طرف رکھ کر شککہ میں اسے ضرب دیں۔ (اس آیت مبارکہ کے اعداد ابجدی ۲۳۳ ہیں) شککہ میں ضرب دے کر اس کے ہر خانہ سے بطریق اولیٰ حروف بنائیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ عمل حب میں جس طرح نیچے سے اوپر کے حروف بنا کر علی الترتیب رکھے تھے۔ بغض کے عمل میں اوپر سے نیچے کے حروف بنا کر علی الترتیب رکھتے جائیں اور حسب سابق تین حصہ کریں ایک حصہ کے آگے اٹیل دوسرے کے آگے طیش تیسرے کے آگے پوش بڑھا کر نام موکل و خلیفہ و جن پیدا کریں۔ اس کے تحت میں یہ عبارت تحریر کریں خواہ اردو زبان میں لکھیں یا عربی زبان بنالیں۔ اس عمل کے موکل اور خلیفہ اور جن اور اس عمل کے حروف فلاں بن فلاں میں جدائی کرادو۔ و بحق یوم یكون الناس كالفرش المبثوث و تكون الجبال

كالعهن المنفوش ○ یا قہار یا قہار یا قہار بس عمل ہے۔ جب زوال ماہ ہو اور قمر و عقرب ہو تو ساعت زحل یا مریخ میں اس قفل کو مروے کے کفن پر سیاہ روشتائی سے لکھ سیاہی میں تھوڑا سا سرکہ ملاو۔ اب اس قفل کو (جو کفن پر لکھا ہے) گولی بنا لو اور قبر کی مٹی کو گوندھ کر اچھی طرح اس مٹی میں لپیٹ دو بہتر یہ ہے کہ قبر کی مٹی لدا کر اور اسے گوندھ کر غلولہ بنا لو اور درمیان میں یہ قفل رکھ دو۔ قفل کو ساعت ہلال میں لکھ لو اور سب کام اس وقت کر لو اس غلولہ کو چوبلے میں اس طرح دفن کر دو کہ گرم رہے۔ تین دن ساعت دن یا نو دن میں ان دونوں میں مفارقت ہو جائے گی۔ تجرب ہے۔

اب ظلم ترقی بنانے کا قاعدہ تحریر کرتا ہوں اپنے نام مع والدہ کے اعداد اور سورہ الشمس کے اکل سورہ اعداد کو شککہ میں ضرب دے کر بقایا عدہ عمل محبت نیچے سے اوپر کے خانوں کے علی الترتیب حرف بناتے جاؤ اور تمام حروف کو تین پر حسب قاعدہ بالا تقسیم کر کے نام موکل و خلیفہ و جن پیدا کرو۔ یہ حرف طبعہ رکھو اور معروب اور معروب فیہ اور میزان کے اعداد جمع کر کے ان کے حروف طبعہ بنا کر اسے مثلث آتش چال میں پر کرو۔ مثلث کے اوپر ۸۶ عدد بسم اللہ شریف کے لکھ کر اس کے تین طرف مع نام تحریر کرو اور اس قفل کو پانی کے چتر نیک ساعت میں کندہ کر کے اپنی پگڑی یا ٹوپی میں رکھو۔ کسی قسم کے پرہیز اس میں نہیں ہے بلکہ خدا فیہ سے ہر کام میں مدد ہوگی و من یتوکل علی اللہ فہو حسب

قاعدہ ایک عمل میں نے ۱۹۳۵ء میں شائع کیا تھا لیکن طوالت کے سبب سے کئی اصحاب اوانہ کر سکے برادر م عمل قدرت کا خزانہ ہے پہلے لوگوں نے اپنی زندگی اس راستہ میں فاکر دی ہے جب کچھ ہاتھ آیا ہے۔ آپ عملیات کو اس قدر آسان نہ تصور کریں کہ صبح کو عمل کیا اور شام کو اس کا نتیجہ سامنے آیا۔ اگر نتیجہ نہ نکلا تو کہہ دیا کہ عمل غلط ہے ہاں عمل تو ایسی ہی شے ہے کہ منٹوں میں اثر دکھاتا ہے۔ مگر جب آپ اپنی قوت کو بھی اس درجہ تک بڑھالیں۔ قوت روحانی مفقود۔ اکل طلال صدق مقال غائب ہے۔ کوئی محنت نہیں کی پھر کس طرح عمل میں



قوت پیدا ہو۔ یہ واضح رہے کہ ہر حرف میں قوت اور ہر عمل میں اثر ہے مگر عامل کو قوت روحانی کی بھی ضرورت ہے اگر عامل میں قوت روحانی نہیں ہے تو عمل کی قوت کا اعمار بھی محال ہے۔ جو عمل میں لگے رہا ہوں یہ ایک ایسا قدرت کا خزانہ ہے کہ جو صاحب اسے تیار کر لیں گے زندگی عزت و آرام سے بسر ہو جائے گی۔ عمر بھر کسی کے محتاج نہیں ہوں گے صاحب مفتاح الجفر نے تحقیق کیا ہے کہ شیخ فیضی نے یہ عمل بادشاہ اکبر کو تیار کر کے دیا تھا جس سے اقبال نصف انہار تک پہنچا۔ اس عمل کا نام مہر سلیمانی ہے۔ جس شخص کے پاس یہ نقش ہو گا وہ زندگی میں کسی کا محتاج نہ ہو گا۔ ادنیٰ و اعلیٰ اس کی عزت کریں گے۔ میرے زمانے میں ایک بزرگ کے پاس یہ لوح تھی دنیا ان کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔ غرض یہ ہے کہ اس عمل کو محنت اور کوشش کر کے مکمل کر لو۔ زندگی آرام سے بسر ہو جائے گی اور روحانی طریق پر بھی غلبہ اور شیطان کے غمضوں سے چھوٹ جاؤ گے۔ اس عمل کا وقت سال بھر میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ اس لئے کوشش کر کہ وقت پر تیار ہو جائے۔ واضح ہو کہ آفتاب کو حمل کے انیسواں درجہ پر شرف ہوتا ہے اور آفتاب برج حمل میں ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴۔ ان تاریخوں میں سے کسی تاریخ میں برج حمل میں آتا ہے۔ اس کو تحویل آفتاب اور نور و ذکیت ہیں دنیا کے مختلف مذاہب میں سے آتش پرست اور شیعہ اصحاب بطریق مذہب بھی اس سعید ساعت کی خوشی کرتے ہیں۔ اہل تنجیم اپنا سالانہ حساب اور سیارگان کی گردش اسی وقت صحیح کرتے ہیں۔ قدرتی طریقہ پر اس وقت دن رات برابر ہوتا ہے۔ میں جو قلیل قیمت اس کتاب کی لے رہا ہوں اس قیمت سے بہت زیادہ صرف یہ ایک عمل ہے آپ اس عمل کو کریں اور خدا کی قدرت کا مشاہدہ کریں۔ اب معلوم ہو کہ برج حمل کے ۱۹ درجہ پر آفتاب کو شرف ہوتا ہے اور آفتاب (علاوہ کسر کے) روزانہ ایک درجہ طے کرتا ہے آپ کے عمل سے جو تعلق ہے اس کو بیان کرتا ہوں باقی باریک حساب ترک کرتا ہوں جس دن آفتاب برج حمل میں آئے اس دن سے جب انہار ویں دن پورے گذر جائیں تو انیسواں دن طلوع کے وقت اس عمل کا خاص وقت ہے۔ یہاں یہ بات واضح کر دوں کہ تحویل کا وقت ہمیشہ مختلف ہوتا ہے۔ نجوم سے صحیح

رفتار معلوم کرنا تو اور حساب ہے۔ اور میں اس کا حساب یہاں سمجھانے سے مجبور ہوں تاہم جو اصحاب علم نجوم سے واقف ہوں۔ وہ حقیقی حساب بھی کر لیں تو بہتر ہے۔ ورنہ عام اصحاب اس طرح حساب کر لیں کہ اگر تحویل دن کے بارہ بجے تک ہوئی ہے تو وہ دن شامل کر لیں اور اس دن سے شمار کر کے جب انہارہ دن گذر کر انیسواں دن شروع ہو تو طلوع کے وقت اس عمل کو کریں اگر تحویل دوپہر کے بعد ہوئی ہے تو وہ دن حساب میں شمار نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ ہنوری کے مہینہ سے اس عمل کو لکھنا شروع کر دیں اور فرصت کے وقت تھوڑا تھوڑا روزانہ کام کر لیا کریں۔ تاکہ شرف تک سب کام تیار ہو جائے اور جب خوب غور سے حساب کریں تاکہ کہیں غلطی نہ ہو جائے۔ ایک حرف کی غلطی تمام محنت کا ستیاناس کر دیتی ہے اور عمل کے تمام اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ اب عمل کی ترکیب خوب غور سے پڑھو۔ میں بہت تفصیل سے بیان کروں گا معلوم ہو کہ یہ نقش طلائع خالص (سونے) پر بنی کند کیا جائے گا جس کا وزن گیارہ ماش دورقی ہو چاہئے۔ کم و بیش نہ ہو خوب جانچ کر وزن کراؤ اور سونا بھی خالص ہو۔ یہ سونا کسی کو دینا نہیں پڑے گا بلکہ اپنی رقم اپنے پاس رہے گی اگر اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو باحسن وجہ تمام فرمادیا اور اپنی رحمت خاص سے اثر عطا فرمادیا تو گیارہ ماش سونے کے عوض میں گیارہ سو تولہ ملے گا اس سے ہزار حصہ زیادہ قدرت کے خزانہ سے مل جائے گا۔ اگر خدا نہ کرے عمل میں اثر ظاہر نہ ہو تو اپنا سونا فروخت کر کے قیمت اپنی جیب میں ڈال لیں اس عمل کا خاص اثر یہ ہو گا کہ اگر اللہ تعالیٰ رحم فرما دے اور عمل اپنی طاقت میں کامیاب ہو جائے تو بادشاہ اور وزیر بن جانا بھی بعید نہیں لیکن کم از کم امیر اور دنیا کی فکروں سے آزاد ہو جانا اس میں تو کام ہی نہیں۔ یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس عمل کو دوسرے عالمین نے بھی بیان فرمایا ہے اور بعض جگہ میرے عمل اور ان کے عمل میں آپ کو فرق معلوم ہو گا میں یہ نہیں کہتا کہ ان لوگوں کو ترکیب اور اجزائے عمل غلط ہیں۔ وہ بھی صحیح ہوں گے۔ گو میں نے تجربہ نہیں کیا۔ مگر مجھے جس طرح تحقیق ہوئی اور جس طرح مجھے بزرگوں اور استادوں سے یہ عمل پہنچا ہے میں اسی طرح درج کرتا ہوں اب عمل کی ترکیب معلوم کر۔ سات نام غیبیوں کے اور چھ



نام بادشاہوں کے اور ایک نام اپنا آخر میں ملا کر یہ بھی سات پورے کریں اور سات ستاروں کے نام جملہ اکیس نام ہوئے۔ ان ناموں کے تمام حروف کو مفرد کر کے لکھو نام اس طرح لکھو۔ حضرت آدم، ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد۔ کیو مرث جشید، فریدون، پرخسرو، سکندر، نو شیرداں (ایک اپنا نام اس میں ملا کر سات پورے کرو) مرغ، زہرہ، عطار، قمر، شمس، مشتری، زحل، سات فرشتے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، یسٹرون، دردائیل، رفمائیل اب یہ انھیں نام کامل ہوئے۔ میں ان سب کو مفرد کئے دیتا ہوں تاکہ آسانی ہو جائے۔

ح 'ش' 'ر' 'ت' 'ا' 'د' 'م' 'ا' 'ب' 'ر' 'ا' 'ہ' 'ی' 'م' 'ی' 'و' 'س' 'ف' 'د' 'ا' 'و' 'س' 'ل' 'ے' 'م' 'ا' 'ن' 'ع' 'ی' 'س' 'ی' 'م' 'ح' 'م' 'د' 'ع' 'ل' 'ی' 'ہ' 'م' 'ل' 'س' 'ل' 'ا' 'م' 'ک' 'ی' 'و' 'م' 'ر' 'ت' 'ش' 'م' 'ش' 'ی' 'د' 'ف' 'ر' 'ی' 'د' 'و' 'ن' 'ک' 'ی' 'خ' 'س' 'ر' 'و' 'س' 'ک' 'ن' 'ر' 'و' 'ن' 'و' 'ش' 'ی' 'ر' 'و' 'ا' 'ن' 'م' 'ر' 'ی' 'خ' 'ز' 'ہ' 'ر' 'ہ' 'ع' 'ط' 'ا' 'ر' 'د' 'ق' 'م' 'ر' 'ش' 'م' 'س' 'م' 'ش' 'ت' 'ر' 'ی' 'ز' 'ج' 'ل' 'ج' 'ب' 'ر' 'ا' 'ا' 'ی' 'ل' 'م' 'ی' 'ک' 'ا' 'ا' 'ی' 'ل' 'ا' 'س' 'ر' 'ا' 'ف' 'ی' 'ل' 'ع' 'ز' 'ر' 'ا' 'ا' 'ی' 'ل' 'م' 'ی' 'ط' 'ط' 'ر' 'و' 'ن' 'د' 'ر' 'ا' 'ا' 'ی' 'ل' 'ر' 'ف' 'ت' 'م' 'ا' 'ی' 'ل' 'یہ واضح ہے کہ بادشاہوں کے ناموں کے ساتھ اپنا نام بھی شامل کر لو اور اس بسط کو تم بھی خوب غور سے صحت کر لو ممکن ہے کہ کہیں غلطی ہو۔ اب ایک بڑا کاغذ لو اور ان تمام حروف کو ایک سطر میں لکھو اور یہاں تک نگہ کر دو کہ زمام برآمد ہو جائے۔ یہ کام نہایت مشکل ہے اور بہت دنوں کی محنت کا ہے۔ خوب غور سے نگہ کرتے جاؤ۔ ان حروف کی تعداد ایک سو انسٹھ سے زیادہ ہو جائے گی بلکہ یہ تعداد تقریباً ایک سو ستر تک پہنچے گی۔ ایک بڑے کاغذ پر اتنا بڑا نقشہ بناؤ کہ اس میں عرض میں بھی اتنے ہی خانے ہوں مثلاً ۷۰ اور طول میں بھی اتنے ہی خانے ہوں۔ اگر خانوں میں سطر بندی کر لو گے تو آسانی سے نگہ ہوگی نگہ کرنے کا مفصل قاعدہ ارواح البقر میں بیان کر چکا ہوں۔ لیکن ممکنہ بعض اصحاب کے پاس ارواح البقر نہ ہو یا نگہ کا قاعدہ معلوم نہ ہو تو مختصر قاعدہ اس کا یہ ہے کہ سطر کا بائیں طرف والا حرف پہلے لکھو۔ پھر دائیں طرف کا پھر بائیں طرف

کا پھر دائیں طرف کا یہاں تک کہ تمام حروف گردش کر جائیں۔ اسی طرح الٹ پلٹ کرنے سے اول والی سطر آخر میں آجاتی ہے۔ نیچے والی سطر جو اوپر والی سطر کی مثل ہے۔ اسے زمام کہتے ہیں اور اس عمل کو نگہ کہتے ہیں۔ مثال کے طریقہ پر سلیمان کے نگہ کرنا ہوں۔ دیکھو چھٹی سطر میں اول سطر آگئی۔

اس گردش کو نگہ کہتے ہیں۔ جن اصحاب کو اس کی مہارت ہے وہ جلد اس کام کو کر سکتے ہیں مگر جن اصحاب کو کبھی اتفاق نہیں ہوا ان کو مشکل معلوم ہوگی۔ تاہم کوئی ایسا کام نہیں ہوتا ہو سکے محنت کرو۔ خدا اچھا ہے تو اس محنت کا صلہ بھی ملے گا۔ بلکہ محنت سے ہزار گنا زیادہ ملے گا۔ جب زمام نکل آئے تو اس کو باریک کاغذ پر چھوٹے چھوٹے خانوں میں نقل کر لو تاکہ مختصر ساتویں بن سکے۔ جس قدر مختصر کر سکتے ہو۔ یعنی جس قدر باریک کاغذ اور چھوٹے خانے بنا کر اس میں حرف لکھ سکتے ہو۔ جب تم اس نگہ کے کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو معلوم کر لو کہ نقل کا نصف کام تم نے ختم کر لیا۔ اب آپ نے نگہ کر کے زمام برآمد کر لیا اور جہاں تک آپ کا امکان تھا آپ نے مختصر سے مختصر کر لیا تو اس کاغذ کو احتیاط سے رکھو۔



س	ل	ی	م	ا	ن
ن	س	ا	ل	م	ے
ے	ن	م	س	ل	ا
ا	ے	ل	ن	س	م
م	ا	س	ے	ن	ل
ل	م	ن	ا	ے	س
س	ل	ے	م	ا	ن

انھیں ناموں کے جو حرف علیحدہ علیحدہ آپ نے لکھے ہیں جس کی نگہ کی ہے ان حروف میں جس قدر آتش حرف ہوں ان سب کو علیحدہ کر لو آتش حرف یہ ہیں ا، ب، گ،



ہم تہ ثلث یعنی انھیں ناموں میں جس قدر یہ حرف ہوں سب کو علیحدہ کاغذ پر لکھ لو بقیہ  
 چھوڑ دو اب ان بقایا میں جس قدر نورانی حرف ہیں سب کو نکال لو حروف نورانی ان  
 حروف کو کہتے ہیں جن پر نقطہ نہیں ہوتا۔ انہی کو حروف مقطعات بھی کہتے ہیں یہ واضح رہے کہ آپ  
 حروف آتش میں بھی نورانی حروف نکال چکے ہیں مگر حروف آتش میں جو نورانی  
 حروف ہیں ان کو آتش میں بھی نکال لو اور نورانی حروف میں دوبارہ نکالو۔ اب ان  
 حروف آتش اور حروف نورانی کی دو سطریں اوپر نیچے لکھ کر ایک مرتبہ گردش دے کر  
 مزوج کر لو۔ مزوج کرنا یعنی ملا دینا اس طرح ہے کہ پہلے نیچے والی سطر کا حرف آخر لکھو  
 اسی برابر پہلی سطر کا حرف اول لکھو۔ اس طرح ایک سطر تیسری تیار ہو جائے گی۔ جس سطر  
 میں حرف کم ہوں ان کو اول سے پھر لوٹ لو یہاں تک کہ بڑی سطر ختم ہو جائے۔ اب  
 آپ کے پاس دو کاغذ ہیں ایک نگیر والا نقشہ۔ دو سراسر حروف نورانی اور حروف آتش سے  
 امتزاج دادہ سطر یہ سطر امتزاج دادہ علیحدہ کاغذ پر رہنے دو۔ اور تیسرے کاغذ پر اس سطر میں  
 جو حروف ہیں ان اعداد ابجد شمسی سے حاصل کرو۔ (ابجد شمسی دیکھو ارواح الجہ صفحہ ۳۲)  
 نگیر والے کاغذ کو رہنے دو۔ صرف ان حروف کے اعداد لو جو حروف شمسی اور حروف  
 نورانی کے امتزاج سے سطر بنائی ہے۔ ان اعداد میں سورہ شریف والشمس  
 وضحہا یعنی تمام سورۃ شریف اعداد نکال کر جمع کرو۔ اعداد خوب صحیح کر کے نکالو  
 غلطی نہ ہو جائے ورنہ عمل بیکار ہو گا۔ جب یہ اعداد اس میں جمع کر لو تو پھر آیت شریف  
**قل اللهم ملكك الملك بغير حساب** تک کے  
 اعداد نکال کر اس میں ملا دو (یہ آیت پاک پارہ تین۔ رکوع تین سورہ ال عمران میں  
 ہے) اب تین کاغذ آپ کے پاس ہیں۔ (غور کرو ایک نگیر والا کاغذ دو سراسر حروف آتش  
 اور حروف نورانی سے امتزاج والی سطر کا تیسرا ان اعداد کا جس میں اس سطر اور سورہ  
 الشمس اور آیت پاک قل اللهم کے اعداد شامل ہیں) ان اعداد کو خمس خالی الوسط میں پر  
 کرو خمس خالی الوسط کا قاعدہ کامل (ارواح الجہ صفحہ ۳۸ پر دیکھو) اب آپ نے

خمس خالی الوسط پر کر لیا اب دو کاغذ جس میں اعداد تھے۔ اس کو خارج کردو اور دیکھو کہ تین  
 کاغذ آپ کے پاس ہیں ایک نگیر والا۔ دو سراسر حروف آتش و نورانی کا سطر والا تیسرا خمس۔  
 اب اپنے نام کے حروف بسط کر کے لکھو (والدہ کے نام کی ضرورت نہیں)  
 اور ان چار حروف کی مزوج کرو۔ ج 'ع' ت 'خ' مزوج کر کے قاعدہ بیان کر چکا جس یہ چار  
 چیزیں اس عمل میں کام کی ہیں۔ خوب غور کر کے ان چار اجزاء کو آپ تیار کر لیں۔  
 ایک پترہ سونے کا بناؤ جس کا وزن ۱۱ ماش ۲ رتی ہو۔ اس پر ایک طرف خمس کدہ  
 کردو دوسری طرف وہ حروف مزوج جو آتش اور نورانی حروف سے بنائے ہیں اور خمس  
 کے گرد اگر وہ حروف جو اپنے نام اور ان چار حروفوں سے استخراج دیئے ہیں پھر اس پترہ کا  
 تعویذ بنوا لو اور اس میں نگیر والا کاغذ رکھ کر متہ بند کر اگر سرخ ریشم کے کپڑے میں اس  
 طائنی تعویذ کو سی لو۔ جس یہ تعویذ تیار ہے۔ اس تعویذ کے تیار کرنے کوئی وقت مقرر  
 نہیں۔ جب بنی جا رہے تیار کرو۔ اب جس دن آفتاب شرف پر آئے۔ اسکی صبح کو طلوع  
 آفتاب سے دو گھنٹہ قبل اٹھو۔ پہلے غسل کرو اور حسب توفیق عمدہ کپڑے پہنو اور سرخ  
 رنگ کی پگڑی (عمامہ) باندھو اور ایک سرخ رنگ کا کپڑا جو چادر کی صورت میں ہو کمر سے  
 باندھو اور ایک تلواریں کمر میں حائل کرو۔ کپڑوں میں عطر لگاؤ اور اس تعویذ کو بھی عطر میں  
 سطر کرو اور بخوشی روشن کرو (لوہان عود اگر کی جی صندل سفید یا سرخ غرغندر کوئی  
 خوشبودار شے ہو۔ یہ سب کام طلوع آفتاب سے قبل ختم کر لو۔ جب طلوع آفتاب میں  
 تقریباً ۱۵ منٹ باقی رہیں تو مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ واضح رہے کہ تم  
 ایسی جگہ پر کھڑے ہو کہ نہ آفتاب کا ٹکنا صاف نظر آئے۔ خواہ تمہارے مکان میں کوئی  
 بلند جگہ ہو یا کسی میدان میں چلے جاؤ۔ غرض کوئی رکاوٹ درمیان میں نہ ہو آفتاب کا  
 طلوع ہونا تم کو صاف نظر آئے (یاد رکھو ابھی آفتاب طلوع نہ ہو) کھڑے ہو کر سورہ  
 والشمس پڑھنا شروع کر دے۔ تمہارے پڑھنے میں آفتاب ہو۔ اس کی کوئی تعدد نہ مقرر  
 نہیں۔ خواہ دو تین مرتبہ کے پڑھنے میں آفتاب کا گوشہ طلوع ہو جائے یا پانچ دس مرتبہ



کے پڑھنے میں۔ جب تمام نکل آئے آفتاب تو پڑھنا موقوف کرو۔ اب سیدھے ہاتھ میں وہ تعویذ کو اور آفتاب کی طرف کر دو اور دعا کرو کہ الہی بصرح تو نے آفتاب کو بلند اور صاحب مرتبہ کیا ہے اس تعویذ کے صدقہ میں مجھے بھی بلند اور صاحب مرتبہ کر دے۔ یہ دعائیں مرتبہ مانگ کر اور اس تعویذ کو اپنے بازو پر باندھ لو۔ یہ تعویذ تمہارے بازو پر بندھا رہے کسی وقت اسے علیحدہ نہ کرو۔ پیشاب پاخانے جماع حلال غرض کسی وقت اسے بازو پر سے نہ کھولو۔ اب روزانہ طلوع سے قبل اٹھا کر دو اور تین مرتبہ سورۃ الشمس پڑھ کر تعویذ کو بازو پر سے کھول کر آفتاب کی طرف کر دیا کرو اور یہ دعا تین مرتبہ مانگ کر پھر بازو پر باندھ لیا کرو۔ اکیس روز ایسا ہی کرو۔ بعد اکیس دن کے عمل موقوف کرو۔ مگر لوح بازو پر بندھی رہے۔ اب جو قدرت سے نظر آئے گا تم خود دیکھ لو گے میں اس کی تاثیر بیان نہیں کر سکتا۔ یہ خدا کی دین اور خدا کا فضل ہے۔ خدا اے قادر کو نہ بادشاہ بنا دینا اگر اس ہے نہ وزیر بنا دینا مشکل ہے لیکن کم از کم امیر اور صاحب عزت و مرتبہ بنا دینا تو اس کا خاص اثر ہے محنت کرو۔ کوشش کرو دیکھو کس طرح تم عزیز جہاں ہوتے ہو۔ اب چند امور قابل حال اور باقی ہیں جو شاید تم میں تشویش پیدا کریں۔ تلواریں حائل کرو۔ اصلی تلواریں خواہ تمہارے پاس یا کسی سے مستعار مانگ لو ایک دن کے واسطے اگر تلواریں مل سکے تو لکڑی کی تلواریں چھوٹی سی بنا کر اس پر پید و ورق (جھونے جیسے نی کیے ہیں) جملہ اصلی تلواریں کی برابر بڑی بنانے کی ضرورت نہیں بس چھوٹی سی تلواریں بنالو۔ ہاں شکل تلواریں کی ہو۔ پہلے دن ہی تلواریں حائل کرو۔ بخور جلاؤ۔ عطر میں معطر کرو اور سرخ کپڑے پہنو۔ غسل کرو۔ یہ سب کام پہلے دن ہی کرو۔ بعد کے بیس دنوں میں ان کی ضرورت نہیں پہلے دن میدان میں یا اونچی جگہ کھڑے ہو کہ آفتاب کو طلوع اپنی آنکھوں سے دیکھو بتایا دنوں میں اس کی ضرورت نہیں قبل از طلوع آفتاب مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جایا کرو۔ چاہے آفتاب نظر آئے یا نہ آئے اور تین مرتبہ سورۃ الشمس پڑھ کر اور تعویذ کو آفتاب کی طرف کر کے تین مرتبہ دعا مانگ کر بازو پر باندھ لیا کرو۔ یہ

نکتہ یاد رکھو کہ پہلے دن سورۃ الشمس پڑھنے کی کوئی تعداد معین نہیں ہے۔ لیکن بقیہ میں دن میں تین مرتبہ روزانہ مقرر ہے۔ ہاں اس بات کو یاد رکھو کہ طلوع آفتاب سے قبل تم کھڑے ہو جایا کرو۔ آفتاب تمہارے پڑھنے میں طلوع ہو۔ اس کی ضرورت روزانہ نہیں کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھو (پہلے دن ضرورت ہے) اکیس یوم کے بعد یہ بھی اختیار ہے کہ تعویذ کو بازو پر بندھا رہے دو۔ یا حفاظت سے اپنے گھر میں کسی صندوقچہ یا محفوظ جگہ میں رکھ دو مگر اکیس دن تک بازو پر بندھا رہے۔ اکیس یوم کے بعد عمل ختم کرو۔ اگر خدا نہ کرے کوئی اثر معلوم نہیں ہو تا تو فکر نہ کرو۔ چالیس یوم تک اس کا اثر ظاہر ہو جائے گا۔ اس تعویذ کو احتیاط سے رکھے رہو روز بروز ترقی پر ترقی ہوگی۔ اگر خدا نہ کرے چالیس یوم بھی گزر گئے اور کوئی اثر نہیں معلوم ہوتا تو اب ناامید ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ یا عمل میں کوئی غلطی ہوئی یا خدا کو منظور نہیں۔ اس سونے کو فروخت کر دو اور اپنے روپے خرچ کرو۔ اگر اکیس یوم میں یا چالیس یوم تک اثر معلوم ہوتا ہے تو اب اس تعویذ کو حفاظت سے رکھو۔ یہ اسم اعظم ہے اور تمہاری ترقی اور عزت کا ذریعہ ہے میں نے بڑی تفصیل سے عمل کو بیان کر دیا۔ خدا چاہے تو کوئی بات ابھی ہوئی نہ رہے گی۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے تو فقیر شفیق کے واسطے بھی دعائے خیر کرنا۔ یہ کتاب اور عمل لوگ کرتے ہوں گے اور فقیر شفیق زمین میں خاک ہو چکا ہو گا اور آپ کی دعا کا محتاج ہو گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

طالع کسی شخص کا ستارہ صحیح تو وہ ہی ہوتا ہے جس ستارے کی ساعت میں وہ پیدا ہوا ہے اور اسی سبب سے جنم پترہ بنایا جاتا ہے لیکن جب کسی شخص کا جنم پترہ نہ تو پھر نام سے اس بتا کر اس کا ستارہ مقرر کیا جاتا ہے اور یہ طریقہ ہر ماہ رسالہ "آئینہ قسمت" میں اس کے عنوان سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر کسی کے سراسم سے ستارہ بنانا نجوم میں تو ایک حد تک کام دے جاتا ہے لیکن عملیات میں اس ستارے کی بہت کم وقعت ہے اول تو یہ علوم ہی ظنی ہیں اور پھر نام کے پہلے حرف سے ستارہ بنانا اور بھی ظن اندر ظن اور عمل میں بہت کم کام دیتا ہے۔ ستارے







نہیں۔ اب اگر ایسا وقت آجائے کہ دنیا میں ایک حافظ بھی باقی نہ رہے اور کوئی جلد بھی قرآن پاک کی باقی نہ رہے تو علم جفر سے تمام قرآن شریف پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس کی مثال دیکھو۔

يسئلونك عن الروح (آیت قرآن پاک)

ی	س	ا	ل	د	ن	ک	ع	ا	ل	ر	د	ج
پ	ا	م	ی	م	ث	ا	د	ا	ل	ی	ا	ل
ع	س	ظ	ح	ظ	ط	س	س	س	ض	غ	س	س
ض	ض	ر	ظ	س	و	ع	غ	و	ظ	غ	ت	س
ل	ل	و	م	ا	ر	پ	ی	ر	م	ن	ح	ا
ق	ل	ر	ل	و	ح	م	ن	ا	م	ر	ر	ب

اب اس کا حل ملاحظہ کیجئے۔ سوال تھا۔ يسئلونك عن الروح  
حرف ۱۳ نقطہ ۳ عدد ۵۳۲۔ ان سے علی الترتیب یہ حروف پیدا ہوئے۔ ۵۳۲۔ پ۔ م۔  
ث نقطہ چار اس سے پیدا ہو۔ د (دال) حروف چودہ۔ اس وجہ سے حروف د۔ ی پیدا  
ہوئے۔ کل حروف پیدا ہوئے پ۔ م۔ ث۔ دی۔ و۔ ان کو ملفوظی کیا تو یہ صورت پیدا  
ہوئی۔ دیکھو سطر دوم نقشہ زیر سوال سطر دوم کو بسط عزیز کیا۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	م	ق	ر	ش	ت	ث	غ	د	ض	ظ	خ

ارواح الجفر صفحہ ۵۷ پر بسط عزیز کا ایک قاعدہ میں نے تحریر کیا ہے جو اس سے

مختلف ہے مگر صفحہ ۵۷ والا قاعدہ بعض اساتذہ نے جائز رکھا ہے۔ قاعدہ عام جو اکثر کے  
نزدیک مسلم ہے یہ ہی ہے یعنی صفحہ ۵۷۔ ارواح الجفر والا قاعدہ خاص اور بعض اساتذہ کا  
معمول یہ ہے اور یہ قاعدہ نام اور شتمل ہے۔ دیکھو نقشہ بالا سطر دوم کو بسط عزیز کیا تو  
سطر سوم پیدا ہوئی۔ اب سطر چار رہ گئی اس سطر کا نام متھل ہے۔ متھل کا حل کس طرح کیا  
گیا اور سطر سوم پیدا ہوئی اب سطر سوم سے چارم کس طرح پیدا کی گئی۔ اس کے حل  
کرنے کی نہ مجھ میں قوت ہے نہ اجازت صرف اس قدر اشارہ کئے دیتا ہوں کہ آپ ترفع  
رتی 'متزل' مساوات سے اس سطر کو حل کر سکتے ہیں اور صرف ایک خاص اختیار آپ کو  
استعمال کرنا پڑے گا۔ جہاں کو جو اختیارات حاصل ہیں وہ چند ہیں۔ مگر ساں تمام اختیارات  
استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اپنے دماغ کو زور دو۔ اپنا خون خشک کرو۔ انشاء اللہ  
تعالیٰ تمہا حروف پیدا کر لو گے۔ (اختیارات کی فہرست ارواح الجفر میں موجود ہے) اس  
شہرہ سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ قرآن پاک کی ہر آیت کا تعلق اسکی سطر مابعد سے  
ہے۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ میں کوئی آیت یا کلمہ اور میان سے اٹھاؤں تو ناممکن ہے۔ یہ  
آیت مابعد کی آیت کا جز ہے۔ گو میں اس قابل نہیں ہوں کہ تمام قرآن پاک کا تسلسل  
بیان کر سکوں مگر ہاں علم جفر میں یہ طاقت ہے کہ وہ ایک آیت شریف سے تمام سورۃ کو پیدا  
کر سکتا ہے اور جن کو خدا نے علیم نے عقل سلیم اور ذہن رسا عطا فرمایا ہے وہ جفری  
طریق پر تمام قرآن پاک جمع کر سکتے ہیں۔ لہذا بعض اصحاب کا یہ عقیدہ کہ قرآن پاک کا  
کوئی حصہ نکالا جاسکتا ہے۔ صحیح نہیں دنیا میں ارباب علم کا وجود باقی ہے اور باقی رہے گا۔  
قرآن پاک سے جو آیت در میان سے اٹھالی جائے حساب کا تسلسل اسی جگہ رک جائے گا  
اور معلوم ہو جائے گا کہ اس جگہ سے کوئی فقرہ حذف کیا گیا ہے۔ بہر حال یہ ایک جملہ  
معتزفہ تھا جو نکتہ کے طریقہ پر در میان میں آگیا تھا۔ میں اعداد محتاجہ کے استخراج کا طریقہ  
ارباب 'نیش' کے لئے بیان کر رہا تھا۔ اب معلوم کرو کہ اعداد محتاجہ وہ کھلاتے ہیں کہ اس  
عدد کی خواہ کتنی ہی کسر کریں۔ یعنی کتنے ہی ٹکڑے کریں اور اعداد حاصل شدہ کو جمع کریں



تو ہر اعداد کا حاصل شدہ ایک دوسرے کا اعداد ہو جائیں گے تو ان دونوں اعدادوں کو ایک دوسرے سے اتصال اور موانست ہوگی۔ کیونکہ اعداد متحابہ کم سے کم ۲۲۰ ہوتے ہیں۔ اس سے کم عدد حاصل نہیں ہو سکتا (متحابہ) ۲۲۰ عدد داعد متحابہ دائرہ کھلاتا ہے اور ۲۸۳۔ اعداد متحابہ ناقص کھلاتا ہے۔ اب اس کی کسرات معلوم کرو اور دیکھو کہ ایک دوسرے میں کس قدر موانست اور یگانیت ہے۔ ۲۲۰ (اعداد متحابہ دائرہ) ۲۲۰ کا نصف حصہ ۱۱۰ حصہ چہارم ۵۵۔ حصہ پنجم ۴۴۔ حصہ دہم ۲۲۔ حصہ یازدہم ۲۰۔ حصہ ہستم ۱۱۔ حصہ ہست دوم ۱۰۔ حصہ چوالیس ۵۔ حصہ پچپن چار۔ حصہ ایک سو دس دو۔ حصہ دو سو چوبیس ایک۔ کل جمع ۲۸۳۔ (۱۱۰-۵۵-۴۴-۲۲-۲۰-۱۱-۱۰-۵-۴-۳-۲-۱-۲۸۳) اب اعداد متحابہ ناقصہ (۲۸۳) کی کسرات معلوم کرو۔ ۲۸۳۔ اس کا نصف ۱۴۱۔ حصہ چہارم ۷۰۔ حصہ اکثر و اس چار۔ ایک سو پینتالیسواں ۲۔ دو سو چوراسی ایک۔ کل میزان ۲۲۰ (۱۴۱-۷۰-۲-۳-۴-۵-۱۰-۱۱-۲۰-۲۲-۴۴-۵۵-۱۱۰) اب ایک خاص نکتہ معلوم کرو کہ اعداد متحابہ میں جو دو عدد دائرہ اور ناقصہ فرض کئے جائیں۔ ان میں نسبت توافق ضروری ہے اور نسبت توافق چار قسم کی ہے مماثل، تداخل، توافق، تباؤن۔ نمبر اول مماثل ۲-۲-۳-۳۔ نمبر دوم جب اعداد مساوی نہ ہوں بلکہ ایک قلیل ہو اور یک کثیر۔ مگر اقل اکثر کو فنا کر دے تو اس کا نام تداخل ہے۔ مثلاً ۲-۳-۸۔ ان میں ۲ کا عدد تداخل ہے۔ نمبر سوم۔ اقل اکثر کو فنا نہ کرے بلکہ ایک تیسرا عدد ان کو فنا کرنے والا ہو تو اسے توافق کہتے ہیں۔ اگر تیسرا عدد جو فنا کرنے والا ہے۔ دونوں کا ایک ہو تو اس تباؤن کہتے ہیں۔ اس قاعدے سے معلوم ہو کہ اعداد متحابہ میں نسبت توافق ضرور ہے۔ اب استخراج اعداد متحابہ کا قاعدہ یہ ہے کہ تضعیفات اثنین سے کوئی عدد فرض کر لیں۔ اس کو ایک مرتبہ ڈیڑھ میں ضرب کریں۔ اور دوسری مرتبہ تین میں ضرب کریں اور دونوں حاصل ضرب میں سے علیحدہ علیحدہ ایک ایک کم کریں جو باقی رہے فرد اول ہے (ہر ایک کا بقایا) اب دو فرد اول ہوئے (ایک-۱) کے حاصل ضرب سے ایک کم کیا ہو دو سرا تین کے حاصل ضرب سے کم کیا ہو) ان ہر دو فرد دوم کو آپس میں

ضرب کریں۔ یہ حاصل ضرب فرد ثالث ہے۔ اس فرد ثالث کو ان دونوں فرد اول میں جمع کریں۔ اب اس تمام کا مجموعہ کا نام فرد اول نمبر دوم ہے۔ اب اصل عدد یعنی تضعیفات اثنین کو فرد ثالث میں ضرب دیں تو اعداد متحابہ ناقصہ کھلائے گا۔ مثلاً تضعیفات اثنین سے چار کا ہند۔ فرض کیا۔ (یہ اقل ترین تضعیفات اثنین سے۔ اس سے کم ۲ ہے اور یہ اعداد متحابہ پیدا نہیں کر سکتا) ایک مرتبہ ۱-۳ ضرب کیا ۳-۶۔ ایک کم کیا۔ باقی ۵ دوسری مرتبہ ۳ ضرب کیا ۳-۱۲ ایک کم کیا باقی ۱۱۔ ان دونوں کو ضرب دیا ۱۱-۵۵۔ ۵۵-۵۵۔ فرد ثالث ہے۔ اب فرد اول ۵۔ فرد ثانی ۱۱۔ فرد ثالث ۵۵۔ میزان ۷۱-۵۵-۳-۳-۲۲۰۔ فانہم ان اللہ علیم الحکیم ارواح البہر حصہ اول میں صفحہ ۶۳ میں نے ایک قاعدہ اعداد متحابہ کا بیان کیا ہے اور ۱۲۰۔ اعداد متحابہ بیان کئے ہیں۔ وہ بھی ایک قاعدہ علم جفر کا ہے۔۔۔ یہاں جو قاعدہ بیان کر رہا ہوں وہ متصل ہے اور یہ ان اصحاب کے کار آمد ہو گا جو اعداد متحابہ کی تلاش میں ہیں یہ کس جگہ کام آتا ہے۔ جب معلوم ہو گا کہ آپ کوئی قسم متحمل کی حاصل کریں گے۔



## رجال الغیب

علمائے عملیات نے فرض کیا ہے کہ رجال الغیب چند ہستیاں ہیں جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ لیکن کوئی بھی عمل ہو ان کا تعلق عمل سے ہوتا ہے اور ان رجال الغیب کی تمیز مقرر ہیں۔ اگر ان سمتوں پر اعتبار کر کے اور ان کی پابندی کرتے ہوئے عمل کیا جائے تو زیادہ اثر کرتا ہے۔ بعض اساتذہ رجال الغیب کی پابندی میں اس قدر غلو کرتے ہیں کہ ان کا خیال بلکہ مذہب ہے کہ رجال الغیب کی عدم پابندی عمل کو ناکارہ کر دیتی ہے اور جب تک ان کی پابندی نہ کی جائے تب تک عمل اثر نہیں کرتا۔ مگر میں اس قدر اثر کا قائل نہیں۔ پس منہلہ فروعات کے ایک فرع ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ اس کی پابندی لوازمات سے نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ بعض وقت ایک فرع اساس بن کر



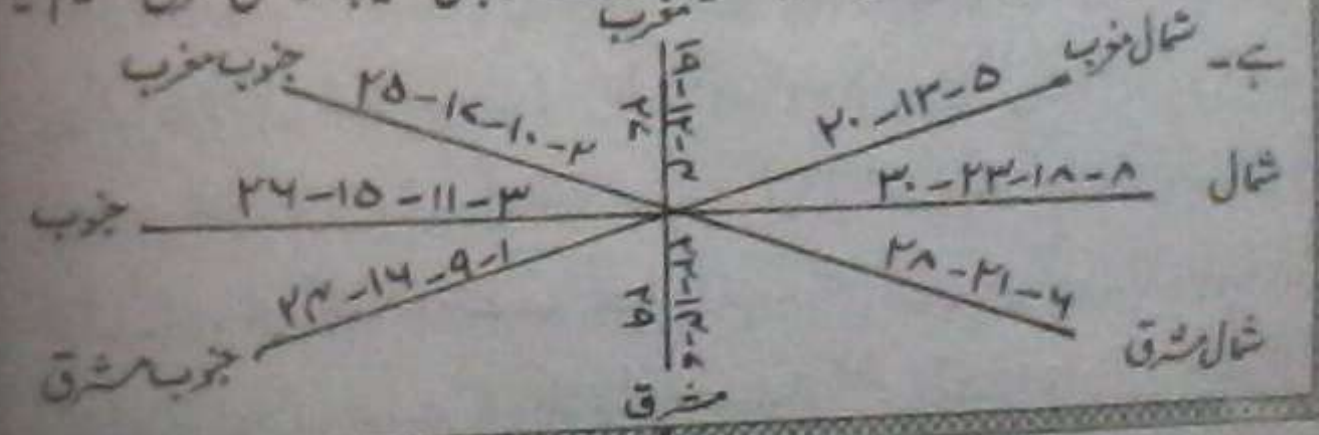
کاسیالی میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مٹھی مٹی نے پر تالے میں جم کر پانی کی روانی کو روک دیا ہے اور اس سے پانی کا طوفان پھا ہو گیا ہے اور سریشک ایوان زمین پر آرہے ہیں۔ تقاضائے دانش اور شرط احتیاط یہی ہے کہ ہم اس کی پابندی کریں میں رجال الغیب کا نقشہ جلد اول میں صفحہ ۶۹/۷۰ پر دیا ہے مگر کتابت کی غلطی نے تاریخوں کو غلط کر دیا ہے۔ اس لئے میں صحیح تاریخیں یہاں درج کرتا ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ بعض اساتذہ نے اس میں اختلاف کیا ہے مگر میری تحقیق صحیح یہی ہے کہ جس کو میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاہم تفریح طبع کے لئے میں اختلاف بھی بیان کر دوں۔

بعض کی تحقیق تو وہ ہے جو میں اپنی کتاب ارواح الجہنم میں صفحہ ۶۹/۷۰ پر پیش کر چکا ہوں مگر اس میں کتابت کی اندک غلطی ہے جس کی صحت یہ ہے شمال میں ایک کاہندہ غلط ہے۔ یہاں تک ۲۶ ہے اور شمال مشرق میں جو ۲۶ ہے وہ نہیں ہے۔ شمال مغرب میں ۲۰ ہے مگر پڑھنے میں صرف دو آتا ہے۔ ۲۰ کا نقطہ ذیش معلوم ہوتا ہے۔ جنوب مغرب میں ۲ کاہندہ غلط ہے اور زائد ہے۔ جنوب میں آخری ۳ کاہندہ اصل میں ۳۰ ہے نقطہ رہ گیا ہے۔ یہ صحت ہے ارواح الجہنم صفحہ ۷۰ کی۔



ایک بزرگ نے رجال الغیب کو اس شعر میں نظم فرمایا ہے۔  
کنج بامش کنج بامش کنج بامش کنج بامش

اس میں تیس حرف ہیں اور یہ حرف سمتوں پر تقسیم ہیں۔ میں نے ایک کتاب میں دیکھا مگر اس کا قاعدہ معلوم نہ ہو سکا۔ ممکن ہے کہ کسی کو اس کا قاعدہ معلوم ہو اور کام آئے۔ اس لئے میں نے درج کر دیا۔ ایک گروہ نے رجال الغیب کو اس طرح تقسیم کیا ہے۔



شمال

مشرق

اور یہ صحیح ہے



مغرب  
جنوب  
مشرق  
شمال

ایک اور محقق نے زیادہ تصریح کی ہے جو یہ ہے اور میرا عمل اسی پر ہے اور میں اس کو سب سے زیادہ صحیح بلکہ اجماع تسلیم کرتا ہوں۔





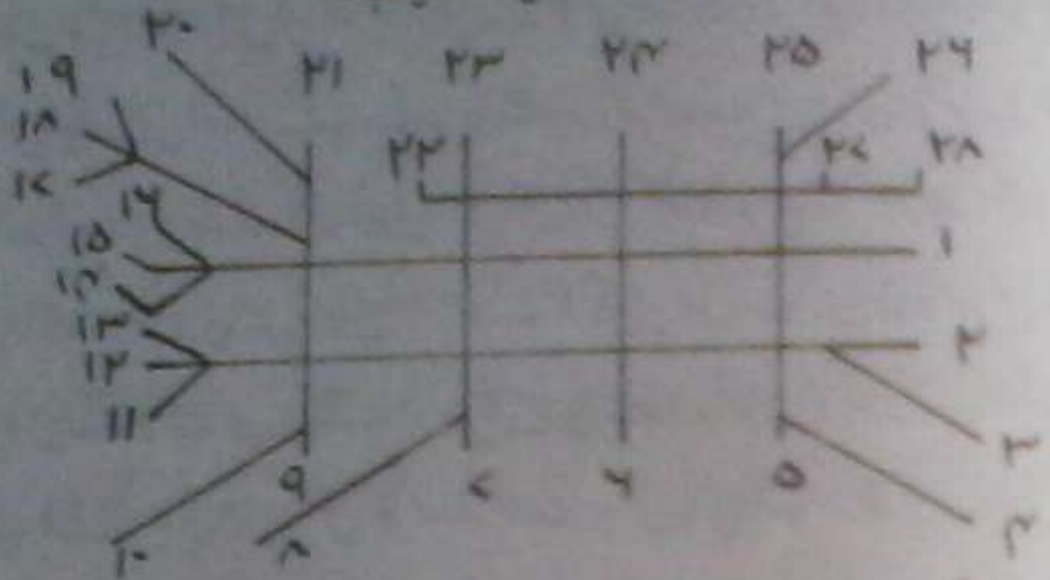
امید ہے کہ آپ اسے بہت واضح پائیں گے۔ باقی اس کے حالات ارواح الجہر صفحہ ۱۶۹ میں معلوم کرو۔ مختصر یہ ہے کہ عمل کے وقت رجال الغیب سامنے نہ ہوں۔ پیش پشت پر ہوں۔ اسی طرح داپنے ہاتھ کو نہ ہوں۔ بلکہ اٹنے ہاتھ کے ہوں یعنی عمل پڑھتے وقت پیش رجال الغیب کو پشت یا بائیں ہاتھ (دست چپ) پر۔ لو۔ اب یہاں پر ایک غلطی یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح ہم کو روزانہ اپنی سمت تبدیل کرنا ہوگی۔ لیکن یہ ہی تو ایک راز عمل میں ہے۔ عمل میں خاص جب ہی اثر پیدا ہوتا ہے جب آپ وقت اور سمت کی پابندی نہ کریں۔ وقت کی پابندی تو اس لئے نہ کرو کہ ہر ستاروں کی ساعت روزانہ تبدیل ہوتی ہے۔ آج آپ نے مثلاً زہرہ کی ساعت میں عمل پڑھا ہے۔ لیکن دوسرے دن اسی وقت عطار کی ساعت ہے۔ تیسرے دن قمری۔ لہذا کوئی ایک بھی صحیح طریق پر موثر نہیں ہوتا اگر آپ نے ساعت زہرہ میں پہلے دن عمل شروع کیا ہے تو برابر ساعت زہرہ میں ہی پڑھئے تاکہ اس کے موکل موثر ہوتے ہوتے بالا آخر موثر ہو جائیں۔

ایک مثال آپ کو زمین کھود کر پانی نکالنا ہے۔ آپ نے ایک جگہ گڑھا کیا مگر پانی نہ نکلا۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔ دوسری جگہ کھودنا شروع کیا۔ وہاں بھی نہ نکلا اس طرح تمام گڑھے کرتے رہیں تو پانی نہ نکلتے گا لیکن پہلے دن جو گڑھا کھودا تھا۔ دوسرے دن بھی اسی جگہ کھودو۔ تیسرے دن بھی۔ چوتھے دن بھی۔ آخر کسی نہ کسی جگہ اور کسی نہ کسی وقت پانی نکل ہی آئے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے یک در گیر محکم گیر ہر جانی آدمی کسی کام کا نہیں۔ ایک نقطہ پر جم جانے والا آخر کامیاب ہوتا ہے۔ تصوف کا ایک کھلا ہو فلسفہ ہے الکرامہ فوق الاستقامہ یعنی استقامت کرامت سے افضل ہے۔ بس جس طرح آپ ستارے کی پابندی کریں اس طرح رجال الغیب کی پابندی کریں۔ یعنی روزانہ اس سمت کو منہ کر کے بیٹھو کہ رجال الغیب سامنے اور دست راست پر نہ ہوں بلکہ پشت پر یا اٹنے ہاتھ پر ہوں۔

رجال الغیب سے ملنا جتنا ایک قاعدہ نجوم میں بھی ہے۔ جسے اہل تنجیم و ساسول کہتے ہیں۔ گو رجال الغیب سے و ساسول کا تعلق نہیں ہے۔ تاہم کامیابی و ناکامی ضرور از روئے نجوم

معلوم ہوتی ہے۔ و ساسول دیکھتے کا قاعدہ یہ ہے جس وقت کسی کام کے ہو لے یا نہ ہو لے کا حال معلوم کرنا ہو آج کا دن کیسا گزرے گا تو کسی و ساسول کا نقشہ دیا۔

و ساسول کا نقشہ یہ ہے۔



اب دیکھو کہ آفتاب آج کس پختہ میں ہے۔ بس جس پختہ میں سورج ہو وہ پختہ اس جگہ لکھو جہاں ایک ہندہ ہے پھر علی الترتیب لکھتے چلے جاؤ۔ یعنی دو سرا پختہ اس جگہ جہاں ۲ کا ہندہ ہے اور تیسرا پختہ اس جگہ جہاں ۳ کا ہندہ ہے جب آفتاب کے نیچے کے پختہ نو اور علی الترتیب لکھتے چلے جاؤ۔ جب ۲۸ پختہ ۲۸ ہندہ ۲۸ پر ختم ہو جائیں تو اب دیکھو کہ آپ کا پختہ کس ہندہ پر آیا ہے۔ اگر ۱-۲-۸-۲۸ پر آپ کا پختہ ہے پڑے تو محسوس ہے یہ کام نہ کرو اگر ۳-۴-۵-۶-۷-۸-۲۸ پر آئے تو محسوس اکبر ہے۔ ہرگز یہ کام نہ کرو۔ ورنہ سخت نقصان ہو گا۔ اگر ۵-۶-۷-۸-۲۳-۲۴-۲۵ پر پڑے تو سعد اکبر ہے۔ ضرور کام کرو فائدہ ہو گا اگر ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ پر آئے تو مساوی ہے نہ کوئی خاص نفع ہے نہ نقصان۔



بسم اللہ

بدھ ایک مشہور پرندہ ہے۔ جو کیوترے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے چار ٹانگے کے ہوتے ہیں۔ اس کی چونچ لمبی اور سر پر پوں کا تاج ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ابتدا کے



آفرینش میں اس کے سرے سونے کا تاج تھا۔ اس لالچ میں انسان اس کی تلاش میں رہے تھے اور موقع ملتا تھا مار ڈالتے تھے۔ جب بدہد کی خبر رسائی سے ملکہ سبا کا واقعہ پیش آیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی کارگزاری سے خوش ہوئے اور آپ نے انعام دینا چاہا تو بدہد نے عرض کیا کہ میں انعام کے بدلے یہ چاہتا ہوں کہ میرے سر کا تاج جو سونے کا ہے۔ پروں سے تبدیل کر دیا جائے تاکہ میری نسل کی جان محفوظ رہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی اور سونے کا تاج پروں کے تاج سے تبدیل ہو گیا۔ پرانے درختوں کے جوف میں رہتا ہے اور اپنی چونچ سے درختوں کو کھود کر اپنا آشیانہ بناتا ہے۔ ہماری طرف (یوپی میں) اس کو کھٹ کھٹ بڑھی یا پڑ کھڑا کہتے ہیں۔ اس کا ذکر آسمانی کتابوں میں اور علی الخصوص قرآن شریف میں موجود ہے (دیکھو سورہ نمل پارہ ۱۹) و تفقد الطیر فقال ما بی لا اری الہد ہد بدہد ایک قصہ تھا جس کے توسط سے ملکہ سبا اور سلیمان علیہ السلام میں روابط و اتحاد قائم ہوا۔ عالمین نے اسی نسبت خاص سے بدہد کو محبت اور الفت میں خاص موثر تسلیم کیا ہے اور اس سے عجیب و غریب کام لئے ہیں۔ حکماء اور علمائے علم عملیات نے اس کے عجیب و غریب فوائد اور خواص بیان کئے ہیں جو خواص میں ذیل میں بیان کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ اس کے علاوہ اور بھی خواص ہوں۔ مگر جس قدر میری تحقیق ہے میں بیان کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ اس کا ہر پر اور جسم کا ہر ایک حصہ جداگانہ اثرات کا حامل ہے اور اثر بھی کامل رکھتا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقتہ حالہ خواص بیان کرنے میں بعض اثرات مکرر ہو گئے ہیں۔ بعض اصحاب کے دل میں خطرہ گزرے گا کون بات صحیح ہے اس لئے بندش ہے کہ بعض اصحاب نے مختلف ترکیب لکھی ہے۔ اس لیے جہاں تک میری تحقیق نے کام کیا ہے میں نے بعض بحریات لکھ دیئے ہیں۔ آپ سے جو ترکیب ممکن ہو اور آپ کر سکتے ہوں اسی پر عمل کریں۔ دو متضاد اقوال میں سے زیادہ موثر کونسا ہے اس کا فیصلہ میں نہیں کر سکتا اور حقیقت ہے کہ اس قسم کے مختلف اقوال کا فیصلہ تجربہ ہی کر سکتا ہے۔

خواص اول دس عدد بدہد پکڑ کر ان کے بال و پر نوچ کر جس مکان میں چھوڑ دیا جائے مکان ویران اور برباد ہو جائے گا اور پھر آباد نہ ہو گا۔ تمنا کے تمام بال و پر نوچنے کی ضرورت نہیں ہے جس سے ان کی جان خطرہ میں ہو۔ ایسے بال و پر جس سے ان کی جان محفوظ رہے نوچ ڈالو۔

خواص دوم اس کی چونچ سالم کٹ کر اس کی ہی کھال اپہست امیں پیٹ کر جو شخص اپنے پاس رکھے تو ہر شخص اس کی عزت و حرمت کرے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ وقت کے سامنے بھی اگر جائے تو بزرگی اور عزت سے پیش آئے گا اور اسی کے خواص میں یہ بھی ہے کہ جس شخص کے پاس یہ چونچ کھال میں لپیٹی ہوئی ہوگی تو اس کی کوئی شے ضائع اور تلف نہ ہوگی۔

خواص سوم اگر اسی کے پروں کی دھونی کسی مکان میں دی جائے تو اس گھر سے تمام موزی جانور بھاگ جاتے ہیں اور حشرات الارض بھی اپنا مسکن چھوڑ جاتے ہیں۔

خواص چہارم۔ اگر کسی شخص کو نسیان (بھول) کی عادت ہو جائے۔ کوئی بات یاد نہ رہتی ہو اور ہر شے رکھ کر بھول جاتے ہیں تو بدہد کی زبان تلک کر کے اپنے پاس رکھے پھر کوئی بات نہ بھولے گا بلکہ مدت کی فراوانی شدہ باتیں یاد آجائیں گے اور بعض عالمین نے اس کے قہر کا اثر بھی بیان کیا ہے۔ بدہد کا دل نکال کر اور بھون کر کھالینے سے قوتِ حافظہ محفوظ ہو جاتی ہے۔

خواص پنجم۔ بدہد کا خون اس کے بازوؤں کے پروں پر ملیں یعنی اس کے خون کے قطرے اس کے بازوؤں کے پروں پر مل کر جس درخت میں بانڈھیں پھل نہ آئے گا اور جو آئے گا وہ پختہ ہونے سے قبل سوکھ کر یا سڑ کر گر جائے گا۔

خواص ششم۔ بدہد کا آشیانہ (گھونٹا) نکال کر حفاظت سے جلاؤ اور اس کی خاک حفاظت سے رکھو جو قیدی بے گناہ قید میں گرفتار ہو اس قید خانے میں وہ خاک ڈال دو۔ حکم خدا وہ قیدی رہا ہو گا۔



خواص ہشتم۔ ہد ہد کا خون اس کے کسی چھونے سے پر میں ملا کر اس عورت کی کمرے باندھ دو جس کا خون جاری ہو (جیٹ کا) بغیر کسی علاج کے بند ہو گا۔ اگر اس قسم کا چھوٹا خون میں رگتا ہو اگر مرنے یا کھو تر کے باندھ دیں تو وہ انڈے نہ دیں گے۔ اگر عورت اپنی کمرے باندھ دے تو اولاد نہ ہوگی۔

خواص ہشتم۔ اس کا ایک ناخن یا کئی ناخن کسی کپڑے میں باندھ کر یا تھوڑا سا کپڑے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ بچہ نظر بد سے ام الصیباں سے روٹنے سے اور اکثر قسم کے امراض سے محفوظ رہتا ہے اور صحت و تندرستی بحال رہتی ہے۔

خواص نہم۔ ہد ہد کا بایاں بازو جڑ سے کاٹ لو اور اس کا خون ایک پیالی میں ڈال دیں اور اس بازو پر لکھو یا کسی کانڈ لکھ کر وہ کانڈ اس قطع کردہ بازو پر چسپان کر دو یا باندھ دو اور قلم بتایا ہو ا پر بھی اس میں رکھ دو اب تمام بازو کو جلا کر اس کی خاک حاصل کریں۔ یہ خاک مطلوب کی گزر گاہ میں ایسے موقع سے ڈال کر مطلوب اس پر سے گزرے۔ جب مطلوب اس پر سے گزرے گا تو جذبات محبت اس کے دل میں پیدا ہوں گے۔ اگر ایسا موقع میسر ہو جائے کہ مطلوب بار بار اس پر گزرے تو محبت میں بے قرار ہو گا۔

خواص دہم۔ ہد ہد کے داہنے بازو کا بڑا پر اور اس کی چونچ دونوں کو ملا کر اس کی کھال (پوست) میں لپیٹو اور کانڈ پر نام مطلوب مع والدہ کے لکھ کر وہ بھی چونچ اور بازو کے ساتھ کھال میں لپیٹ کر اپنے داہنے بازو پر باندھ لو اور مطلوب کے سامنے جا کر اس داہنے ہاتھ سے سلام کرو۔ فوراً اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔ اگر ایسا موقع مل جائے یا ایسا موقع ہو کہ تم بار بار مطلوب کے سامنے جا سکتے ہو تو آخر کار وہ تمہاری محبت میں دیوانہ ہو جائے گا اور تم کو اس کی ذات سے نفع پہنچے گا۔ افسران وقت کی مہربانی کے لئے بھی اس طریقہ کو کر سکتے ہیں۔

نوٹ۔ عالمین نے تحقیق کیا ہے کہ اس کے بائیں (چپ) بازو کا سب سے بڑا پر بھی محبت اور الفت کے پیدا کرنے میں بے نظیر ہے یعنی داہنے بازو کے بڑے پر میں ایک ہی صفت ہے۔ خواص دہم جو ترکیب لکھی ہے اگر بجائے داہنے پر کے بایاں پر بھی استعمال کریں تو کانڈ

روسی ہو گا۔ مگر یہ بعض کی رائے ہے میری تحقیق داہنے بازو کے پر کی ہے۔

خواص یازدہم۔ اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی حادثہ لے کر جانا چاہتا ہے اور ظہر یہ ہے کہ خدا اجائے وہ شخص ہماری بات مانے گا یا نہ مانے گا تو ہد ہد کی زبان روغن کھجور تلی کا تیل اس میں خوب تر کر کے اپنی زبان کے نیچے رکھ لو اور پھر اس شخص کے پاس جا کر اچھا سوال مطلب پیش کرو۔ دو انکار نہ کرے گا۔ اور تمہاری بات مانے گا۔

نوٹ۔ ایک بزرگ سے مجھے تحقیق ہو ا ہے کہ اگر صرف تلی کا تیل (روغن کھجور) زبان پر مل کر کسی شخص سے سوال کرے تو وہ رد نہیں کرتا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب تک اس سے مطلب نہ کرے اس وقت تک تھو کے نہیں یعنی لعاب دہن نہ کرے۔

خواص دوازدہم۔ اس کے داہنے بازو کا بڑا پر جو شخص اپنے بازو پر باندھے تو دشمن کے مقابلہ پر فتح یاب ہو گا اور ہر شخص پر اس کا رعب ہو گا اور کوئی اس پر فتح نہ پاسکے گا۔

خواص سیزدہم۔ ہد ہد کا دماغ حفاظت سے نکالو اور آٹے میں گوندھ کر اس کی گولی یا گولیاں بنادو (آٹا گندم تھوڑا سا اس گولی یا گولیوں کو سایہ میں خشک کر لو جو شخص کو اپنا مطیع اور فرماں بردار بنانا چاہے ہو اس شخص کو وہ گولی کھلا دو) اگر کسی گولیاں بنائی ہیں تو متفرق طریقہ پر سب کھلا دو) لیکن کھلانے سے قبل یہ احتیاط اپنی زبان سے آہستہ آہستہ کہو تاکہ وہ شخص نہ سنے۔ اسے فلاں ابن فلاں (نام مطلوب مع والدہ) میں تجھ کو ہد ہد کھلاتا ہوں اور اپنا مطیع اور فرماں بردار بناتا ہوں۔ اب میری بات سن اور جس طرح میں کہتا ہوں اس طرح کر اور میری اطاعت کر اسی طرح جس طرح ہد ہد حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ گولی یا گولیاں کھا کر وہ شخص مطیع اور فرماں بردار ہو جائے گا لیکن دماغ آٹے میں گوندھا ہو جب سایہ میں خشک کیا جائے گا تو اندیشہ ہے کہ سڑ نہ جائے تاکہ بدبو پیدا نہ ہو جائے اس کا بندوبست مناسب کرے اگر کوئی اور شے ملانے کی ہو تو ملا سکتے ہیں اور جو ترکیب گلے سڑنے سے محفوظ رکھ سکے وہ ترکیب کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ دماغ ہد ہد کا ضائع نہ ہو۔ آٹا بھی کوئی خاص ضروری چیز نہیں ہے۔ اگر کسی اور شے میں ملا کر کھلایا جاسکے تو اور شے میں ملا لیں یا اگر تازہ دماغ کھلا سکتے



ہیں تو تازہ کھادیں۔ ہر حال دماغ کا کھانا ہے اور کھانے سے قبل وہ الفاظ کہتا ہیں جو میں اور لکھ آیا۔ یہ بھی ضرور نہیں کہ الفاظ یہ ہی ہو جو میں نے لکھے ہیں۔ ہاں مفہوم یہ ہی ہو۔

خواص چہار دہم۔ ہد ہد کے دماغ کو سایہ میں خشک کر کے اس کے ہموزن مصطفیٰ رومی اور چنبیلی کے پھولوں پر مل کر جس شخص کو سکھاؤ گے۔ اس کے قلب میں تمہاری محبت اور الفت پیدا ہوگی۔ اگر چنبیلی نہ ملے تو اور کوئی خوشبودار پھول تمہاری محبت اور الفت پیدا ہوگی۔ اگر چنبیلی نہ ملے تو اور کوئی خوشبودار پھول لے لو جیسے گلاب وغیرہ۔ دماغ اور مصطفیٰ کو ملکا کر اگر ضرورت ہو تو گلاب میں حل کر کے پھولوں پر مل دو یا جس طرح مناسب سمجھو اس طرح پھولوں پر مل دو۔ ایک صاحب نے پھولوں کی تعداد اکیس بیان کی ہے اور ایک صاحب نے اس کے اکیس پتے بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

خواص پانزدہم۔ جس شخص پر سحر کیا گیا ہو وہ ہد ہد کے گوشت کی دھونی یعنی دھوئیں اپنے جسم پر لے سحر کا اثر زائل ہوگا۔ اگر ہد ہد کے دماغ کی دھونی کیوتروں کے درجے میں یا مرغیوں کے ڈربے میں یا پرندوں کے پیچھے پر دیں تو کوئی موزی جانور ان کے پاس نہ پھٹکے گا اور سب جانور محفوظ رہیں گے۔ اگر ہد ہد کو ذبح کر کے اپنے گھر کے کسی نمایاں گوشے میں لٹکا دیں تو اس گھر کے رہنے والوں پر سحر اور جادو اثر نہ کرے گا۔

خواص شانزدہم۔ ہد ہد کو ذبح کرو۔ اس کی کھال۔ چونچ۔ زبان۔ یہ تین چیزیں لے لو۔ بتایا زمین میں دفن کرو۔ اس کی کھال پر نام مطلوب مع والدہ کے لکھ کر اپنے داہنے بازو پر باندھ لو۔ چونچ اور زبان ہرن کی جھلی میں لپیٹو۔ اگر ہرن کی جھلی نہ ملے تو جھلی لے لو جس میں ورق چاندی سونے کے ورق کو ٹا کرتے ہیں لیکن اس جھلی پر بھی نام طالب مع والدہ کے لکھو۔ اس جھلی میں زبان اور چونچ لپیٹ کر ایسی جگہ میں دفن کرو جس جگہ سے مطلوب گذرتا ہے جس وقت مطلوب اس جگہ سے لائے گا۔ جذبات محبت اس کے دل میں پیدا ہوں گے۔ ایک صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک کانڈ پر یہ نام لکھ کر بھی اسی جھلی میں زبان اور چونچ کے ساتھ رکھ دو وہ اسما یہ ہیں۔



فیلم۔ مار نور مائل۔ وصال۔

خواص ہفت دہم۔ ہد ہد کی داہنی آنکھ اور نام مطلوب مع والدہ کے ایک کانڈ پر لکھ کر اور دونوں کو سفید کپڑے میں باندھ کر اپنے بازو پر باندھ دو۔ جب مطلوب کا سامنا ہو گا وہ بہت محبت اور اشتیاق سے پیش آئے گا۔

خواص ہشت دہم۔ جس کسی کی آنکھ میں سفیدی آگئی ہو تو گرم گرم خون تازہ خون گرم ہونا ہے اسٹائی سے آنکھ میں لگائے سفیدی دور ہوگی اور چند امراض چشم کے لئے بھی مفید ہے شب کو ری دور ہوتی ہے۔ اگر آنکھ میں پھلی یا خیش ہے تو چند بار کے لگانے سے وہ مرض بیکار رہتا ہے اور آنکھ صاف ہو جاتی ہے۔

خواص نوزدہم۔ ہد ہد کے بائیں بازو کے تین پر ہد ہد کے لو۔ یعنی سب سے بڑا کنارے والا اور پھر اس کی ہد ہد کا اور تیسرا اس کے ہد ہد کے اور دشمن کے دروازے پر جا کر اس کی مٹی ایک مٹھی لے لو۔ پتلے پر کو اسی جگہ کر اگر جہاں سے مٹی لی ہے اس پر وہ مٹی جو مٹی میں ہے۔ تھوڑی تھوڑی گراتے جاؤ اور زبان سے کہتے جاؤ۔ جس طرح یہ مٹی گر رہی ہے اسی طرح یہ مکان غارت ہو جائے گا و سرے اور تیسرے دن پھر ایسا ہی کرو یعنی تین پروں تین دن یہی عمل کرو وہ مکان اور مکان کے رہنے والے تباہ اور برباد ہو جائیں گے۔

خواص بستم۔ پتلے ایک خاص عمل معلوم کرو جو یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ والین والآخرین یا انت الملک الملک لا الہ الا اللہ یا جلیل یا رزاق یا رب یا وارث یا محب یا مشفق یا شفیق انت ذو الجلال والا کرام ہد ہد کے خون سے اس عزیمت کے ایسے خوشنما اور رتھیں کانڈ پر لکھو جو ریشم کا کپڑا معلوم ہو یعنی کانڈ ایسا خوش رنگ ہو جیسے حریر اور عزیمت کے تحت میں نام مطلوب مع والدہ کے لکھو اور بعد ازاں یہ عبارت لکھو اے ہد ہد تجھ کو قسم ہے سلیمان علیہ السلام کی جس طرح ملکہ سبا کو لایا تھا اسی طرح اسے حاضر کر۔ یہ لکھ کر اپنے بازو پر باندھ دو اور مطلوب کے سامنے جاؤ



بھگت خدا آپ کی محبت میں بے قرار ہو گا۔

خواص بست و یکم۔ اگر کوئی قوت مردی سے عاجز ہو گیا ہو جو کمزوری کے یا کسی نے بست کر دیا ہو تو مغز بہہ تازہ لے کر قصب پر طلا کرے اور طلا کرتے وقت یہ کہتا جائے اے بہہ جس طرح تو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ سبا پر غالب کیا تھا مجھے بھی مردی میں غالب کرے۔ اس طرح تین دن طلا کرے تو بست کھل جائے گا اور قوت برپا شدہ واپس آئے گی۔ اگر اتوار کے دن سے شروع کرے تو زیادہ مفید ہے۔

خواص بست و دوم۔ بہہ تین پر بانیں بازو کے لیے اور اتوار کے دن اس پر عزیمت پڑھے جو خواص بست میں لکھی ہے اور بعد عزیمت کہے کہ اے بہہ فلاں بن فلاں کی زبان میری طرف سے بند ہو جائے یہ کہہ کر ان پر دوں کو آگ میں ڈال دے۔ اس شخص کی زبان آپ کی ایذا رسانی سے بند ہو جائے گی۔

خواص بست و سوم۔ اگر کسی شخص میں قوت گویائی مفقود ہو تو بہہ بد کی زبان پر عزیمت بست پڑھ کر (تین مرتبہ) اپنے بازو پر باندھ لے۔ کمزوری دماغ دور ہوگی۔ کند ذہنی جاتی رہے گی۔ وہ جلسوں اور مجھوں میں فصیح و بلیغ تقریر کر سکے گا۔ اس کی زبان تنجہ براس ہو جائے گی جو کسی جگہ نہ رکے گی۔

خواص بست چہارم۔ بہہ کا تاج کاٹ لو اور اس پر عزیمت یکم تین مرتبہ پڑھ کر اپنی نوبی میں رکھو ہر شخص بادشاہوں کی طرح تمہاری عزت کرے گا اور کوئی مغلوب نہ کر سکے گا۔ خواص بست و پنجم۔ بہہ کا دھتیا پاؤں نیچے سے کاٹ لو اور تین مرتبہ عزیمت بست پڑھ کر وہ شخص اپنے بازو پر باندھ لے جس کو آشک کا مرض ہو تو بھگت خدا صحت ہوگی۔

خواص بست و ششم۔ جس شخص کو رتوندھ (شکورری) کا عارضہ ہو۔ اور کسی دوا سے صحت نہ ہوتی ہو تو بہہ بد کی داہنی آنکھ بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنے بازو پر باندھ بھگت خدا صحت ہوگی۔

خواص بست و ہفتم۔ پوست بہہ بد پر عزیمت بست تحریر کرے اور جس عورت کو بست

کرنا مقصود ہو اس کا نام مہ و الدہ کے تحریر کر کے اپنے بازو پر باندھ کر اس سے قربت کرے وہ عورت اس پر فریفت ہوگی (حرام پر نہ کرے)۔

خواص بست و ہشتم۔ اگر کوئی عورت بست ہو تو بہہ بد کے اٹے پاؤں کا ٹانھن لے کر اس پر عزیمت بست پڑھ کر عورت بست کے داہنے بازو پر باندھ ہو۔ فوراً کھل جائے گی۔

خواص بست و نهم۔ اگر دو شخصوں میں مفارقت مقصود ہو تو ایک پر داہنے بازو کا اور ایک پر بائیں بازو کا لے کر اس پر عزیمت بست پڑھ کر کہے اے بہہ جس طرح تیرے پر جدا ہیں اسی طرح فلاں فلاں میں جدا ہوتی ہو جائے۔ ان دونوں پر دو قبروں میں دفن کر دیں بست جلد دونوں میں جدا ہوتی ہوگی۔

خواص سی ام۔ اگر کسی کے ہاتھ یا پاؤں یا کسی جگہ کسی صدمہ سے ہڈی ٹوٹ جائے تو بہہ کا الٹا بازو جڑ سے اکھاڑ کر اور اس پر عزیمت بست پڑھ کر شکستہ ہڈی پر باندھ دے تو وہ ہڈی بے تکلیف کے جلد پیوست ہو جائے گی۔

خواص سی و یکم۔ مگر کوئی عورت حمید یعنی بانجھ ہو۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو بہہ بد کے سیدھے بازو کا گوشت جو پروں سے صاف کر لیا گیا ہو لے کر اس پر عزیمت بست پڑھ کر وہ عورت اپنی گھر سے ہانڈھے اور شوہر سے قربت کرے تو بفضل خدا اولاد ہوگی اگر مرد میں قصور ہے تو مرد بہ وقت اپنی گھر سے ہانڈھے۔

خواص سی و دوم۔ کوئی زلم ہو یا کسی جگہ درم ہو۔ درد ہو۔ ناسور ہو۔ برص کے سفید داغ ہوں۔ کسی قسم کا پھوڑا ہو تو بہہ بد کے گوشت کا پیارچہ لے کر اور اس پر عزیمت بست پڑھ کر اس جگہ پر باندھ دے بھگت خدا صحت ہو۔

خواص سی و سوم۔ بہہ کا گوشت بخون کر کھانا قوت مردی کی بہترین دوا ہے۔

خواص سی و چہارم۔ بہہ بنگال یعنی ریٹ کو بھی بعض نے قوت مردی کے لئے بے نظیر تسلیم کیا ہے۔ یعنی اس کی ریٹ کسی شے میں ملا کر کھانا قوت باہ کی زیادتی کے لئے مجرب ہے۔ خواص سی و پنجم۔ بہہ بد کی گردن کو پکا کر کھانا بہت ہی متوی ہے۔



یہ وہ اثرات اور نتائج ہیں جو بعض کتب و رسائل میں اور بعض عام و خاص کی مشاہدے میں آچکے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ جو صاحب ان مجربات میں سے حسب ضرورت آزمائش کریں گے وہ صحیح اور موثر پائیں گے اور ان کا دست طلب دامن مقصود تک پہنچ سکے گا۔



بمعون اللہ العزیز الحمید

یہ واقعہ اکثر دیکھا اور سنا گیا ہے کہ ایک ہی عمل اور دوائے بعض وقت یا بعض اشخاص پر فوری اثر دکھایا ہے اور تجربہ پر پوری اتری۔ لیکن دوسرے وقت دوسرے شخص پر یا اسی شخص پر مطلق اس عمل یا دوا کا اثر نہیں ہوتا۔ آخری وہی عمل وہی معمول ہے۔ پھر ایک وقت اثر کرتا ہے اور دوسرے وقت اثر نہ کرنا اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ برادران من اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس وقت مزاج اور سیارگان کی مطابقت ہوتی ہے غیب کے وہ تمام سامان مہیا ہوتے ہیں جو تاثیر میں مدد و معاون ہوتے ہیں لیکن ہم کو بوجہ علم نہ ہوتے۔ لیکن دوسرے وقت وہ غیبی سامان جو اثرات کے حامل تھے۔ مفقود ہوتے ہیں۔ جن عالمین کے عمل اور نقش اور جن اطباء کی دوا تیر ہدف اور فیصد بحرب ہوتی ہے۔ اس کی وجہ صرف اسی قدر ہے کہ وہ مزاج اور تعلقات عمل و ادویات سے واقف ہوتے ہیں۔ جب کسی شے کے تعلقات اور مناسبات موجود ہوں گے۔ وہ پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور جب کسی دوا یا عمل کے مناسبات و تعلقات مفقود ہوں گے۔ اس عمل اور دوا کا اثر جاتا رہے گا۔ میں نے تجربہ سے یہاں تک دریافت کر لیا ہے کہ بعض وقت بعض اشخاص پر زہر اور سمیت کا اثر کالعدم ہو جاتا ہے۔ مثلاً سکھیا کھائے ہوئے اور زہریلے سانپ کے کاٹے ہوئے بعض اشخاص زندہ دیکھے گئے باوجودیکہ سکھیا اور زہریلا سانپ سو فیصدی مسلک ثابت ہو چکا ہے۔ ہر عمل میں اثر اور ہر دوا میں تاثیر صانع قدرت نے ودیعت رکھی ہے۔ لیکن محل استعمال میں ہم غلطی کر جاتے ہیں اس وجہ سے اس میں اثر نہیں ہوتا اور عمل کے تعلقات تو بہت باریک ہیں ان پر عبور حاصل کرنا زرا دشوار ہے

میں نے جلد اول میں بعض ضروری قوانین بیان کر دیئے ہیں۔ اگر آپ ان قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل کریں گے تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ



مستحصلہ

یہ قدر میں ہی پیش نہیں کر رہا ہوں بلکہ تمام بزرگان دین اور عالمین نے پیش کیا ہے کہ مستحصلہ تعلیم و محکمہ انعام و تقسیم و مزد و کنایات۔ اشارات و محسوسات نطق و کلام اور ہر ان قواعد و ضوابط بے نیاز میرا اور معرا ہے جس سے کوئی علم آجاتا ہے مستحصلہ انبیاء اور قائمہ کاظم خاص ہے عالم الغیب و الشہادہ نے بھی قرآن عظیم میں اس علم کو مرموز ارشاد فرمایا ہے دیکھو سورہ نحل یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اعیان حالت سے ارشاد فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو ملک سبا کا تخت یہاں لے آئے۔ عفریت جو ایک جن تھا اس نے عرض کیا کہ ہاں میں یہ خدمت کر سکتا ہوں اور اس سے قبل کہ آپ یہاں سے انھیں میں اس کا تخت لا کر پیش کر دوں گا۔ حضرت آصف برخیا نے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر اعظم تھے عرض کیا قال الذی عنده من علم منا الكتاب انا اتيك به ان يرتد اليك طرفك یعنی کہا اس نے (آصف نے اور اس کے پاس ایک کتاب کا علم تھا کہ میں اس کو (ملکہ سبا کے تخت کو) پکڑ مارنے میں لے آؤں گا۔ عالمان جعفر فرماتے ہیں کہ یہاں علم من الکتاب سے مراد علم جعفر ہے اور یہ صحیح ہے تمام اہل علم نے مستحصلہ کے مقام کو تخت تکمیل ہی تصور کیا ہے اور جعفر کی متعدد کتب میں کوئی ایک مثال پیش نہیں کر سکتا کہ کسی نے اس مقام کو عام فہم عبارت میں بیان کیا ہو۔ اگر کوئی شخص بیان کرنا چاہے تو قدر نا ایسا تسامع واقع ہو جاتا ہے کہ وہ خود بھی یاد کیا ہو افراموش کر دیتا ہے۔ آپ نے فراموشی کا حال سنا ہو گا کہ اس کے اندر روئی حالات اور واقعات آج تک کسی نے بیان نہیں کئے اور فراموشی اس کے بیان کرنے پر قادر ہی نہیں اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ میں فراموشی کی حقیقت معلوم کر دوں تو وہ شخص



تلاش حقیقی و تحقیق سے ہرگز واقعات معلوم نہیں کر سکتا۔ فرامیش کے اسرار پر واقف ہونے کے لئے اس گورہ میں شامل ہونا پڑے گا اسی طرح اگر آپ علم جفر سے مستحصلہ حل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کسی جفار سے ملنے اس کی خدمت کیجئے سالہا سال کوشش کیجئے اگر استاد اپنی شفقت سے واضح کر دے تو معلوم ہو گا۔ اگر کوئی کتاب سے حل کرنا چاہے تو قیامت تک ناممکن ہے بس جس طرح اکابرین سلف نے بیان فرمایا ہے اور جس رنگ سے علمائے جفر نے اپنی تصنیف اور تالیف میں تحریر کیا ہے یعنی وہ سراپا مبہم اور پیچیدہ ہے اور کوئی آج تک بے امداد غیبی کے اسے حل نہیں کر سکا ہے اور نہ سمجھ سکا ہے۔ اسی طرح میں مجبوراً بیان کروں گا۔ ہاں میرے بیان میں آپ اس قدر فرق ضرور پائیں گے کہ جن امور کی تشریح ممکن ہے میں وہ تشریح کر دوں گا اور کر دی ہے۔ سلف صالحین نے اس علم کو مستحصلہ پر اپنی طرف سے بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ میں اپنے طرز بیان میں کوئی پردہ ڈالنا نہیں چاہتا۔ ہاں جو پردے قدرت سے پڑے ہوئے ہیں وہ اٹھانے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا ہے۔

در پس آئند طوطی صفت داشتہ اند آنچه استاد ازل گفت بگوی کریم

اب مستحصلہ کا ایک حل خوب غور سے پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ معہ نہ رہے گا۔ صاحبان ذوق اس سے استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ یہ قاعدہ میرے ساتھ مخصوص نہیں جفر کی اور کتابوں میں بیان کیا ہے مگر میں اسے کسی قدر ایسی شرح سے بیان کرتا ہوں کہ کہ اہل شوق کی نگاہوں سے مشکلات کے پردہ اٹھ جائیں گے اور کوئی لائیخل عقدہ سد راہ نہ ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ و ما توفیقی الا باللہ۔

اپنا سوال ایک کانڈ پر مختصر کر کے لکھا کریں۔ مختصر سے یہ مراد ہے کہ حشو کے الفاظ اس میں نہ ہوں۔ بس سوال کی تکمیل کے لئے جس قدر عبارت کی ضرورت ہو اسی قدر عبارت میں سوال لکھیں۔ اب دیکھو کہ طالع وقت کیا ہے یعنی آفتاب نکلنے کے وقت کس ستارے کی سماعت تھی اور وہ ستارہ کس برج سے منسوب ہے یہ واضح رہے کہ غمہ متعیرہ

میں پانچ ستارے و دو دو برجوں کے مالک ہیں۔ لہذا وہ ستارے جو دو برج رکھتے ہیں ان کا پہلا برج لو۔ مثلاً مرغ کے دو برج ہیں حمل اور عقرب تو جب مرغ طالع وقت ہو حمل مراد ہوگی یہ کہ عقرب اس طرح معلوم کرو کہ طلوع کے وقت کس ستارے کی سماعت تھی اس سے منسوب برج کو لکھیں۔ اب اس برج کا چوتھا ساتواں دسواں برج لکھیں بعد ازاں جس ستارے کی سماعت میں سوال حل کر رہے ہو اس ستارے کا نام لکھو (یہاں برج نہ لکھو) اور سوال لکھو اب تم تمام سموں کو مفرد کر کے ایک بڑے کانڈ پر لکھو۔ اب چار برج آپ کے پاس ہیں یعنی طالع چہارم ہفتم دہم اور جس دن سوال حل کر رہے ہیں اس دن کا نام لکھو۔ مگر حرف ذرا بعد اگر کے لکھو تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہے۔ اب اس کانڈ کو رکھ دو دوسرے کانڈ پر یہ حروف لکھو۔ ی۔ ا۔ ب۔ ا۔ ی۔ ط۔ م۔ ب۔ ج۔ م۔ ن۔ م۔ ج۔ ی۔ ط۔ خ۔ ب۔ ی۔ ر۔ ن۔ و۔ ر۔ ہ۔ ا۔ د۔ ی۔ ر۔ م۔ ج۔ ی۔ ب۔ و۔ ل۔ س۔ خ۔ یہ سب التالیس حرف ہیں اب ان دونوں کانڈوں کو صاف رکھ کر باہمی استخراج دیں۔ یعنی ایک حرف ایک کانڈ سے ایک حرف دوسرے کانڈ سے لے کر لکھتے چلے جائیں ابتدا حروف کی ان حروف سے کریں۔ یعنی پہلا حرف ان حروف میں سے لو اور دوسرا حرف اس میں سے تو جو سیارگان و سوال سے آپ نے تیار کئے ہیں۔ اب باہمی استخراج دینے میں ممکن ہے کہ یہ صورت پیش آئے کہ کسی کانڈ میں حروف کم ہو جائیں تو کم سطر والی میں جس قدر حروف کی کمی ہو اس کو کاف اور نون سے پورا کر لیں یعنی جتنی تعداد کم ہو۔ کاف اور نون سے پوری کریں۔ چاہے کاف اور نون کو چند مرتبہ تکرار کرنا پڑے اب تیسری سطر مزوجہ کام کی ہے اور بجائے اساس کے ہے اب جواب حاصل کرنے کے لئے یہ قاعدہ ہے تین تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لکھتے جائیے۔ آپ ان حروف کو جوڑیے امید ہے کہ جواب گویا ہو گا۔ اگر بالفرض جواب گویا نہ ہو تو ان حروف مستخرجہ کو عنصر خلاف سے بدل لیں۔ یعنی آتش کو آبی سے۔ آبی کو آتش سے تبدیل کریں۔ علیٰ ہذا القیاس اس علم کے علماء نے مراتب حروف کی تبدیلی کا ایک خاص اثر بیان









## اسم اعظم

میں نے جلد اول یعنی ارواح الجفر میں صفحہ ۱۰ اور صفحہ ۱۰۸ پر اسم اعظم نکالنے کا طریق بیان کیا ہے جو اساتذہ نے بیان کیا تھا۔ لیکن جفر کی ایک کتاب جو کافی نیابت مستند تھی۔ اس کے مطالعہ سے مجھے ایک اور قاعدہ معلوم ہوا۔ جو قارئین کرام کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ قاعدہ بھی قوانین علم کے مطابق ہے۔ اب آپ کے دل میں ظہان پیدا ہو گا کہ ان دونوں کو مرجع ہے۔ برادر م میں عرض کروں گا کہ تعداد عمل بعنایت چالیس یوم ہے اور میں تو یہ عرض کروں گا جو عمل اپنی فروعات میں مکمل ہو جاتا ہے وہ ایک تیر ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ تین دن میں ہی اثر دکھاتا دیتا ہے اور میں نے ایسے عملیات بھی دیکھے ہیں کہ ایک ہی دن میں انقلاب پیدا کر دیا ہے اور یہ عمل کوئی آسمان سے کسی پر نازل نہیں ہوتا بلکہ یہ ہی قرآنی آیات میں جو دن رات متداول ہیں۔ صرف ترتیب ترکیب اور مرد فوعات کے مجموعہ سے وہ با اثر بلکہ سر بلع الاثر ہو جاتے ہیں اور یہ نظام کائنات سے اگر خدائے حکیم اپنے مقدس کلام کا اثر بے اسباب اور بے قانون کے فرما دے تو نظام کائنات ابتر ہو جائے گی کوئی کسی کا محتاج اور دست نگر نہ رہے کسی کو کسی کام میں دیگر ذرائع کی ضرورت نہ رہے۔ بس ہر شخص عمل سے ہی کام نکال لیا کرے مگر میرے دوستو عمل کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنا خود کو کندن و کاہر اور دن کا مصداق ہے اور جب کامل اثر پیدا ہو جاتا ہے تو انسان خود دنیا سے بے نیاز ہو جاتا ہے بہر حال اسم اعظم ایک موثر طریقہ کامیابی کا ہے اور جو طریقہ اب مجھے معلوم ہوا ہے وہ اس طریقہ سے بلند تر ہے جو میں صفحہ ۵۲ ارواح الجفر میں بیان کر چکا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب اعداد ایسے حاصل ہوں کہ ۲۸ سے کم ہوں تو ان اعداد کو ۲۸ میں سے منہا کر دے اور جو باقی رہے اس کا حروف بناؤ یعنی ایک قاعدہ تو یہ ہے کہ جفت اعداد ۲۸ سے کم ہوں تو اسی نمبر کا حرف ابجدی حرف سری ہے یا الف سے کاف تک یعنی ایک سے ۲۰ تک جب حرف دلیل پیدا ہو تو وہ ہی

حرف سری ہو گا لیکن میرا قاعدہ صحیح نہیں۔ گو میں خود اب تک اس پر عمل کرتا تھا۔ اب جدید قاعدہ یہ معلوم ہوا کہ جفت اعداد ایک سے میں تک حاصل ہوں۔ تو ان اعداد کو ۲۸ میں سے منہا کر دو باقی رہے وہ حرف سری ہے۔ مثلاً حرف دلیل کاف پر آمد ہو جس کے عدد ۲۰ ہیں اور یہ ہی ایک حرف جس میں دو صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ باقی اعداد میں یعنی ابجد سے حلی تک کوئی دو صورتیں پیدا نہیں ہوتیں۔ اگر حرف دلیل کاف پیدا ہوا ہے تو دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی ابجد کا بیسواں حرف (ر) حرف سری ہو گا اور دو سری صورت یہ ہے کہ ۲۸ میں سے ۲۰ منہا کئے باقی ۸ لہذا حرف ح (ح) حرف سری ہو گا۔ باقی دس حرفوں میں یعنی ابجد سے حلی تک سب میں یہ ہی صورت ہوگی کہ جب حرف دلیل الف سے یا تک پیدا ہو تو حرف سری وہ ہو گا جو ۲۸ میں سے منہا کرنے کے بعد بچے گا۔ مثلاً حرف دلیل ح (ح) پر آمد ہو اس کے عدد ہیں ۸۔ لہذا ۲۸ میں سے ۸ منہا کرنے پر ۲۰ باقی رہے جو کاف کے عدد ہیں۔ لہذا حرف ح کا سری حرف کاف ہے۔ باقی حالات ارواح الجفر صفحہ ۵۲ سے معلوم کرو۔

ایک خاص راز کی بات آپ پر ظاہر کرتا ہوں جو بہت ہی کم اصحاب کو معلوم ہے سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں اور ابجد کے حرف ۲۸ ہیں۔ اگر ۳۶۰ کو ۲۸ پر تقسیم کریں تو خارج قسمت ۱۲ ہو گا اور ۲۴ باقی رہیں گے۔ چونکہ سال کے ۱۲ ماہ ہوتے ہیں اور ہر ماہ حساب میں ۳۰ یوم کا ہوتا ہے۔ لہذا ہر حرف کے حصہ میں ۱۲ یوم آتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ایک حرف کی حکومت ایام پر ۱۲ دن ہوتی ہے۔ اب معلوم کرو کہ حروف طبائع پر تقسیم ہیں یعنی ۲۸ حروف چار طبائع پر تقسیم ہیں۔ آتش، بادی، آبی، خاکی لہذا ہر عنصر کے حصہ میں سات حرف آتے ہیں (دیکھو ارواح الجفر صفحہ ۵۲)۔ اب معلوم کرو کہ ایک سال کی چار فصلیں ہوتی ہیں۔ ریح، خریف، صیف، گرمی، شتا، (جاڑ) لہذا سات سات حرف تین تین ماہ دنیا پر حکومت کرتے ہیں۔ گرمی میں آتش حروف کی حکومت ہوتی ہے۔ جاڑے میں آبی حروف کی حکومت ہوتی ہے۔ ریح میں بادی حروف کی حکومت ہوتی



ہے۔ خریف میں خالی حروف کی حکومت ہوتی ہے (ہر ماہ کے ۳۰ دن۔ ہر حرف کی حکومت ۱۲ دن ۱۲ x ۳۰ = ۳۶۰) اب جھڑایہ ہے کہ سال کی ابتدا کس دن سے ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ دنیا میں ہر قوم کا سال جدا گانہ ہے۔ مثلاً انگریزوں کے نئے سال پہلا دن یکم جنوری ہے مسلمانوں کے نئے سال پہلا دن یکم محرم ہے۔ ہندوؤں کے نئے سال پہلا دن یکم میساکھی ہے اور یونان کے نئے سال پہلا یکم حمل ہے۔ چونکہ اس حساب میں علامتیں نجوم یونانی سال کے تقب کرتے ہیں اور ہندی شمسی ہندی سال کا لفظ اس حسب قانون علامت جفریکم حمل کو سال کا پہلا دن قرار دیتا ہوں اور اسی پر حروف کی تقسیم کرتا ہوں۔ حمل۔ ثور۔ جوزا تین ماہ گرمی کے ہیں سرطان۔ اسد۔ سنبلہ یہ تین ماہ برسات کے ہیں عقرب قوس یہ تین ماہ جاڑے کے ہیں۔ ایک عرب کہتا ہے۔ **دخول الشمس فی المیزان و برد الماء فی الکیزان** (داخل ہو شمس میزان میں اور ٹھنڈا ہوا پانی مشکوں میں) جدی۔ دلو۔ حوت۔ تین ماہ رقیق کے ہیں۔ اب حروف کی تقسیم یہ ہے کہ حمل ثور۔ جوزا کے حروف یہ ہیں ا۔ ہ۔ ط۔ م۔ ف۔ ش۔ ذ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ کے حروف یہ ہیں ب۔ د۔ ی۔ ن۔ م۔ ت۔ ض (چونکہ یہ حرف بادی ہیں اور برسات کا تعلق ہوا سے ہی ہے۔ ہوائیں بادلوں کو لاتا ہیں۔ اگر ہوائیں بادلوں کو نہ لائیں تو بارش بھی نہ ہو۔ بارش ایک نتیجہ ہے۔ اصل شے ہوا ہے) میزان عقرب۔ قوس کے حروف یہ ہیں ج۔ ز۔ ک۔ س۔ ق۔ ث۔ ظ۔ جدی۔ دلو۔ حوت کے حروف یہ ہیں د۔ ح۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ۔ اب اس کی تقسیم اس طرح ہے کہ یکم حمل سے ۱۲ حمل تک الف کی حکومت ہے بعد ازاں ھ کی (اوپر بیان ہے) بعد ازاں ط کی علی ہذا القیاس اس طرح ۱۲ دن ایک حرف کے دیتے چلے جاؤ۔ اب یہ معلوم کرو کہ بعض ماہ ۲۹ کے بعض ۳۰ کے بعض ۳۱ کے اور ایک مہینہ ۳۲ کا بھی آتا ہے۔ لہذا تیسرے مہینہ کے آخری دن پر آخری حرف متعلقہ کو ختم کر دو۔ خواہ اس حرف کو شروع ہوائے دس یا گیارہ دن ہوئے ہیں یا تیرہ اور چودہ ہو چکے ہیں مثلاً جوزا کی ۱۳ تاریخ کو ہم ذال کی حکومت ختم کر دیں

گے اور یکم سرطان سے حرف پ (پا) کی حکومت شروع کر دیں گے۔ اس تحصیل سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہر وقت میں اور بائیں بازو کے بڑے پ میں ایک حرف کی حکومت ہے اور یہ بھی محتاج دلیل نہیں کہ حاکم کا حکم ہی چلا کرتا ہے۔ معزول شدہ حاکم کا حکم کوئی اثر نہیں رکھتا۔ آج بھی دنیا میں کئی حکمران ہیں جن کی حکومت اور فرمانروائی سلب ہو چکی۔ اب ان کے حکم کی قبیل کوئی نہیں کرتا۔ نہ ان کا حکم کوئی مانتا ہے۔ **و تلتک الا یام لدا ولها بین الناس بس ایسے حروف کا استعمال کرنا جن کی حکومت اس زمانے میں ہو نہایت مریخ الاثر ہوتا ہے۔** اب آپ کے دل میں قدر غایہ سوال پیدا ہو گا کہ کوئی نام اور عمل ایسا نہیں ہے جس میں وہ تمام حروف ہوں جو اس زمانے سے مخصوص ہیں یا وہ حروف جو ان دنوں سے منسوب ہے۔ تو ہم کس طرح ان حروف کی پابندی کر سکتے ہیں۔ مگر اس زمانے میں آتش حروف کی حکومت ہے لیکن ہم جو عمل پڑھنا چاہتے ہیں اس میں حروف آتی ہیں تو اب کیا کریں کیا اس وقت تک انتظار کریں جب حروف آتش کی حکومت کا وقت آجائے یا کیا تدبیر کریں۔ ہم عمل تبدیل نہیں کر سکتے۔ نام طالب یا مطلوب کا تبدیل نہیں کر سکتے سوائے اس کے چارہ کار نہیں کہ ہم عمل اس وقت تک نہ پڑھیں۔ جب تک کہ ان کی حکومت کا وقت نہ آجائے اور اس میں جو خرابی اور قحط ہے وہ ظاہر ہے۔ اس خرابی کا صحت اور اس اندیشہ کا حل بعض عاملین نے تو یہ تجویز کر دیا ہے کہ ہر عمل میں ایک دو حرف ضرور اس وقت کے آجاتے ہیں جس پر ان حروف کی حکومت ہوتی ہے مثلاً شازدہ و ناوہ اور جس عمل میں کوئی حرف اس وقت کے حاکم کا شامل نہ ہو وہ عمل بے اثر ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ عملیات بے اثر ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے بعض کے واسطے وہی عمل بے کار ہوتا ہے اور بعض کے واسطے وہی عمل کار آمد ہوتا ہے کیوں کہ اگر بالفرض عمل میں وہ حرف نہیں تو عامل کے نام میں وہ حرف ہوتا ہے جو اس وقت کا حاکم ہے آپ کہیں گے کہ بعض عملیات بلکہ اکثر عملیات میں عامل کا نام شامل نہیں ہوتا۔ یہ صحیح ہے کہ ظاہر عمل میں عامل کا نام نہیں ہوتا



مگر باطنی عامل کی نوابت اور اس کا نام شامل ہوتا ہے اور روحانی طریق پر اس کا اثر شامل ہوتا ہے لیکن جو عامل محتاط رہیں وہ پہلے غور کر لیتے ہیں کہ آیا عمل میں حاکم وقت کے حروف ہیں یا نہیں اگر نہیں ہوتے تو وہ عمل کو موقوف کرتے ہیں۔ لیکن جب کسی عمل کے کرنے کی ضرورت پیش آجائے اور بغیر عمل کے چارہ کار نہ ہو اور عمل میں وہ حروف نہیں جو اس وقت کے حاکم ہوں تو عامل عمل سے قبل خدا کا ایک نام زیادہ کر لیتے ہیں اور وہ نام ایسا انتخاب کرتے ہیں کہ جس میں وہ حروف ہوں جو اس وقت کے حاکم ہوں اور اس طرح عمل میں قوت مقناطیسی کر لیتے ہیں۔ میری ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ عمل ایسا آسان کام نہیں جس قدر عام لوگ سمجھتے ہوئے ہیں بلکہ ہزار نکتہ باریک تر زموانہ نجات است قواعد و ضوابط کی سخت زنجیروں میں عمل جکڑا ہوا ہے اور مزید پیچیدگی یہ ہے کہ ہر عمل میں تمام قوانین کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بلکہ بعض عملیات ایسے ہیں کہ جن میں بعض قوانین کی پابندی نقصان پیدا کر دیتی ہے۔ کس قانون کا عمل در آمد کس عمل پر ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی بحث ہے جو نہایت مشکل ہے اور اس دار و مدار اپنی قوت علم پر موقوف ہے۔

میں ایک مذہبی آدمی ہوں میری گردن میں شریعت حقہ کی زنجیر پڑی ہے۔ میں مجبور ہوں۔ مختار نہیں ہوں کہ جی میں آئے لکھ دوں اور جو زبان پر آئے کہہ دوں بلکہ۔

رشتہ در گرو غم انگندہ دوست  
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

مجھے تحقیق ہے کہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی بات پر یقین نہ کرو اور یہ ارشاد اس لئے تھا کہ نجومی حدود علم سے گذر کر اپنی طرف سے بھی بہت سے باتیں بنا لیتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے اور آپ یقین کریں کہ نجومی اور رمالی اور اسی قسم کے کام کرنے والے اصحاب کو جھوٹ بولنا ضرور نہیں بلکہ مجبور ہیں کہ جھوٹ بولیں۔ اگر جھوٹ نہ بولیں تو وہ دنیا میں کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو نہیں چلا سکتے۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہے۔ قید ہے۔ کسی مقدمہ میں گرفتار۔ اس

کے متعلقین میں سے کسی نے اگر دریافت کیا کہ بیمار صحت یاب کب تک ہو گا۔ مقدمہ میں فتح ہو گی یا نہیں کیا قید سے رہائی ہو گی۔ اب زائچہ بتایا اس میں نکلا کہ یہ بیمار مرجائے گا۔ فرمائیے میں یا کوئی کس منہ سے کہہ دوں کہ یہ جوان مرجائے گا۔ اگر یہ کہہ دیا جائے تو عزیز گالیاں دیتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں منحوس نے پہلے ہی بد شگونئی کر دی تھی۔ وہ بڑا کبیرت ہے۔ اس کے منہ سے نیک کلمہ نکلا ہی نہیں۔ اس لئے خواہ مخواہ الفاظ کو توڑ کر ایسے گوگو الفاظ کہتا پڑتے ہیں۔ جس سے خود بھی جھوٹے نہ ہوں اور سائل کی دل شکنی بھی نہ ہو۔ ہر حال شریعت قرآن کی بات پر یقین کرنا منع فرمایا ہے۔ مگر سیارگان کے اثرات سے انکار نہیں کر سکتے۔ جب قدرت نے ہر کام کا ایک قانون بتایا ہے اور ہر کام ایک خاص قانون کے ماتحت معرض وجود میں آیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ صحت و عیال۔ تندرستی و بیماری۔ غم اور خوشی کسی خاص قانون کے ماتحت نہ ہوں اور جب کہ دنیا کا ذرہ ذرہ اثرات سیارگان کے ماتحت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان پر اثرات سیارگان نہ ہوں اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ انسانی حالات کا رفتار سیارگان سے گہرا تعلق ہے لیکن تا وقتیکہ ان سیارگان کی حرکات کا مبداء اور اثر اور ان کی طاقت اور حرکات اور قوانین قدرت کا علم نہ ہو۔ انسان کی اثر پذیری کا معہ عمل نہیں ہوتا۔ یہ قدرتی عمل ایک پوشیدہ راز ہے اور عوام سے تا بد پوشیدہ ہی رہے گا۔ ہر حال یہ مسئلہ بینات سے ہے اور تسلیم شدہ ہے کہ ایک انسان کے اعمال و افعال پر گردش سیارگان کا اثر ہوتا ہے اور انسانی زندگی اور نظام فکر کے ماتحت ہے اور جب ہم سیارگان کی گردش کے زیر اثر ہیں تو پھر قدرت نے اس اثرات کو پیدا کرنے اور مٹانے کے قوانین بھی بنائے ہوں گے۔ یہ کہ ظاہر ہے کہ جس طرح جسمانی روگ ہیں۔ اسی طرح روحانی بیماریاں بھی ہیں اور حدیث پاک میں آیا ہے لکھلکھل داء واء یعنی ہر مرض کی دوا قدرت نے پیدا کی ہے۔ جب جسمانی بیماریوں کے لئے قدرت نے ادویات پیدا کیں اور مخلوق کی صحت کے لئے علم طب پیدا کیا تو پھر روحانی بیماریوں کے لئے روحانی طب پیدا نہ کرنا صحیح نہیں۔ ایک شخص کے سینے میں درد



ہے وہ حکیم کے پاس جاتا ہے اور حکیم اسے دوا دیتا ہے۔ جس سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔  
 دوسرا شخص اپنے کسی مقصد کے لئے بے قرار ہے اور مقصد نہ ملنے کے سبب سے خیر  
 طریقہ پر اس کے دل میں درد ہے یہ ظاہر ہے کہ وہ ظاہری طبیب کے پاس نہیں جاسکتا۔  
 کیونکہ اس کے پاس اس درد کا علاج نہیں چونکہ درد روحانی شفا خانے میں آتا ہے اور  
 روحانی حکیموں سے روحانی دوا طلب کرتا ہے اور ایسے مریض کو روحانی طبیب ہی صحت  
 یاب کر سکتے ہیں اور اسی کا نام عمل اور عملیات میں اور روحانی طب کے جاننے والوں کو  
 عامل کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے و نزل من القرآن ما هو شفاء  
 یعنی نازل کیا ہم نے قرآن جس میں شفا ہے یہ شفا روحانی اور جسمانی ہر دو شعبوں پر مشتمل  
 ہے۔ بلکہ حقیقتاً یہاں روحانی بیماریوں کی طرف ہی اشارہ ہے کیوں کہ جسمانی بیماریوں کے  
 لئے تو ادویات اور طبیب موجود ہیں۔ نجومی۔ رمالی اور اس قسم کے علم جاننے والوں کی  
 باتوں پر یقین نہ کرنا اور بات ہے اور گردش سیارگان سے موثر ہونا اور روحانی طریقہ پر  
 اس کا علاج کرنا اور بات ہے۔ اگر ہم اس سے انکار کریں گے تو بہت سی اصولی باتوں اور  
 قوانین قدرت سے انکار کرنا ہو گا۔ لہذا ہم کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ گردش سیارگان کا اثر  
 انسانی طبائع پر ضرور ہوتا ہے اور اس کا علاج بھی ضرور ہے۔

ایک پر لطف بات اور معلوم کیجئے اور یہ بنیاد اور اساس ہے اور سوائے میری کتابوں  
 کے کسی دوسری جگہ آپ اس بحث کو نہیں پائیں گے۔ آپ کو معلوم ہے کہ آج  
 بازاروں میں بے شمار کتابیں عملیات تعویذات اور نقوش سے پر ملتی ہیں۔ آپ چار پیر  
 کی ایک کتاب خرید کریں تو اس میں درجنوں عمل اور تعویذ اور نقش ہوں گے۔ لیکن  
 کوئی یہ تحقیق نہیں کرتا کہ یہ نقش کس نے بنایا ہے۔ اس عمل کی ترکیب کس نے ایجاد کی  
 ہے اور جب آپ ان نقوش اور عملیات کو آزماتے ہیں تو وہ بے اثر ہوتے ہیں۔ اثر نہ  
 ہونے پر دنیا میں دو گروہ ہو گئے ہیں۔ ایک گروہ نقوش اور عملیات سے بدظن ہو کر اس  
 کے اثر کا انکار کر بیٹھا۔ ایک گروہ وہ جو خوش اعتقاد تھا۔ اس نے یہ تسلیم کر لیا کہ عمل

میں تو اثر ضرور ہوتا ہے۔ مگر ہماری زبان پاک نہیں۔ دل پاک نہیں عقیدہ صحیح نہیں۔  
 وجہ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر اثر نہ کرنے کی وجہ خاص اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ عمل  
 بنایا جاتا ہے۔ جس قدر عمل اور نقوش کتابوں میں لکھے ہیں۔ سب صحیح ہیں لیکن ان کا عمل  
 استعمال ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص کو کسی عامل نے عمل بتایا اور  
 وہ اس سے کامیاب ہو گیا۔ اس نے دوسرے اور تیسرے کو بتایا وہ کامیاب نہیں ہوئے۔  
 حالانکہ عمل وہی تھا۔ اس میں نہ مقدار کا قصور ہے۔ نہ اعتقاد کی بحث ہے۔ بلکہ دوسری  
 جگہ اثر نہ کرنے کی وجہ خاص یہ ہے کہ جو کامیاب ہوا اس کے سیارگان اور اسباب اور  
 تھے۔ دوسرا جو ناکام ہوا ہے۔ اس کے سیارگان اور اسباب اور تھے یا وہ انسان ہونے  
 کے آپ دنیا میں فرد واحد ہیں انسان تو بے شمار دنیا میں ہیں مگر ہر انسان اپنی صفات میں  
 سواحد ہے ایک انسان مٹا کر اور مختار نہیں ہے۔ مثلاً آپ انسان ہیں اور اس صفت  
 میں دنیا میں شریک ہیں۔ لیکن آپ کی نوعیت جداگانہ ہے۔ یعنی جس شہر جس محلہ میں  
 آپ رہتے ہیں۔ آپ کے والد کا جو نام تھا جو قوم آپ کی ہے۔ ان خصوصیات کے دنیا میں  
 واحد شخص ہیں۔ کوئی شخص دوسرا نہیں ہے۔ جس زمین پر آپ رہتے ہیں اس کی ہمسرد دنیا  
 میں اور زمین ہی نہیں ہے۔ یعنی عرض البلد۔ طول البلد آپ کی زمین کا خاص ہے اور  
 ستارے کا اثر خاص جو آپ کی زمین پر ہے۔ دوسری زمین پر نہیں علاوہ ازیں جس شہر میں  
 آپ رہتے ہیں۔ اس کے نام کا شہر دنیا میں نہیں ہے۔ اب فرض کرو کہ اس نام کا شہر بھی  
 دنیا میں ہے تو اس شہر میں وہ محلہ نہیں ہے جو آپ کے محلہ کا نام ہے۔ اب فرض کر لیں کہ  
 اس ہم نام شہر میں محلہ بھی وہی ہے جو آپ کا محلہ ہے تو پھر آپ کا ہم نام نہیں اگر ہم نام  
 بھی ہے تو اس کے والد اور والدہ کا نام آپ کے والد اور والدہ جیسا نہیں ہے۔ ہر حال  
 آپ دنیا میں فرد واحد ہیں بس جس طرح آپ فرد واحد ہیں۔ اسی طرح آپ کے حالات  
 واقعات۔ حادثات۔ سیارگان سب جدا ہیں۔ کتاب کے لکھے ہوئے عمل یا کسی اور کے  
 دانستے بنایا ہوا عمل آپ کے کام نہیں آسکتا۔ آپ کی دنیا اور ہے اس کی دنیا اور تھی۔



اکثر احباب کا یہ بھی اعتراض ہے کہ ایک نام کے ہزاروں شخص دنیا میں ہیں مگر ان میں سے ایک امیر ہے ایک غریب ہے۔ اگر ستارے یا نام کا کوئی اثر ہوتا ہے تو سب یکساں ہوتے۔ ایسے خیال اور وہم وہی شخص کیا کرتے ہیں جن کی معلومات محدود ہیں۔ دیکھو زمین ایک ہے بارش ایک ہے مگر کسی زمین میں کچھ پیدا ہوتا ہے اور کسی زمین میں کچھ کال کی زمین میں جس قسم کے میوے پیدا ہوتے ہیں ہندوستان کی زمین میں اس قسم کے میوے پیدا نہیں ہوتے مالا بار میں کثرت سے لونگ ہوتی ہے۔ دوسری جگہ نہیں ہوتی چمن میں کافور پیدا ہوتا ہے۔ دوسری جگہ نہیں ہوتا۔ خطا اور ختن کے ہرن میں نافہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر دوسری جگہ کے ہرنوں میں نافہ مشک نہیں ہوتا۔ غرض کہ ہر قطعہ زمین کی جداگانہ تاثیر ہے۔ حالانکہ زمین تمام دنیا کی پیوستہ ہے۔ آسمان ایک ہے۔ چاند سورج ایک ہیں بارش ایک ہے۔ برادر ہم زمین پر آباد ہیں اور زمین سیارگان کی گردش سے متاثر ہوتی ہے اور ہر ستارہ زمین سے بڑا ہے۔ ستارے کی شعاعیں اور لہریں ہر جگہ جداگانہ ہیں مثلاً آپ کا ستارہ مریخ ہے اور اسی مریخ ستارے کے ہزاروں آدمی دنیا میں موجود ہیں لیکن ہر شخص پر مریخ کی لہریں اور شعاعیں جداگانہ پڑ رہی ہیں لیکن ہر شخص علی قدر مراتب اس سے موثر ہو رہا ہے اسی مسئلہ کو حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے کتاب گلستان میں اس طریقہ سے بیان فرمایا ہے۔

باراں کہ در لطافت لمبش خلاف نیست  
درباغ لالہ روید و در شورہ بوم

بارش ایک۔ آسمان ایک۔ ہوا ایک۔ زمین ایک۔ ایک جگہ لالہ پیدا ہوا اور اس کی برابر گھاس پیدا ہوئی۔ اسی طرح مریخ ستارے والا ایک عیش کر رہا ہے اور لطف زندگی اٹھا رہا ہے اور دوسرا خاک میں لت پت ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ ایک درخت کی ایک شاخ میں دو پھل آتے ہیں۔ ایک پختہ ہو کر لذیذ اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ دوسرا داغدار ہو کر قیل از وقت گر جاتا ہے جب درخت اور شاخ ایک ہے۔ آفتاب کی گرمی اور چاند کی ٹھنڈک

ایک ہے بارش ایک ہے تو پھر ایک پھل کا گل سز جاتا کیوں۔ پس اس کی یہ وجہ ہے کہ آفتاب کی گرمی اور لہریں ایک پر جس طریقہ پر پڑ رہی ہیں۔ دوسرے پر ویسی نہ تھیں۔ خاصہ اس طولانی تقریر کا یہ ہے کہ عمل بالافقش لکھے ہوئے نہیں ہوتے۔ نہ پہلے تجویز کر دہ ہوتے ہیں بلکہ ہر شخص کے ماحول کے مطابق بنائے جاتے ہیں اور جب عمل صحیح بن جاتا ہے تو پھر اس کا اثر نہ ہونا مشکل بلکہ بے معنی ہے اور میں نے اپنی کتابوں میں عملیات بنانے کے طریقہ ہی زیادہ لکھے ہیں تاکہ لوگ عملیات کے صحیح قوانین کو معلوم کر سکیں اور جو میری ہدایات پر عمل کرے گا۔ عمل کو موثر بنانے میں ناکام نہ رہے گا۔

اب یہ بھی معلوم ہو کہ میں نے مختلف ابواب میں مختلف قوانین بیان کئے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر عمل میں تمام قوانین کا عملدرآمد ہوتا ہے۔ بلکہ جس جگہ جیسا موقع ہوتا ہے۔ اسی قانون کی وہاں پابندی کی جاتی ہے۔ اب آپ دریافت اور تحقیق کریں گے کہ کون قاعدہ کس عمل کے واسطے ہے تو یہ بحث ایسی ہے جس کا انحصار (محال) اور جس کا عقیدہ کرنا نہایت دشوار ہے مگر میں امید کرتا ہوں کہ جو صاحب میری کتاب کا بغور مطالعہ کریں گے ان میں اس قدر قوت اجتہادی پیدا ہو جائے گی کہ وہ عمل کو اپنے مقصد میں کامیابی کے واسطے حسب قانون بنا سکتے ہیں اور یہی وجہ ہیں کہ عمل میں نام طالب او مطلوب کا آتا ہے لیکن اس حقیقت پر نظر نہیں کرتے کہ جب اسم میں تبدیلی ہوگی تو عمل میں تبدیلی ضرور ہوگی۔ نام تبدیل کر لینے اور عمل کو بچھ رہنے دینے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میزان حروف میں فرق آجاتا ہے اور جب میزان میں فرق آتا ہے تو اثر میں فرق آجاتا ہے۔

اب میں ایک خاص عمل مفارقت اور جدائی کا تحریر کرتا ہوں یہ عمل نہایت مجرب ہے اور بزرگوں کا آزمایا ہوا ہے۔ لیکن صرف اس قدر عرض کروں گا کہ اس کا استعمال حق پر کریں عمل سے قبل ایک بکری یا بکرے کا سر کسی دوکان قصاب سے لے لیں اگر کسی جگہ بکری یا بکرے کا سر نہیں مل سکتا تو کسی اور جانور کا لے لیں مگر چوپایہ کا سر ہی ہو چہ نہ وہ گائے



ہو۔ جن دو قسموں میں جدائی تصور ہوا ان دونوں کے نام مع والدہ کے ایک کاغذ پر لکھیں اور ان کے ساتھ یہ آیت لکھیں **وَالْقِيَامَةُ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ** اب ان حروف کے دو حصہ کریں ایک حصہ میں صامت دو سرے میں مطلق جمع کریں۔ یعنی نقطے والے ایک سطر میں اور بے نقطے والے ایک سطر میں جمع کریں۔ اب دو سطریں آپ کے پاس ہیں ایک سطر میں تمام حروف نقطے والے ہیں سنجہ یا منگل کے دن طلوع آفتاب کے وقت ایک کاغذ پر سیاہ رو شنائی سے ایک سطر لکھیں اور دو سرے کاغذ پر دو سری سطر لکھیں۔ لیکن حرف ذرا بڑے لکھیں اور ہر حرف میں ایک کانٹا پیری یا ببول (ٹیکر) کا یا سوئی یا پن لگائیں۔ بے نقطہ والی سطر کو اوپر کے دانتوں سے باندھ دیں اور نقطہ والی سطر کو نیچے کے دانتوں سے باندھ دیں اس طرح کہ اس کاغذ کو نہ کر کے کسی دھاگے سے دانتوں سے باندھ دیں۔ بعد ازاں اس کا منہ بند کر کے مضبوط کسی رسی سے باندھ دیں اور اس سر کو کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ بس عمل ختم ہوا کوئی پڑھنا پڑھانا یا پڑھنا اس عمل میں نہیں ہے بس اس عمل کو میعاد صرف سات دن ہے۔ خدا چاہے تو سات دن میں دونوں میں مفارقت ہوگی۔ لیکن یہ واضح رہے کہ جانور حلال ہو اور شرعی طریق پر ذبح کیا گیا ہو حرام جانور نہ ہو۔ جیسے کتا یا بلی اور مرکر بھی حرام نہ ہوا ہو۔

ناظرین کرام کی تفریح طبع کے لئے ایک مختصر لیکن نہایت صحیح قاعدہ مستحکم کا لکھتا ہوں یہ قاعدہ نہایت معتبر ہے اور اکثر بزرگان دین کا معمول ہے اور جواب اکثر فصیح اور بلیغ برآمد ہوتا ہے اور مفصل بھی ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں بار بار عرض کر رہا ہوں امداد غیبی کی بہر حال ضرورت ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جب سوال حل کرنے کا قصد کرے تو پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ایک رکعت میں سورہ والشمس اور دوسری رکعت میں الم نشرح پڑھ کر بعد سلام سو مرتبہ **یا علیم** پڑھے اور اس کا ثواب جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کی روح مبارک کو پہنچا کر اپنا نام کاغذ پر لکھے۔ قبلہ



رخ ہو اور بالواب تمام بیٹھے بعد ازاں اپنے نام کا خلیفہ لکھ لے (خلیفہ لکھنے کا قصہ یہ کہ ارواحِ الہیہ میں اس قاعدہ میں سوال نہیں لکھا جاتا۔ مگر جس سوال کا جواب لکھا ہے اس کا تصور ضرور دل میں رہے۔ اب ان ہر دو سطریں کے حروف تہجی قسم قسم کرے۔ مطلق مکتوبی 'سورہ' کی پہلے حروف مطلق مکتوبی کو پہلے لکھے۔ بعد ازاں حروف مکتوبی کو۔ اس کے بعد سورہ کی کو ایک سطر میں لکھے اور تہجی کرے۔ حروف خالصہ کو ملاحظہ کرے کہ کس قدر حروف برآمد ہوئے۔ اگر سات حرف برآمد ہوئے ہیں تو نو الراء۔ اگر سات سے زیادہ ہیں تو آخری حرف یا حروف کو گرا دیے (جو بیانات سے بعد رہ جائیں یعنی سات سے زیادہ ہوں) اگر کم برآمد ہوئے یعنی چھ۔ پانچ تو حرف اول کو انفا کر اس کو پھر مطلق کرے۔ اگر ایک حرف کی ضرورت ہو تو زیر لے لے۔ دو حرفوں کی ضرورت ہو تو بیانات لے لے۔ (اس طرح ابتدا میں حرف مکرر ہوگا) یہ یاد رہے کہ جو حرف مطلق کا ہے اس کو سطر میں رہنے دے۔ بہر حال اس قاعدے میں سات حرفوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر ہر قسم اقسام میں سے کسی قسم کے حرف اتفاق سے نہ ہوں تو کوئی اندیشہ نہ کرے۔ دو قسم سے ہی حکم خدا جواب برآمد ہو گا ان سات حرفوں کی ایک سطر بنا کر نکلیں کرے۔ اور ہر سطر کو ملاحظہ کرتا جائے۔ کسی نہ کسی سطر میں تمام تک جواب برآمد ہوتا ہے اور زیادہ قاعدہ اس کا نہیں ہے اور یہ مستحکم کا ایک پتہ ہے۔ اگر عبارت ایزدی شامل حال ہو تو اکثر و بیشتر کسی نہ کسی سطر سے جواب برآمد ہوتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ سطر کے ایک حرف کا مقدم موخر کر لینا۔ اسی طرح ایک حرف کا دوسرے حرف تو اخیر سے تبدیل کر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے جواب کی عبارت بنتی ہو۔

ارباب بصیرت پر مخفی نہیں کہ الف ابتداء ہے اور قدرت نے اس کو شرف اولیت عطا فرمایا ہے۔ اسم ذات اللہ بھی الف سے ہی شروع ہوتا ہے اور اسم پاک احمد بھی الف سے ہی شروع ہوتا ہے اور اسم مبارک آدم بھی الف سے ہی شروع ہوتا ہے غرض کہ الف







لیتا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ مبرو سکون فطرت انسانہ سے کسی قدر بعید ہے۔ ایک طالب علم امتحان دیتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ چند دن کے بعد امتحان کا نتیجہ شائع ہو جائے گا اور جو کچھ اس کے متعلق ہے وہ منظر عام پر آجائے گا۔ لیکن نتیجہ شائع ہونے سے قبل وہ اس تمنا اور امید میں چاروں طرف گھومتا ہے کہ اگر کسی طرح ممکن ہو تو وہ قبل از وقت اپنے متعلق پیش آنے والے نتیجہ کو معلوم کرے۔ ہر انسان جانتا ہے کہ مستقبل میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ اس کے سامنے آجائے گا۔ ہونے والی بات ہو کر رہے گی۔ لیکن انسان فطرتاً مجبور ہے کہ وہ آج ہی اپنی تقدیر کے پردے چاک کرے یا دیوار تقدیر میں سوراخ کر کے عروس مراد کا مشاہدہ قبل از وقت کرے۔ میری زندگی میں کیا کیا واقعات پیش آئیں گے۔ میری شادی کب اور کس سے ہوگی۔ میری اولاد کس قدر ہوگی۔ میں ملازم کب ہوں گا اور کہاں تک ترقی کروں گا۔ میری عمر کس قدر ہوگی۔ عموماً یہ وہ سوال ہیں جو ہر شخص کے ذہن میں آتے رہتے ہیں اور جب کوئی علم ان جوابات پر مشتمل ہوتا ہے تو انسان بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کرتا ہے یا جس شخص کے متعلق معلوم ہو جائے کہ وہ اس قسم کے سوالات کے جوابات دیدے گا تو وہ اس کی ملاقات کا متمنی رہتا ہے خواہ ہذا ریحہ خط و کتابت ہی کیوں نہ ہو اور بسا اوقات ان سوالات کے جوابات پر اپنی کمائی کا متعدد حصہ بھی خرچ کر دیتا ہے۔ انسان کی اس فطری خواہش کو دیکھتے ہوئے قدرت نے اس کی آرزو پائے استحقار سے ٹھکرا نہیں دی اور اس میں شک نہیں کہ عالم الغیب یعنی اللہ ہی خالق ارض و سما ہے۔ انسان کا علم بہت ہی محدود ہے اسے کچھ خبر نہیں کہ اس کے پس پشت کیا ہو رہا ہے اور کل کو کیا پیش آنے والا ہے لیکن انسان کی اس فطری خواہش کا احترام کرتے ہوئے قدرت نے اپنے خاص بندوں کو چند خاص اشارات اور کنایات سمجھا دیئے تاکہ وہ غفلت پسند انسانوں کے لئے سرمایہ تسکین و راحت فراہم کر سکیں چنانچہ قرآن پاک میں اس قسم کی تعلیم کے چند باب ہم کو نظر آتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو خاص تعلیم اس باب کی ایک فصل ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور

اسی رجحان اور خواہش کی تکمیل کے لئے دنیا میں ایسے انسان پیدا ہوئے جنہوں نے اس قسم کے علوم کی بنیاد رکھی ہے جس سے انسان اپنے مستقبل کی بابت تسکین حاصل کر سکے اور وقتاً فوقتاً اس قسم کے علوم کی بنیاد رکھی گئی جیسے رمل، نجوم، ہنر سادہ رک (علم الیہ) قیافہ وغیرہ دنیا کی بڑھتی ہوئی تمناؤں کو دیکھ کر بہت سے ابوالہو اس اس میدان میں عالم بن کر اتر آئے اور جلب منفعت کا ذریعہ اسے قرار دیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اسے اپنا مستقل پیشہ قرار دے لیا۔ جیسے رمالی، نبوی، جھار ان لوگوں نے دنیا والوں کی اسی تمنا سے فائدہ حاصل کر لیا اور کر رہے ہیں جو انسان کی فطرت میں ودیعت ہے۔ یعنی قبل از وقت حالات کا معلوم ہو جانا اور اسی موضوع پر میں نے اس کتاب کو تالیف کیا۔ واضح ہو کہ عدد اور حروف مرادف ہیں یعنی ایک ہی شے کے دو نام ہیں۔ الف کا دو سرانام ایک اور ایک کا دو سرانام الف ہے۔ اسی طرح بے کا دو سرانام دو ہے اور دو کا دو سرابے (ب) ہے۔ جس طرح ہم نے بجائے بسم اللہ شریف کے ۸۶ لکھتا رائج کر لیا ہے۔ حقیقتاً ۸۶ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم دونوں ایک ہی صورتیں ہیں۔ صورت بدل جانے سے سیرت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس تبدیلی کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ حروف میں اثر زیادہ ہے یا اعداد میں اس کی اندک تحصیل میں جلد اول میں بیان کر چکا ہوں۔ تاہم یہ بحث ابھی تشدد تکمیل ہے کہ آیا حروف میں تاثر زیادہ ہے یا اعداد میں محققین کا ایک گروہ جس کا تعلق ان علوم سے ہے اس کا قائل ہے کہ اعداد میں اثر زیادہ ہے اور چونکہ میں نے اس کتاب کا نام علم الاعداد اور کھا ہے اور ساتھ ہی اسرار الحروف بھی ہے یعنی یہ کتاب حروف اور اعداد دونوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے میں علم الاعداد کا ایک مختصر حصہ اسی جلد میں صفحات اول میں بیان کر چکا ہوں جو کچھ میں بیان کر چکا ہوں وہ ایک قطرہ ہے سمندر کا اور ایک زرہ ہے ریگستان کا۔

پایاں آمد اس دفتر شکایت ہم چنان باقی  
بعد دفتر شاید گفت حب الحلال  
مشقی



علمائے علم الاعداد نے کئی فصیح کتابیں اس موضوع پر تالیف کی ہیں۔ اگر میں ان تمام مضامین کو بیان کروں جو اس وقت تک مدون ہو چکے اور جو میری تحقیق میں اب تک ہیں تو اس ضخامت کی کئی کتابیں درکار ہیں۔ اس لئے میں معمولی حالت کو ترک کرتے ہوئے صرف چند ایک نکات پیش کرتا ہوں۔ اصل اعداد ایک سے نو تک ہیں۔ اس کے بعد ہر تعداد علم ہندسہ کی چلتی ہے وہ ان ہی نو عددوں کی ترکیب ہے۔ چاہے وہ تعداد غیر مختصی ہو۔ یعنی دنیا کی کوئی تعداد اس نو ہندسوں سے باہر نہیں جاسکتی ان کا نقش اول ایک ہے اور نقش آخر نو ہے۔ اگرچہ درمیانی تمام نقش بھی بجائے خود اصل ہیں اور متفرع نہیں لیکن اس سلسلہ کی ابتداء اور انتہا ایک اور نو ہے۔ لہذا میں اندک تفسیر ان ہی دو اعداد کی کرتا ہوں اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کے راز بیان کروں گا۔ ایک (۱) یہ ستارہ شمس سے متعلق ہے۔ ایک طرف اس کی نسبت آفرینش سے اور دوسری واجب الوجود سے ہے۔ چونکہ اس کا تعلق مرکز احدیت سے ہے اور ایک اصل و بنیاد ہے کیوں کہ ایک ہی تمام اعداد مختصی ہوتے اور ایک ہی سے ابتداء ہوتی ہے۔ **ہو الاول والاخر** دو سر اعداد جو انتہائے اعداد ہے نو ہے۔ جس طرح ایک ابتداء ہے۔ اسی طرح نو انتہا اسی عدد سے راہ باز گشت ہے جو احد کی طرف جاتی ہے کمال کے بعد زوال خوشی کے بعد غمی۔ یسر کے عسر۔ غر مکہ ہر شے کا عکس ہے بس ایک عکس ہے اور نو دس ایہ ہے۔ اسی لئے عالمان علم الاعداد نے نو کی خاصیت سفر۔ جلا وطنی۔ بازگشت کے بہ حالے گردیدن۔ مقرر کی ہے۔ نظام شمسی میں اس کا تعلق زنب سے ہے نو کا عدد خاص مرکز ہے۔ اس لئے کہ انتہائے مقام ہے اس کی گشت اور مرکزیت پر غور کرو ضرب کے قاعدے پر بھی غور کرو۔

۹ - ۸-----	۹ - ۱۸ - ۲ x ۹
۹ - ۷-----	۹ - ۲۷ - ۳ x ۹
۹ - ۶-----	۹ - ۳۶ - ۴ x ۹



۹ - ۵-----	۹ - ۳۵ - ۵ x ۹
۹ - ۴-----	۹ - ۵۴ - ۶ x ۹
۹ - ۳-----	۹ - ۶۳ - ۷ x ۹
۹ - ۲-----	۹ - ۷۲ - ۸ x ۹
۹ - ۱-----	



عجیب اسرار سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نو کی ہستی ہر قلب کے بعد قائم رہتی ہے یہ اپنی مرکزیت کو نہیں چھوڑتا۔ لہذا علم الاعداد ایک اور نو یہ دو عدد خاص اثرات اپنے بطن میں پوشیدہ رکھے ہیں اور عجیب و غریب نو اورات اور اختراعات اپنے دامن میں بھرے ہوئے ہیں لیکن ہر ایک ان اسرار پر مطلع نہیں ہوتا **ذالک فضل اللہ** **یوتیہ من یشاء** ان اعداد کی کمالات پر وقوف پانا اولیاء اللہ کا کام ہے۔ میں سرگشتہ کوئے عظمت اس صراط مستقیم سے کما حقہ ناواقف ہوں لیکن جو کچھ اس بے نشان کائنات میں سکا ہے۔ وہ بھی قیدیان و زبان اور گوش و دہن سے آزاد ہے۔ پھر کیا کوئی گوش شنوا ہے جو ایک غلو ماجملہ (شغف) کی آواز سنے

سید خواہم شرح شروح از فراق تاجکونیم شرح درواز اشتیاق

اچھا؟ اگر کوئی سننے والا ہے تو سنے۔ جن اصحاب نے کتب علم الاعداد کی ورق گردانی کی ہے وہ واقف ہیں کہ حکیم یثا نور ث نے علم اعداد کی چھان بین کی ہے اور ایک مفصل بیان ہر عدد کے ماقبت دیا ہے۔ لیکن وہ علم الاخبار سے علم الآثار کی طرف نہیں آیا۔ اب یہ خدا نے علیم واقف ہے کہ حکیم موصوف اس علم (علم الآثار) سے واقف نہ تھا۔ یاد رہے خود اہلانت سمجھا۔ یا پوشیدہ کیا۔ اسی طرح اور بھی عالمان علم الاعداد نے اخبار کا ہی کام لیا ہے۔ آثار کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ آخر کیوں؟ تو میں اس قدر عرض کروں گا کہ **واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ** سب سے پہلے میں اپنی علمی کم مائیگی کا خود معترف ہوں اور کسی طرف و صا



او تيسم من العلم الا قليلا کے ناقص گروہ سے جدا نہیں ہو سکتا۔  
لیل کثیر کی صفت سے عاجز ہے۔ لیکن جو کچھ عمر گرامیہ کے صرف سے حاصل ہوا۔ وہ  
بدیہ ناظرین ہے۔ اگر خن پرور اور معارف شناس احباب نے قدر افزائی کی تو بشرط حیات  
مستعار میں کچھ اس سے زیادہ بھی عروس خن کی نقاب کشائی شاید کر سکیں۔

سطور بالا سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ ایک اور نو ابتداء اور انتہا ہیں۔ ایک عدد کا  
حرف الف ہے اور نو کا حرف طا (ط) ہے۔ اگر الف کو ملفوظی کریں۔ (الف) تو اس کے  
اعداد ۱۱۱۱ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ط کو ملفوظی کیا تو دس کا عدد حاصل ہوا۔ چونکہ صفر انتہا  
میں کوئی خاص وجود نہیں رکھتا۔ اس لئے پھر ایک ہی رہا نتیجہ نکلا کہ ایک نو ہے اور نو ایک  
ہے۔ من تو شدم تو من شدی۔ ایک اور نو کی ہم گیری اور دائرہ عمل تمام کائنات پر محیط  
ہے ایک کا عدد ب پر اور ب کا عدد د میں پوشیدہ ہے اور تمام اعداد اسی ایک کے اجزاء  
رہیں۔ مثلاً ۴-۷-۸ وقد علی هذه ان تمام اعداد کے یہ ہی معنی ہیں کہ چار  
میں ایک نے چار مرتبہ دور کیا ہے اور چھ میں چھ مرتبہ اسی ایک نے جلوہ کیا ہے اور سات  
میں سات مرتبہ اور آٹھ ایک آٹھ مرتبہ جمع ہو کر آٹھ بنا ہے۔ اگر ایک نہ ہوتا تو کوئی عدد  
نہ بنتا اور نو کی ہم گیری اور محافظ اس سے معلوم کرو کہ اگر انتہائے اعداد کو جمع کرو تو نوی  
حاصل ہو گا۔ دیکھو ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹ اس کی میزان ۳۶-۶-۳-۹-۳-۹-۳-۹-۳-۹  
چونکہ مجھے اعداد کی آثاری اثرات کو ظاہر کرنا ہے۔ اخباری کیفیت بیان نہیں کر رہا ہوں  
اس لیے اخباری کیفیت کو ترک کرتا ہوں۔ اس لئے کہ وہ اس قدر طولانی بحث ہے کہ اس  
کتاب پر اختصار اس کی تفصیل کا مستعمل نہ کر سکے گا۔ اس لئے میں آثار کو ہی بیان کرتا  
ہوں۔ الف کے اعداد ۱۱۱- ط کے عدد ۱۰ مجموعہ ۱۲۱ ہوا۔ اگر آپ خدا کا ایک نام یاد دیا تین  
یا جس قدر بھی ہوں ایسے تلاش کریں جن کی میزان ۱۲۱ ہو اور آپ روزانہ ۱۲۱ مرتبہ ان  
ناموں کو بطور عمل پڑھا کریں تو بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ رفتہ رفتہ تمام دنیا پر  
آپ کا اثر پیدا ہو رہا ہے اور دائرہ عالم کے محتاط ہوتے جاتے ہیں اور کثرت و روع سے آپ

تمام دنیا پر چھا جائیں گے۔ لیکن مداولت کی کوئی حد نہیں تو پھر بے حد نہایت محنت میں پڑنا  
طریقہ دانش نہیں۔ اس کے لئے عرض کروں گا کہ اس کے بدیہی اثرات ظاہر ہونے کے  
لئے صرف ایک سو بیس دن کی مدت درکار ہے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ روزانہ چند  
منٹ کا کام ہے۔ اس میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ ہاں طہارت اور پابندی وقت اہم  
ضرورت ہے۔

ایک اور قاعدہ علم الاعداد کا ہے جو مصرین نے غور و خوض اور تجربے کے بعد صحیح  
تسلیم کیا ہے جس سال میں کوئی واقعہ ہو۔ اس سنہ کے اعداد بطور استطلاق جمع کرو مگر الفوف  
کو گر او دو عدد حاصل ہوا اتنے ہی منٹ یا گھنٹے یا دن یا ہفتے یا مہینے یا سال گذرنے پر دو سرا  
واقعہ رونما ہو گا۔ یہ واقعہ ہو لٹاک ہو گا یا سرور انگیز اس کے متعلق کوئی خاص تجربہ  
نہیں۔ مگر اس معینہ مدت میں واقعہ ضرور رونما ہوا ہو گا۔ مثلاً ۱۹۳۱ء میں کوئی اہم واقعہ  
کسی کو پیش آیا (موافق یا مخالف کی بحث نہیں) الفوف کو گرادیا۔ باقی ۱۹۳۱ء ان کا استطلاق  
ہوا۔ اس واقعہ کو لکھ لو جب کوئی دو سرا اہم واقعہ پیش آئے تو حساب لگا کر دیکھو۔ اس  
میں ۱۳ کا عدد صرف شامل ہو گا اور یہ تقریباً ایک کلیہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس سے کوئی واقعہ  
جہاں نہیں ہوتا الا شاذ و نادر و النادر کا المعذور و م انسان جس  
وقت پیدا ہوتا ہے اس سال میں دن گھنٹہ منٹ سیکنڈ سے اس کا خاص تعلق ہوتا ہے۔  
اس حساب کا اصطلاح الی تجہیم میں ذرا کچھ اور جنم کنڈلی کہتے ہیں یعنی کاتب قدرت انسان  
کی قسمت وقت پیدائش پر ترتیم فرماتا ہے لیکن علم نجوم اگرچہ ایک مکمل قاعدہ ہے لیکن  
عام فہم نہیں۔ عمرے باید کہ یار آید بکنار۔ عمر عزیز کا بیشتر حصہ صرف ہو تب اس قدر  
دسترس حاصل ہو کہ انسان جنم پتری بنا سکے اور مولود کے حالات معلوم کر سکے اور جب  
آپ نظر غائر سے دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ نجوم خود اعداد کا شعبہ ہے۔ کیونکہ اعداد و علم  
نجوم سے پہلے تھے۔ اعداد پر ہی علم نجوم کی بنیاد ہے اور یہ فطرت انسانی ہے کہ جو شے  
تکلیف اور محنت سے حاصل ہوتی ہے انسان اسے وقعت اور عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے



اور جو شے آسانی سے مفت حاصل ہوتی ہے اس کی وقعت انسان کی نگاہوں میں نہیں ہوتی گو وہ قابل عظمت ہو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کثرت استعمال سے علم نجوم متعارف عام ہے ہر شخص علم نجوم کا نام جانتا ہے۔ علم الاعداد اگرچہ اصل ہے مگر متعارف عام نہ ہونے کے سبب سے روشناس عوام نہیں۔ البتہ کتب مدون ہے۔ حکیم فیثاغورث علم الاعداد کا ماہر تھا اس کی تصانیف میں اس علم پر کافی ودانی بحث ہے اور اس نے عجیب و غریب انکشاف علم الاعداد کے کئے ہیں۔ بہر حال علم الاعداد ایک خاص علم ہے اور نجوم کے سچے و سچ مسائل سے بے نیاز کر دیتا ہے اور لطف یہ کہ نتیجہ میں اس سے بہتر ہے واضح ہو کہ استادان علم الاعداد نے اس قاعدے کے جو میں بیان کر رہا ہوں مختلف نمبر قائم کئے ہیں۔ حکیم فیثاغورث نے بھی بہت سے نمبر قائم کئے ہیں۔ چونکہ حکیم مذکور موجود تھا اس لئے اس کو زیادہ تفصیل کرنے کی ضرورت تھی۔ کثرت تالیف سے وہ بیحد علم اب مختصر ہو کر محدود اعداد پر ختم کر دیا گیا۔ چنانچہ ذیل میں اس بیحد علم کو صرف نو کے اعداد تک محدود کر کے میں اس علم کی حقیقت اور واقعیت لکھتا ہوں۔ پہلے ان اعداد کی قیمت معلوم کرو۔

(۱) ذہن رسا ہو گا۔ عقل و ادراک کا مادہ خاص طریقہ کا ہو گا۔ مذہب کی طرف رجحان قوت ارادی کا مالک عزت اور دولت سے راحت ملے گی۔ بلند اقبال مگر بچپن میں بیماری ہوگی اور بعض اوقات خطرہ بھی پیش آسکتا ہے۔ تاہم اپنی زندگی دولت میں بسر کرے گا۔

(۲) اول تو زندگی میں ہی شہ ہے۔ اگر زندگی بھی ہوگی تو افلاس اور مصیبت میں بسر ہوگی۔ سکون و آسائش کا موقع شاذ و نادر ملے گا۔ جسمانی اور روحانی تکالیف کا سامنا اکثر ہو گا۔ غرر زندگی کوئی خوشگوار نہ ہوگی۔

(۳) رحمدل شریف النفس علم و دست عمر طبعی حاصل ہوگی۔ ظلم و ستم سے دور با علاقہ۔ صاحب علم۔ بہادر اور دولت مند ہو گا۔ اپنی زندگی خوشی میں بسر کرے گا اور اس کی بدولت بہت سے انسان فیض حاصل کر سکیں گے۔

(۴) علم کا سرمایہ کم ہو گا۔ لیکن قوت بازو۔ جذبہ کمال اور قوت ارادی کے سبب سے ہر میدان فتح پائے گا۔ اپنے اقربان سے قوی ہو گا۔ مگر فریب اور دھوکا دینے کا بھی وصف ہو گا اپنی زندگی خوشی سے بسر کرے گا۔

(۵) پیش پرست بلکہ عیاش مزاج و قص و سرور۔ شرب و کباب کا شائق مذہب سے بے نیاز۔ زندگی رنگ ریلوں میں بسر کرنے والے مکرر دولت شریک حال رہے گی اپنی عمر اپنی آنکھوں میں بسر کرے گا اور خوش قسمت ہو گا۔

(۶) اپنی قوت ارادی اور جدوجہد سے دنیا میں نیک نام ہو گا۔ محنت پسند ہو گا ہر کام میں بے تامل جدوجہد کرے گا اور بے اوقات کامیاب ہو گا۔ باقاعدہ و نیکر اپنی بکری ہوگی قسمت کو اپنی کوشش سے ملے گا۔

(۷) زندگی آرام سے بسر ہو۔ مالی حالات درست رہے۔ قبول علاقہ ہو۔ بیمار اور قریبی کے جذبات کا مالک ہو۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اپنا مقام خطرہ میں چڑ جائے صاحب علم و عزت ہو بلند اقبال اور پیش و عزت میں بسر ہو۔

(۸) اوسط زندگی بسر کرے امن پسند اور انصاف کا دلدادہ ہو۔ متواضع اور با علاقہ ہو۔ مالی حالت کچھ کمزور رہے۔ سفر میں زندگی بسر ہو۔ مزاج میں استغناء نہ ہو۔ مختلف کاموں میں زندگی ختم ہو۔

(۹) پریشانی۔ مالی حالت کمزور ہو۔ تفرات و ترددات میں عمر ختم ہو۔ آسائش و راحت کا سرمایہ بہت کم ہو۔ رحم اور مہربانی کا مادہ بھی کم ہو۔ علم سے تعلق نہ رہے۔ دیوانگی کا بھی اندیشہ ہے۔ عقل کا حصہ کم رہے۔

ان نو نمبروں میں انسانی حالات کا مختصر زائچہ کھینچا گیا ہے۔ باقی حالات اسی مناسبت سے معلوم کرو۔

امید ہے کہ آپ ہر شخص کے صحیح حالات معلوم کر سکیں گے۔ ایک اور بہترین قاعدہ میں اساتذہ کے تجربہ کا تحریر کرنا ہوں۔ جس شخص کے حالات



زندگی آپ سمجھ کرنا چاہیں۔ اس کے نام کے حروف کو شمار کریں۔ اور ہر حرف کو نمبر اور اس حرف کے عدد میں ضرب دیجیے جائیں۔ چونکہ یہ قاعدہ ذرا الجھا ہوا ہے اس لئے میں مثال سے اسے سمجھاتا ہوں۔ آپ کو محمود علی کے حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس نام میں کل آٹھ حروف ہیں۔ محمود علی میں پہلے میم ہے جس کے ابجدی عدد ۴۰ ہیں اور حرف آٹھ ہیں لہذا ۴۰ کو ۸ میں ضرب دیا ۳۲۰۔ ۳۰ x ۸۔ بعد ازاں ح ہے جس کے ابجدی عدد ۸ ہیں۔ لیکن حرف ۷ ہے (ایک حرف نکل چکا ہے) لہذا ۸ کو ۷ میں ضرب دیا ۵۶۔ ۷ x ۸۔ اب پھر ہم ہے جس کے ابجدی عدد ۲۰ ہیں لیکن قیمت حرف ۶ ہے لہذا ۲۰ کو ۶ میں ضرب دیا ۱۲۰۔ ۲۰ x ۶۔ اب واؤ ہے جن کی ابجدی قیمت ۶ ہے اور حرفی قیمت ۵ ہے۔ لہذا ۱۲۰ میں ضرب دیا ۵ x ۱۲۰۔ ۳۰۔ اب وال ہے جس کی ابجدی قیمت ۴ ہے اور حرفی قیمت ۴ ہے۔ اس لئے ۳ کو ۳ میں ضرب دیا ۳ x ۳۔ ۹۔ اب عین ہے جس کی ابجدی قیمت ۷۰ ہے اور حرفی قیمت ۳ ہے۔ لہذا ۳ کو ۷۰ میں ضرب دیا ۲۱۰۔ ۷۰ x ۳۔ اب لام ہے جس کے ابجدی عدد ۳۰ ہیں اور حرفی قیمت ۲ ہے لہذا ۲ کو ۳۰ میں ضرب دیا ۶۰۔ ۳۰ x ۲۔ اب یا ہے جس کی ابجدی قیمت ۱۰ ہے اور حرفی قیمت ایک ہے لہذا ۱۰ کو ایک میں ضرب دیا ۱۰ x ۱۰۔ ۱۰۔ اب آٹھ عدد محمود علی کے حسب ذیل پیدا ہوئے ۳۲۰۔ ۵۶۔ ۱۲۰۔ ۲۱۰۔ ۶۰۔ ۱۰۔ یہ آٹھ عدد پیدا ہوئے۔ ان کی میزان ۹۳۲۔ اب اس کا استطاق کیا ۳ + ۲ + ۶ + ۹۔ ۱۵۔ اب ۱۵ کا پھر استطاق کیا ۶ کا عدد حاصل ہوا۔ امید ہے کہ آپ اس تشریح سے سمجھ گئے ہوں گے اور ہر شخص کا جو نمبر حاصل ہو۔ یہ عدد اس کی قسمت کا ہو گا اور یہی ہندسہ اس کی زندگی کا مالک ہو گا۔ ایسا شخص ہر حال میں اپنے اوپر ۶ کا ہندسہ کو حاوی پائے گا اور ہر کام ۶ کا ہندسہ اس کے ہر کام میں داخل ہو گا۔ اب ایک تفصیل تو وہی ہے جو میں طور بالا میں بیان کر چکا ہوں اور دوسرا حساب ذیل میں درج کرتا ہوں۔ مگر آپ فور سے اسے حل کریں۔ یہ ایسے مقامات ہیں جو دماغ سوزی اور فکر و تردد کے بعد ہی حل ہوتے ہیں۔ چونکہ میں حتی الوسع آسان عبارت میں بیان کروں گا لیکن مشکل کام ہر حال مشکل ہی رہتا ہے۔ لہذا آخر لوہا ہے اور موم آخر موم ہے۔

علم نجوم میں کنڈلی بنانے کا عام قاعدہ ہے۔ اسی طرح رمل میں بھی کنڈلی بنائی جاتی ہے لیکن یہ ایسے مشکل درس ہیں کہ انسان اپنی عمر کا بیشتر حصہ صرف کرے تو اس علم میں درک حاصل ہو۔ علم الاعداد میں تین چار دن کی کوشش میں آپ زائچہ بنا کر کسی انسان کے تمام واقعات معلوم کر سکیں گے میں اس کا بیان کرنا ہوں فور سے چڑھو۔ اس کا تجربہ کرو کہ آپ پہلے نجوم سے کنڈلی بنوائیں یا خود بنائیں پھر رمل سے کسی کی زندگی کے حالات معلوم کریں اور پھر اس زائچہ سے احکام لگائیں۔ میرا تجربہ اور دعویٰ تو یہ ہے کہ دونوں علوم سے اس زائچہ عددی کے احکام زیادہ صحیح ہوں گے ورنہ کم از کم ان کے مقابلہ پر تو ضرور ہوں گے۔ بشرطیکہ آپ استخراج احکام میں ذہانت اور فکر و تدبیر سے کام لیں۔ میں نے ارواح الجفر حصہ اول کے باب السروش میں مثلث کی چار چالیس پیش کی ہیں لیکن مثلث نو طریق سے پر کیا جاسکتا ہے اور صاحب قسم کے نزدیک بالکل آسان ہے جس شخص کا زائچہ آپ کو ہوا تھا ہے تو جس سنہ میں وہ پیدا ہوا اس سنہ کے بعد اوپر یہ استطاق اس وقت تک جمع کرو کہ احاد ہو جائے۔ اس احاد کو ایک جگہ لکھو۔ مثلاً کوئی شخص ۱۳۳۱ میں پیدا ہوا ہے تو اس کا استطاق یہ ہو گا۔ ۱۔ ۳۔ ۵۔ ۷۔ ۹۔ ۱۱۔ ۱۳۔ ۱۵۔ ۱۷۔ ۱۹۔ ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹۔ ۳۱۔ ۳۳۔ ۳۵۔ ۳۷۔ ۳۹۔ ۴۱۔ ۴۳۔ ۴۵۔ ۴۷۔ ۴۹۔ ۵۱۔ ۵۳۔ ۵۵۔ ۵۷۔ ۵۹۔ ۶۱۔ ۶۳۔ ۶۵۔ ۶۷۔ ۶۹۔ ۷۱۔ ۷۳۔ ۷۵۔ ۷۷۔ ۷۹۔ ۸۱۔ ۸۳۔ ۸۵۔ ۸۷۔ ۸۹۔ ۹۱۔ ۹۳۔ ۹۵۔ ۹۷۔ ۹۹۔ ۱۰۱۔ ۱۰۳۔ ۱۰۵۔ ۱۰۷۔ ۱۰۹۔ ۱۱۱۔ ۱۱۳۔ ۱۱۵۔ ۱۱۷۔ ۱۱۹۔ ۱۲۱۔ ۱۲۳۔ ۱۲۵۔ ۱۲۷۔ ۱۲۹۔ ۱۳۱۔ ۱۳۳۔ ۱۳۵۔ ۱۳۷۔ ۱۳۹۔ ۱۴۱۔ ۱۴۳۔ ۱۴۵۔ ۱۴۷۔ ۱۴۹۔ ۱۵۱۔ ۱۵۳۔ ۱۵۵۔ ۱۵۷۔ ۱۵۹۔ ۱۶۱۔ ۱۶۳۔ ۱۶۵۔ ۱۶۷۔ ۱۶۹۔ ۱۷۱۔ ۱۷۳۔ ۱۷۵۔ ۱۷۷۔ ۱۷۹۔ ۱۸۱۔ ۱۸۳۔ ۱۸۵۔ ۱۸۷۔ ۱۸۹۔ ۱۹۱۔ ۱۹۳۔ ۱۹۵۔ ۱۹۷۔ ۱۹۹۔ ۲۰۱۔ ۲۰۳۔ ۲۰۵۔ ۲۰۷۔ ۲۰۹۔ ۲۱۱۔ ۲۱۳۔ ۲۱۵۔ ۲۱۷۔ ۲۱۹۔ ۲۲۱۔ ۲۲۳۔ ۲۲۵۔ ۲۲۷۔ ۲۲۹۔ ۲۳۱۔ ۲۳۳۔ ۲۳۵۔ ۲۳۷۔ ۲۳۹۔ ۲۴۱۔ ۲۴۳۔ ۲۴۵۔ ۲۴۷۔ ۲۴۹۔ ۲۵۱۔ ۲۵۳۔ ۲۵۵۔ ۲۵۷۔ ۲۵۹۔ ۲۶۱۔ ۲۶۳۔ ۲۶۵۔ ۲۶۷۔ ۲۶۹۔ ۲۷۱۔ ۲۷۳۔ ۲۷۵۔ ۲۷۷۔ ۲۷۹۔ ۲۸۱۔ ۲۸۳۔ ۲۸۵۔ ۲۸۷۔ ۲۸۹۔ ۲۹۱۔ ۲۹۳۔ ۲۹۵۔ ۲۹۷۔ ۲۹۹۔ ۳۰۱۔ ۳۰۳۔ ۳۰۵۔ ۳۰۷۔ ۳۰۹۔ ۳۱۱۔ ۳۱۳۔ ۳۱۵۔ ۳۱۷۔ ۳۱۹۔ ۳۲۱۔ ۳۲۳۔ ۳۲۵۔ ۳۲۷۔ ۳۲۹۔ ۳۳۱۔ ۳۳۳۔ ۳۳۵۔ ۳۳۷۔ ۳۳۹۔ ۳۴۱۔ ۳۴۳۔ ۳۴۵۔ ۳۴۷۔ ۳۴۹۔ ۳۵۱۔ ۳۵۳۔ ۳۵۵۔ ۳۵۷۔ ۳۵۹۔ ۳۶۱۔ ۳۶۳۔ ۳۶۵۔ ۳۶۷۔ ۳۶۹۔ ۳۷۱۔ ۳۷۳۔ ۳۷۵۔ ۳۷۷۔ ۳۷۹۔ ۳۸۱۔ ۳۸۳۔ ۳۸۵۔ ۳۸۷۔ ۳۸۹۔ ۳۹۱۔ ۳۹۳۔ ۳۹۵۔ ۳۹۷۔ ۳۹۹۔ ۴۰۱۔ ۴۰۳۔ ۴۰۵۔ ۴۰۷۔ ۴۰۹۔ ۴۱۱۔ ۴۱۳۔ ۴۱۵۔ ۴۱۷۔ ۴۱۹۔ ۴۲۱۔ ۴۲۳۔ ۴۲۵۔ ۴۲۷۔ ۴۲۹۔ ۴۳۱۔ ۴۳۳۔ ۴۳۵۔ ۴۳۷۔ ۴۳۹۔ ۴۴۱۔ ۴۴۳۔ ۴۴۵۔ ۴۴۷۔ ۴۴۹۔ ۴۵۱۔ ۴۵۳۔ ۴۵۵۔ ۴۵۷۔ ۴۵۹۔ ۴۶۱۔ ۴۶۳۔ ۴۶۵۔ ۴۶۷۔ ۴۶۹۔ ۴۷۱۔ ۴۷۳۔ ۴۷۵۔ ۴۷۷۔ ۴۷۹۔ ۴۸۱۔ ۴۸۳۔ ۴۸۵۔ ۴۸۷۔ ۴۸۹۔ ۴۹۱۔ ۴۹۳۔ ۴۹۵۔ ۴۹۷۔ ۴۹۹۔ ۵۰۱۔ ۵۰۳۔ ۵۰۵۔ ۵۰۷۔ ۵۰۹۔ ۵۱۱۔ ۵۱۳۔ ۵۱۵۔ ۵۱۷۔ ۵۱۹۔ ۵۲۱۔ ۵۲۳۔ ۵۲۵۔ ۵۲۷۔ ۵۲۹۔ ۵۳۱۔ ۵۳۳۔ ۵۳۵۔ ۵۳۷۔ ۵۳۹۔ ۵۴۱۔ ۵۴۳۔ ۵۴۵۔ ۵۴۷۔ ۵۴۹۔ ۵۵۱۔ ۵۵۳۔ ۵۵۵۔ ۵۵۷۔ ۵۵۹۔ ۵۶۱۔ ۵۶۳۔ ۵۶۵۔ ۵۶۷۔ ۵۶۹۔ ۵۷۱۔ ۵۷۳۔ ۵۷۵۔ ۵۷۷۔ ۵۷۹۔ ۵۸۱۔ ۵۸۳۔ ۵۸۵۔ ۵۸۷۔ ۵۸۹۔ ۵۹۱۔ ۵۹۳۔ ۵۹۵۔ ۵۹۷۔ ۵۹۹۔ ۶۰۱۔ ۶۰۳۔ ۶۰۵۔ ۶۰۷۔ ۶۰۹۔ ۶۱۱۔ ۶۱۳۔ ۶۱۵۔ ۶۱۷۔ ۶۱۹۔ ۶۲۱۔ ۶۲۳۔ ۶۲۵۔ ۶۲۷۔ ۶۲۹۔ ۶۳۱۔ ۶۳۳۔ ۶۳۵۔ ۶۳۷۔ ۶۳۹۔ ۶۴۱۔ ۶۴۳۔ ۶۴۵۔ ۶۴۷۔ ۶۴۹۔ ۶۵۱۔ ۶۵۳۔ ۶۵۵۔ ۶۵۷۔ ۶۵۹۔ ۶۶۱۔ ۶۶۳۔ ۶۶۵۔ ۶۶۷۔ ۶۶۹۔ ۶۷۱۔ ۶۷۳۔ ۶۷۵۔ ۶۷۷۔ ۶۷۹۔ ۶۸۱۔ ۶۸۳۔ ۶۸۵۔ ۶۸۷۔ ۶۸۹۔ ۶۹۱۔ ۶۹۳۔ ۶۹۵۔ ۶۹۷۔ ۶۹۹۔ ۷۰۱۔ ۷۰۳۔ ۷۰۵۔ ۷۰۷۔ ۷۰۹۔ ۷۱۱۔ ۷۱۳۔ ۷۱۵۔ ۷۱۷۔ ۷۱۹۔ ۷۲۱۔ ۷۲۳۔ ۷۲۵۔ ۷۲۷۔ ۷۲۹۔ ۷۳۱۔ ۷۳۳۔ ۷۳۵۔ ۷۳۷۔ ۷۳۹۔ ۷۴۱۔ ۷۴۳۔ ۷۴۵۔ ۷۴۷۔ ۷۴۹۔ ۷۵۱۔ ۷۵۳۔ ۷۵۵۔ ۷۵۷۔ ۷۵۹۔ ۷۶۱۔ ۷۶۳۔ ۷۶۵۔ ۷۶۷۔ ۷۶۹۔ ۷۷۱۔ ۷۷۳۔ ۷۷۵۔ ۷۷۷۔ ۷۷۹۔ ۷۸۱۔ ۷۸۳۔ ۷۸۵۔ ۷۸۷۔ ۷۸۹۔ ۷۹۱۔ ۷۹۳۔ ۷۹۵۔ ۷۹۷۔ ۷۹۹۔ ۸۰۱۔ ۸۰۳۔ ۸۰۵۔ ۸۰۷۔ ۸۰۹۔ ۸۱۱۔ ۸۱۳۔ ۸۱۵۔ ۸۱۷۔ ۸۱۹۔ ۸۲۱۔ ۸۲۳۔ ۸۲۵۔ ۸۲۷۔ ۸۲۹۔ ۸۳۱۔ ۸۳۳۔ ۸۳۵۔ ۸۳۷۔ ۸۳۹۔ ۸۴۱۔ ۸۴۳۔ ۸۴۵۔ ۸۴۷۔ ۸۴۹۔ ۸۵۱۔ ۸۵۳۔ ۸۵۵۔ ۸۵۷۔ ۸۵۹۔ ۸۶۱۔ ۸۶۳۔ ۸۶۵۔ ۸۶۷۔ ۸۶۹۔ ۸۷۱۔ ۸۷۳۔ ۸۷۵۔ ۸۷۷۔ ۸۷۹۔ ۸۸۱۔ ۸۸۳۔ ۸۸۵۔ ۸۸۷۔ ۸۸۹۔ ۸۹۱۔ ۸۹۳۔ ۸۹۵۔ ۸۹۷۔ ۸۹۹۔ ۹۰۱۔ ۹۰۳۔ ۹۰۵۔ ۹۰۷۔ ۹۰۹۔ ۹۱۱۔ ۹۱۳۔ ۹۱۵۔ ۹۱۷۔ ۹۱۹۔ ۹۲۱۔ ۹۲۳۔ ۹۲۵۔ ۹۲۷۔ ۹۲۹۔ ۹۳۱۔ ۹۳۳۔ ۹۳۵۔ ۹۳۷۔ ۹۳۹۔ ۹۴۱۔ ۹۴۳۔ ۹۴۵۔ ۹۴۷۔ ۹۴۹۔ ۹۵۱۔ ۹۵۳۔ ۹۵۵۔ ۹۵۷۔ ۹۵۹۔ ۹۶۱۔ ۹۶۳۔ ۹۶۵۔ ۹۶۷۔ ۹۶۹۔ ۹۷۱۔ ۹۷۳۔ ۹۷۵۔ ۹۷۷۔ ۹۷۹۔ ۹۸۱۔ ۹۸۳۔ ۹۸۵۔ ۹۸۷۔ ۹۸۹۔ ۹۹۱۔ ۹۹۳۔ ۹۹۵۔ ۹۹۷۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۵۔ ۱۶۴۷۔ ۱۶۴۹۔ ۱۶۵۱۔ ۱۶۵۳۔ ۱۶۵۵۔ ۱۶۵۷۔ ۱۶۵۹۔ ۱۶۶۱۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۵۔ ۱۶۶۷۔ ۱۶۶۹۔ ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۷۵۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۹۔ ۱۶۸۱۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۵۔ ۱۶۸۷۔ ۱۶۸۹۔ ۱۶۹۱۔ ۱۶۹۳۔ ۱۶۹۵۔ ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۹۔ ۱۷۰۱۔ ۱۷۰۳۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۰۷۔ ۱۷۰۹۔ ۱۷۱۱۔ ۱۷۱۳۔ ۱۷۱۵۔ ۱۷۱۷۔ ۱۷۱۹۔ ۱۷۲۱۔ ۱۷۲۳۔ ۱۷۲۵۔ ۱۷۲۷۔ ۱۷۲۹۔ ۱۷۳۱۔ ۱۷۳۳۔ ۱۷۳۵۔ ۱۷۳۷۔ ۱۷۳۹۔ ۱۷۴۱۔ ۱۷۴۳۔ ۱۷۴۵۔ ۱۷۴۷۔ ۱۷۴۹۔ ۱۷۵۱۔ ۱۷۵۳۔ ۱۷۵۵۔ ۱۷۵۷۔ ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۱۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۵۔ ۱۷۶۷۔ ۱۷۶۹۔ ۱۷۷۱۔ ۱۷۷۳۔ ۱۷۷۵۔ ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۹۔ ۱۷۸۱۔ ۱۷۸۳۔ ۱۷۸۵۔ ۱۷۸۷۔ ۱۷۸۹۔ ۱۷۹۱۔ ۱۷۹۳۔ ۱۷۹۵۔ ۱۷۹۷۔ ۱۷۹۹۔ ۱۸۰۱۔ ۱۸۰۳۔ ۱۸۰۵۔ ۱۸۰۷۔ ۱۸۰۹۔ ۱۸۱۱۔ ۱۸۱۳۔ ۱۸۱۵۔ ۱۸۱۷۔ ۱۸۱۹۔ ۱۸۲۱۔ ۱۸۲۳۔ ۱۸۲۵۔ ۱۸۲۷۔ ۱۸۲۹۔ ۱۸۳۱۔ ۱۸۳۳۔ ۱۸۳۵۔ ۱۸۳۷۔ ۱۸۳۹۔ ۱۸۴۱۔ ۱۸۴۳۔ ۱۸۴۵۔ ۱۸۴۷۔ ۱۸۴۹۔ ۱۸۵۱۔ ۱۸۵۳۔ ۱۸۵۵۔ ۱۸۵۷۔ ۱۸۵۹۔ ۱۸۶۱۔ ۱۸۶۳۔ ۱۸۶۵۔ ۱۸۶۷۔ ۱۸۶۹۔ ۱۸۷۱۔ ۱۸۷۳۔ ۱۸۷۵۔ ۱۸۷۷۔ ۱۸۷۹۔ ۱۸۸۱۔ ۱۸۸۳۔ ۱۸۸۵۔ ۱۸۸۷۔ ۱۸۸۹۔ ۱۸۹۱۔ ۱۸۹۳۔ ۱۸۹۵۔ ۱۸۹۷۔ ۱۸۹۹۔ ۱۹۰۱۔ ۱۹۰۳۔ ۱۹۰۵۔ ۱۹۰۷۔ ۱۹۰۹۔ ۱۹۱۱۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۵۔ ۱۹۱۷۔ ۱۹۱۹۔ ۱۹۲۱۔ ۱۹۲۳۔ ۱۹۲۵۔ ۱۹۲۷۔ ۱۹۲۹۔ ۱۹۳۱۔ ۱۹۳۳۔ ۱۹۳۵۔ ۱۹۳۷۔ ۱۹۳۹۔ ۱۹۴۱۔ ۱۹۴۳۔ ۱۹۴۵۔ ۱۹۴۷۔ ۱۹۴۹۔ ۱۹۵۱۔ ۱۹۵۳۔ ۱۹۵۵۔ ۱۹۵۷۔ ۱۹۵۹۔ ۱۹۶۱۔ ۱۹۶۳۔ ۱۹۶۵۔ ۱۹۶۷۔ ۱۹۶۹۔ ۱۹۷۱۔ ۱۹۷۳۔ ۱۹۷۵۔ ۱۹۷۷۔ ۱۹۷۹۔ ۱۹۸۱۔ ۱۹۸۳۔ ۱۹۸۵۔ ۱۹۸۷۔ ۱۹۸۹۔ ۱۹۹۱۔ ۱۹۹۳۔ ۱۹۹۵۔ ۱۹۹۷۔ ۱۹۹۹۔ ۲۰۰۱۔ ۲۰۰۳۔ ۲۰۰۵۔ ۲۰۰۷۔ ۲۰۰۹۔ ۲۰۱۱۔ ۲۰۱۳۔ ۲۰۱۵۔ ۲۰۱۷۔ ۲۰۱۹۔ ۲۰۲۱۔ ۲۰۲۳۔ ۲۰۲۵۔ ۲۰۲۷۔ ۲۰۲۹۔ ۲۰۳۱۔ ۲۰۳۳۔ ۲۰۳۵۔ ۲۰۳۷۔ ۲۰۳۹۔ ۲۰۴۱۔ ۲۰۴۳۔ ۲۰۴۵۔ ۲۰۴۷۔ ۲۰۴۹۔ ۲۰۵۱۔ ۲۰۵۳۔ ۲۰۵۵۔ ۲۰۵۷۔ ۲۰۵۹۔ ۲۰۶۱۔ ۲۰۶۳۔ ۲۰۶۵۔ ۲۰۶۷۔ ۲۰۶۹۔ ۲۰۷۱۔ ۲۰۷۳۔ ۲۰۷۵۔ ۲۰۷۷۔ ۲۰۷۹۔ ۲۰۸۱۔ ۲۰۸۳۔ ۲۰۸۵۔ ۲۰۸۷۔ ۲۰۸۹۔ ۲۰۹۱۔ ۲۰۹۳۔ ۲۰۹۵۔ ۲۰۹۷۔ ۲۰۹۹۔ ۲۱۰۱۔ ۲۱۰۳۔ ۲۱۰۵۔ ۲۱۰۷۔ ۲۱۰۹۔ ۲۱۱۱۔ ۲۱۱۳۔ ۲۱۱۵۔ ۲۱۱۷۔ ۲۱۱۹۔ ۲۱۲۱۔ ۲۱۲۳۔ ۲۱۲۵۔ ۲۱۲۷۔ ۲۱۲۹۔ ۲۱۳۱۔ ۲۱۳۳۔ ۲۱۳۵۔ ۲۱۳۷۔ ۲۱۳۹۔ ۲۱۴۱۔ ۲۱۴۳۔ ۲۱۴۵۔ ۲۱۴۷۔ ۲۱۴۹۔ ۲۱۵۱۔ ۲۱۵۳۔ ۲۱۵۵۔ ۲۱۵۷۔ ۲۱۵۹۔ ۲۱۶۱۔ ۲۱۶۳۔ ۲۱۶۵۔ ۲۱۶۷۔ ۲۱۶۹۔ ۲۱۷۱۔ ۲۱۷۳۔ ۲۱۷۵۔ ۲۱۷۷۔ ۲۱۷۹۔ ۲۱۸۱۔ ۲۱۸۳۔ ۲۱۸۵۔ ۲۱۸۷۔ ۲۱۸۹۔ ۲۱۹۱۔ ۲۱۹۳۔ ۲۱۹۵۔ ۲۱۹۷۔ ۲۱۹۹۔ ۲۲۰۱۔ ۲۲۰۳۔ ۲۲۰۵۔ ۲۲۰۷۔ ۲۲۰۹۔ ۲۲۱۱۔ ۲۲۱۳۔ ۲۲۱۵۔ ۲۲۱۷۔ ۲۲۱۹۔ ۲۲۲۱۔ ۲۲۲۳۔ ۲۲۲۵۔ ۲۲۲۷۔ ۲۲۲۹۔ ۲۲۳۱۔ ۲۲۳۳۔ ۲۲۳۵۔ ۲۲۳۷۔ ۲۲۳۹۔ ۲۲۴۱۔ ۲۲۴۳۔ ۲۲۴۵۔ ۲۲۴۷۔ ۲۲۴۹۔ ۲۲۵۱۔ ۲۲۵۳۔ ۲۲۵۵۔ ۲۲۵۷۔ ۲۲۵۹۔ ۲۲۶۱۔ ۲۲۶۳۔ ۲۲۶۵۔ ۲۲۶۷۔ ۲۲۶۹۔ ۲۲۷۱۔ ۲۲۷۳۔ ۲۲۷۵۔ ۲۲۷۷۔ ۲۲۷۹۔ ۲۲۸۱۔ ۲۲۸۳۔ ۲۲۸۵۔ ۲۲۸۷۔ ۲۲۸۹۔ ۲۲۹۱۔ ۲۲۹۳۔ ۲۲۹۵۔ ۲۲۹۷۔ ۲۲۹۹۔ ۲۳۰۱۔ ۲۳۰۳۔ ۲۳۰۵۔ ۲۳۰۷۔ ۲۳۰۹۔ ۲۳۱۱۔ ۲۳۱۳۔ ۲۳۱۵۔ ۲۳۱۷۔ ۲۳۱۹۔ ۲۳۲۱۔ ۲۳۲۳۔ ۲۳۲۵۔ ۲۳۲۷۔ ۲۳۲۹۔ ۲۳۳۱۔ ۲۳۳۳۔ ۲۳۳۵۔ ۲۳۳۷۔ ۲۳۳۹۔ ۲۳۴۱۔ ۲۳۴۳۔ ۲۳۴۵۔ ۲۳۴۷۔ ۲۳۴۹۔ ۲۳۵۱۔ ۲۳۵۳۔ ۲۳۵۵۔ ۲۳۵۷۔ ۲۳۵۹۔ ۲۳۶۱۔ ۲۳۶۳۔ ۲۳۶۵۔ ۲۳۶۷۔ ۲۳۶۹۔ ۲۳۷۱۔ ۲۳۷۳۔ ۲۳۷۵۔ ۲۳۷۷۔ ۲۳۷۹۔ ۲۳۸۱۔ ۲۳۸۳۔ ۲۳۸۵۔ ۲۳۸۷۔ ۲۳۸۹۔ ۲۳۹۱۔ ۲۳۹۳۔ ۲۳۹۵۔ ۲۳۹۷۔ ۲۳۹۹۔ ۲۴۰۱۔ ۲۴۰۳۔ ۲۴۰۵۔ ۲۴۰۷۔ ۲۴۰۹۔ ۲۴۱۱۔ ۲۴۱







۱۱-۸۱-۳

۱۰۱-۳۳۹-۱۵۰-۷۱-۱۳-۸۱-۱۲۱

۵۵۰-۲۲۱-۹۵-۱۲۱ چو تک آخری میزان مفردہ گئی اس لئے ایسا ہی رہنے دیا۔

۷۷۱-۶۰۹-۲۱۶

۸۲۱-۹۸۷

۱۱-۲۳

۲-۶



پس اس سوال کا جواب نہ ہے دو کے عدد سے جواب دو ہر عدد کی خاصیت صفحات بالا میں بیان ہو چکی اور مختصر یہ ہے ایک حاصل ہو تو جواب اثبات میں ہے کامیابی ہوگی۔ دو کا ہندسہ حاصل ہو تو غش سے۔ کامیابی کی امید نہیں۔ تین کا عدد حاصل ہو تو کامیابی اور بہترین کامیابی چار کا عدد حاصل ہو تو کامیابی مشکل ہے اگر کامیابی ہوئی تو بہت کم درجہ کی ۵ کا عدد حاصل ہو تو کامیابی مگر معمولی گھنیا درجہ کی چھ کا عدد حاصل ہو تو بھی کامیابی سات کا عدد حاصل ہو تو کامیابی آٹھ کا عدد حاصل ہو تو کامیابی نو کا عدد حاصل ہو تو ناکامی واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ۔ ہر عدد کی خاصیت۔ سعادت و نحوست ہر قاعدہ کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے ایسا نہیں ہے کہ جو عدد غش ہے وہ بہر حال غش ہے وہ ہی عدد ایک جگہ سعد ہے دوسری جگہ غش۔ یہ قاعدہ اس قاعدے کے ساتھ مخصوص ہے۔ ستاروں کی بھی یہی حالت ہے کوئی ستارہ نہ ہمیشہ غش ہے نہ ہمیشہ سعد مشتری سعد اکبر ہے۔ مگر کسی موقع پر مشتری بھی غش ہوتا ہے اور زحل سعد اور یہ بات علم نجوم میں تسلیم شدہ ہے۔ کمالا

بخفی علی طبع السلیم

علم نجوم کا دار و مدار لگن پر ہے۔ یعنی جس ستارے کی ساعت میں کوئی شخص پیدا ہوا ہے۔ اسی ستارے کی حکمرانی اس پر ہوگی اور ہم ہر ماہ لگن کے ماتحت اپنے رسالہ "آئینہ

تست میں لگن کا نقشہ اسٹینڈرڈ ریلے قائم سے دیا کرتے ہیں جس سے ہر وقت معلوم ہو سکتا ہے کہ کس ستارے کی حکمرانی اس وقت ہے لیکن ذرا کچھ میں صرف لگن سے بحث نہیں کی جاتی بلکہ تمام سیارگان سے بحث کی جاتی ہے اور اس کا نام زائچہ یا جنم پتری ہے اور یہ ایک ایسا حساب ہے کہ جب تک نجوم میں ورک کال نہ ہو کوئی شخص نہ کھڑی بنا سکتا ہے نہ اس پر بحث کر سکتا ہے لیکن زمانہ مطلق میں علم و ہنر کا پوشیدہ رکھنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ عوام کو تفصیل علم کی اجازت نہ تھی اگر کسی کو کسی فن میں دسترس ہو جاتی تھی وہ اسے جان کی برائے پوشیدہ رکھتا تھا۔ رفتہ رفتہ دنیا ترقی کی طرف بڑھتی گئی اور علم و ہنر عام بازار میں آنے لگے اور جن علوم کو مرموز اور اصطلاح پوشیدہ کیا گیا تھا وہ ظہار نے اسے حل کر کے آسمان عہارت میں بیان کر دیا ہے۔ لیکن علم نجوم آج بھی رمز اصطلاح اور رقی عہارت کے پردہ میں پوشیدہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندو اصحاب نے اس علم کو جو تیشوں تک محدود کر دیا اور مسلمان مذہب کی ممانعت کی وجہ سے دور رہے۔ لہذا علم نجوم اس عمومیت کے زمانے میں بھی خاص ہی ہے وہ سی ہزاروں سال کا فرسودہ حساب ہے جو آج تک چلا جاتا ہے نہ کسی نے عام فہم عبارت میں بیان کیا نہ اس علم کی خامیاں اور سقم دور کئے گئے۔ لیکن خل مشور ہے کہ مسجد میں علماء کے ہونے سے نماز میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ اگر نجوم نگاہوں سے پوشیدہ ہے تو اور کئی علم ہیں جو نجوم سے اچھے کام دیتے ہیں اور یقین ہے وہ نجوم سے زیادہ صحیح ہیں منجملہ ازاں یہی علم الاعداد ہے جس کا میں بیان کر رہا ہوں اگر کوئی طالب اس فن کی چند کتابیں دیکھ لے تو اچھا خاصا مجیب بن سکتا ہے اور بہتر سے بہتر سوال کا صحیح جواب دے سکتا ہے۔ میں جواب حاصل کرنے کا ایک خاص طریقہ اس فن کی کتابوں سے نکال کر پیش کرتا ہوں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ بارہ برج ہیں اور ہر برج پر ایک سے بارہ تک کے عدد ہیں۔ ارواح الجفر میں یہ ترتیب موجود ہے اس طرح سات ستارے ہیں جن کی ترتیب اور نمبر آپ کو بتائے جا چکے ہیں اور مکرر آسانی کے واسطے پھر لکھے دیتا ہوں۔



حمل - ثور - جوزا - سرطان - اسد - سنبلہ - میزان - عقرب - قوس - جدی - دلو -  
حوت - حمل - قمر - مریخ - عطارد - مشتری - زہرہ - زحل  
اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ - سنیچر - دونوں کی ترتیب ہے  
اس وقت کس ستارے کی ساعت ہے - یہ نقشہ اردو انجمن میں موجود ہے جس  
سے آپ معلوم کر سکتے ہیں یا در کھو کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک دن شمار کرو -  
یعنی اگر کوئی شخص منگل کے دن پیدا ہوا ہے تو اس کا عدد تین ہو اعلیٰ ہذا القیاس - اس بروج  
کا تعین بھی معلوم کرو - ۲۲ فروری سے ۲۱ مارچ تک حمل ہے - یعنی مولود کا نمبر ایک ہے  
اسی طرح ۱۲ بروج کو تقسیم کرتے جاؤ مثلاً ۲۲ مارچ سے ۲۱ اپریل تک ثور یعنی نمبر ۲ کی  
حکمرانی ہے و قس علی ہذہ - جس سال جو شخص پیدا ہوا ہے اس کا سن ولادت اور نمبر ستارہ  
اور نمبر برج سب کو جمع کر دیاں تک کہ احاد پیدا ہو جائے - بس یہی ہندسہ اس پر  
حکمران ہے - ایک شخص ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء روز چار شنبہ کو پیدا ہوا تو اس کے اعداد یہ ہوئے  
۱۹۳۱ - ۱ - ۳ - ۱۹۳۶ - ۲۰ صفر خارج باقی ۲ - اب ۲ کا ہندسہ یعنی قمر اس پر حکمران ہے اور  
امتحان کرو کہ ایسا شخص اپنی پیدائش سے دو سرے دن اور دو سرے سال میں ہی ہمیشہ کسی  
اہم واقعہ سے مقابل ہو گا - نیک اور بد بحث نہیں ہے - یہ حساب علیحدہ ہے - اس کا رد سرا  
دن اور دو سرا ماہ اور دو سرا سال یہ ہو گا - جمعہ - اتوار - منگل - اور بد جو خاص پیدائش کا  
دن ہے - اسی طرح دو سرے برج میں بھی اس کو حالات پیش آئیں گے یعنی جوزا - اسد -  
میزان - قوس - دلو - حمل اسی طرح سال ۱۹۳۳ء ۱۹۳۵ء علی ہذا القیاس - ہر کام میں اس  
کو دو کے عدد سے لگاؤ رہے گا اور جب کوئی اہم واقعہ اور حادثہ ہو گا - وہ دو سرے دن  
دو سرے ماہ دو سرے سال میں ہو گا اور جب آپ تجربہ کریں گے - اس کو صحیح پائیں گے  
- نجوم کی طرح سے علم الاعداد میں بھی فروعات سے بحث کی گئی ہے - مگر یہ مقالات طویل  
ہیں جو صاحب شائق ہوں وہ اس فن کی دو سری کتابوں کی سیر کریں - اکثر حالات معلوم  
ہوں گے -



ایک اور تخیل خیز اثر اعداد کا معلوم کرو جس سے میں کوئی حادثہ ہو اس سے کے مجموعی  
اور انفرادی اعداد کو حادثات میں بڑا دخل رہتا ہے - مثلاً کوئی حادثہ ۱۹۳۱ء میں ہوا ہے  
اس کے انفرادی اعداد ایسے ہیں - ۱ - ۳ - ۹ - ایک مکرر تھا یعنی ۱۹ کا جس کو قطع کر دیا اور اس کی  
مجموعی میزان ۱۵ ہوئی - اس شخص کی عمر میں ہمیشہ ۱ - ۳ - ۹ اور ۱۵ کا عدد ہمیشہ انگلی ہو گا -  
اس جگہ ایک اعتراض واقع ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم سے ہجری لیں تو میزان اور  
ہوگی اور سمیت یا بکری لیں تو اور اعداد ہوں گے - کیا ضرورت ہے کہ انگریزی حساب  
سے ہی حادثات ہوں - مثلاً کسی شخص پر کوئی حادثہ ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳۶۰ھ میں آیا - وہ اپنا  
حساب ہجری سے لگاتا ہے تو ہجری کا مجموعہ ۶ - ۳ - ۹ - ۱ - ۱۰ ہو اور انفرادی ہندسے ہوئے  
۶ - ۳ - ۱ اور انگریزی حساب سے ۱ - ۳ - ۹ - ۱۵ تو اب حادثات کا تعلق کس سے رہا یعنی  
دس سے یا پندرہ سے کیا حادثات بھی جانے پوچھے ہوتے ہیں کہ ساکل جس سے حساب  
لگائے واقعات بھی اسی تعداد سے منطبق ہو جائیں - اسی طرح متعدد سنیں سے مختلف  
تعداد پیدا ہوگی - یہ ایک نمونہ اور سخت سوال بلکہ اعتراض ہے - لیکن آج تک میری  
نظر سے نہیں گزرا کہ کسی نے اس قسم کا اعتراض کیا ہو اور کسی نے جواب دیا ہو - آج کل  
جو حساب لگاتے ہیں وہ رائج الوقت انگریزی سنوں سے حساب مثال میں پیش کر دیا کرتے  
ہیں - اب میں اس کا جواب عرض کروں گا کہ غرض صرف فاصلہ سے ہے اور وہ تو ازن  
بہر حال قائم رہے گا - یہ ایک مثال سے خوب ذہن نشیں ہو گا - زید ایک مقام پر کھڑا ہے -  
عمرو اس سے کتا ہے اگر قدم دس قدم آگے بڑھو گے تو کوئی حادثہ پیش آئے گا - اب زید دو  
قدم آگے بڑھ گیا تو حادثہ کا فاصلہ آٹھ قدم رہ جائے گا اگر دو قدم پیچھے ہٹ جائے گا تو حادثہ  
کا فاصلہ بجائے دس کے بارہ قدم آگے ہو جائے گا بس اسی مثال پر منطبق کر لو کہ آپ کسی  
شخص سے حادثہ کا وقت نکالیں - دو سرے حادثہ کا فاصلہ اسی قدر رہے گا جس قدر اس شخص  
کے استغناء سے حاصل ہو گا - میں اس مسئلہ کو بڑی وضاحت سے ثابت کر چکا ہوں کہ  
انسانی عقائد اور خیالات کا اثر ضرور ہوتا ہے - جب ہم ۸۶۶ کا عدد بسم اللہ کی نیت سے



ساتھ ان کی تقدیر بھی چلت جائے گی لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ کوئی وقتی نحوست اور پریشانی پیدا ہوئی اور آپ نے نام تبدیل کر لیا دنیا میں رنج و راحت۔ امیری غریبی صحت و بیماری کا ساتھ ہے۔ واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ کس راہ اور انداز پر اسے سہلی۔

قید و حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں۔ موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں اگر ہر حادثے اور واقعہ پر نام تبدیل کیا جائے تو زندگی میں بہت سے نام تبدیل کرنا پڑیں گے اور یہ ایک مضحکہ خیز بات ہوگی۔ نام تبدیل کرنے کی وہاں ضرورت ہے کہ جب بیشتر حصہ عمر کا نحوست اور افلاس میں بسر ہو چکا ہے اور اکثر امید انوں میں گھٹت ہو چکی ہو۔ فرض یہ ہے کہ اسم کا اثر موسوم پر ضرور ہوتا ہے۔ اگر آپ تلاش کریں تو بہت سے اصحاب آپ کو ملیں گے جنہوں نے اپنا نام تبدیل کیا خواہ وہ تخلص ہو یا خطاب یا عرف یا قوم تو وہ ترقی کے اعلیٰ مدار تک پہنچ گئے اور جب تک اپنے اصلی نام سے یاد کئے جاتے رہے تب تک کوئی ترقی حاصل نہیں کی۔ مثلاً ہمارے زمانے میں گاندھی جی۔ ابو الکلام آزاد۔ شبلی نعمانی۔ داغ۔ میر۔ اقبال وغیرہ آپ دریافت کریں گے کہ ہم نام کو نہ تبدیل کریں تو اس کے لئے صرف اسی قدر مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ نام کوئی تبدیل کرو۔ لامحالہ اعداد تبدیل ہوں گے۔ اس تبدیلی اعداد کا اثر ہو گا۔ اعداد کی پوشیدہ قوت سے کوئی صاحب قسم انکار نہیں کر سکتا۔ یہ بھی معلوم ہے کہ نقوش میں اعداد ہی پر کئے جاتے ہیں اور ان کا اثر عیاں ہے۔ ہر کی محض قوت سے انکار کرنا ایک یہ بات کا انکار کرنا ہے۔

ایک اور خاص قاعدہ میں بیان کرتا ہوں جب اس کا تجربہ کریں گے صحیح پائیں گے۔ اس وقت کا آج ہی تجربہ کرو۔ دیکھو کس قدر صحیح لگتا ہے۔ اگر سو میں ایک یا دو جگہ غلط ہو جائے تو اس کو غلط نہیں کہا جاسکتا۔ جب کسی شخص کا اندرون حال معلوم کرنا ہو تو اس کے نام کے اعداد ابجد سے جمع کرو۔ اگر اعداد ۲۸ یا ۲۸ سے کم ہیں تو اسی طرح رہنے دو اگر ۲۸ سے زیادہ ہیں تو پھر جمع کر دیں یہاں تک ۲۸ یا ۲۸ سے کم رہ جائیں جو عدد حاصل ہو اسی نمبر ذیل سے حالت معلوم کرو۔

اور عقیدہ سے لکھتے ہیں تو ان اعداد میں بسم اللہ کی برکت اور تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جب کسی کتاب کے صفحات ہزار ہوں اور ہم سلسلہ وار صفحہ پر ۸۶ لے کر تحریر کریں تو ان اعداد میں بسم اللہ کا اثر نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ ۸۶ ہم نے بسم اللہ کی نیت سے نہیں لکھے ہیں۔ بلکہ صفحات کا سلسلہ ہے۔ اس طرح ابلیس میں الف اور لام ہے اور اللہ میں الف اور لام ہے لیکن اللہ کے الف اور لام میں جو روحانیت ہے وہ ابلیس کے الف اور لام میں نہیں چونکہ ابلیس کہتے وقت ہمارے عقائد اور جذبات اور ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمارے عقیدہ کی بنا پر اس لام الف میں شیطنت اور مردودیت ہے۔ اسی طرح ہم جس سنہ سے بھی حساب لگائیں ہمارے جذبات اور عقائد سے اسی طرح کا اثرات اعداد پیدا ہو گا۔

ایک خاص قاعدہ اور بیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص آلام اور مصائب میں گرفتار ہو۔ پے در پے ناکامیوں سے سابقہ ہو۔ تقدیر پر چکر کھاری ہو۔ زندگی کا بیشتر حصہ بد قسمی افلاس اور مصیبت میں گزار رہا ہو تو ایسے شخص کے واسطے بہترین عمل یہ ہے کہ وہ اپنا نام تبدیل کر دے۔ نام تبدیل کرنے کا اثر یقینی ہوتا ہے اور شریعت نے بھی برے اور مہمل نام کو منحوس مانا ہے اور تبدیلی کو باعث کامیابی و سعادت تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے کئی ایک صحابہ اور صحابیات کے نام تبدیل فرمائے۔ جس کی یہی وجہ تھی کہ جمالت کے نام منحوس اور برے معنی پیدا کرتے تھے اور اس نحوست کا اثر ان کی زندگی پر ہو رہا تھا۔ حضور علیہ السلام نے ان کے نام تبدیل فرمادیے تاکہ نام کی نحوست کا اثر معدوم ہو جائے ورنہ تبدیلی نام کی اور کوئی وجہ وجہ نہیں ہو سکتی اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نام میں حروف اور ناموں کے عدد اس کے پیدائشی عدد کے مخالف ہوتے ہیں اور اس طرح وہ نفس اثر پیدا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب نام تبدیل کر دیا ہے تو وہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور جو نیا نام تجویز کیا جائے تو اب روحانی طریق پر ان حروف اور اعداد سے تعلق ہو جاتا ہے۔ بس اگر کوئی صاحب افلاس۔ مصیبت اور تنگ دستی میں گرفتار ہوں تو ان کو چاہئے کہ اپنا نام تبدیل کر دیں۔ خدا چاہے تو نام کے



## شرعی

(۱) مزاج میں اقتدار پسندی ہے حکومت کا شوق ہے۔ خیالات بلند ہیں صحت اچھی

ہے۔

(۲) دھن۔ علم کا شوق ہے۔ خصوصاً کیمیا۔ طب۔ عملیات۔ ریاضی کا زیادہ رجحان

ہے۔

(۳) دیران۔ پیسہ جمع کرنے کا زیادہ شوق ہے اور اپنے مطلب میں کامیابی ہوگی۔

(۴) ہتھ۔ اگرچہ ظاہری امارت نہیں۔ تاہم صاحب امت ہے۔ صداقت اور عدالت

کا مادہ ہے۔

(۵) ہند۔ دولت نہیں معمولی کاموں اور پیشوں میں بسر ہوتی ہے کسی خاص کام کی

پابندی نہیں۔

(۶) دزاع۔ اضطراب۔ پریشان حال۔ اکثر حصہ رنج و ملال میں گزر رہا ہے لیکن بات

میں چٹکی ہے۔

(۷) فشرہ۔ معمولی زندگی بسر ہوتی ہے۔ تاہم احساس سے اور ترقی کے راستوں کی

تلاش ہے۔ شاید کامیابی بھی ہو جائے۔

(۸) طرف۔ اگرچہ مالی حالت چنداں اچھی نہیں مگر ہمدردی کا احساس ہے اور بیعت

معقول پسند ہے۔

(۹) جہ۔ دنیا کی ہوس کم ہے۔ زہد و طاعت اور امور اخروی کی طرف زیادہ رجحان

ہے۔

(۱۰) زہرہ۔ سفر زیادہ ہوتا ہے اور اس میں ہی کامیابی ہے۔ مگر محنت کا صلہ پورا نہیں

ہے۔

(۱۱) صرف۔ اپنی قوت یا کسی اور طریقہ سے دوسروں سے فائدہ پر زندگی بسر ہوتی ہے۔

(۱۲) مولا۔ پریشانی۔ غریبی۔ قوت کمزور و اکثر اراکوں میں ناکامی۔ تقدیر اچھی نہیں۔

(۱۳) سماک۔ پریشان حالی کا شکاری یا کسی قسم کا پیشہ ہے۔ مگر پیشہ قدر امت کام کرتی

ری۔

(۱۴) زبانہ۔ مالی حالت کمزور ہے مگر ایسے بیگانوں میں عزت ہے طب یا کیمیا کا بھی شوق

ہے۔

(۱۵) خضرہ۔ معصیات میں زندگی بسر ہوتی ہے اور شاید ناجائز طریق پر معاشرت ہو۔

(۱۶) اکیل۔ آمدنی کم خرچ زیادہ۔ مزاج میں شجاعت ہو اور رعایت ہے اور اس وجہ سے

مالی حالت ٹھیک ہے۔

(۱۷) قلب۔ دوسروں پر بھروسہ کرنے سے حالت خراب سی عقل سے کام نہیں لیتے۔

خیالات پر دنیا قائم ہے۔

(۱۸) شولہ۔ سستی۔ کالی نے کام خراب کر رکھا ہے اگر بہت بلند کریں تو حالت سدھر

سکتی ہے۔

(۱۹) تعائم۔ زندگی پیش میں بسر ہوتی ہے۔ حسب ضرورت معیشت بھی ہے۔ عزت

بھی ہے۔ لوگ احترام کرتے ہیں۔

(۲۰) بلدہ۔ بہ نسبت دنیا کے آخرت کا خیال زیادہ ہے۔ مذہبی آدمی ہیں۔ مگر مزاج میں

جلدی بہت ہے۔

(۲۱) سعد الذخ۔ اپنی حیثیت کے مطابق زندگی عزت اور خوشی میں بسر ہوتی ہے۔ عقل

مزاج اور فائدہ جو شافی ہیں۔

(۲۲) طبع۔ دکھاوت اور طبع سازی مزاج میں زیادہ ہے کہتے زیادہ ہیں مگر کرتے کم

ہیں۔

(۲۳) ثریا۔ حالت پریشان ہی رہتی ہے۔ کام میں عین کر جگرتے ہیں اور یہ غلط طریقوں کا

تجربہ ہے۔





(۲۳) مورد۔ گو اس وقت حالت اچھی نہیں مگر اس میں اپنی کم عقلی کا بھی قصور ہے۔ سوچ کر کام کریں تو فائدہ ہو۔

(۲۵) الحبیہ۔ حالت اچھی نہیں زندگی قابل اعتبار نہیں۔ بس یو نہی باتوں میں کام لیں جاتا ہے۔

(۲۶) مقدم۔ باتیں زیادہ ہیں کام کم ہے جس قدر اپنے آپ کو دکھایا جا رہا ہے حقیقت اس قدر نہیں۔

(۲۷) موخر۔ دوسروں پر کام ڈال دیا ہے اس لئے کچھ فکر ہے۔ خود کام کریں تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔

(۲۸) ارشاد۔ کام اچھا ہے۔ عقل سے بھی کام لیتے ہیں مگر دوسرے لوگوں نے بے وقوف بنا کر بہت کچھ نفع حاصل کر لیا۔

عملیات سے ایک گونہ تعلق تو مجھے نہیں ہے۔ میرے مرحوم والد بھی اس میں ماہر تھے۔ مگر ۱۹۳۶ء سے مجھے اس فن سے خاص تعلق ہے کیوں کہ اسی سال سے میں نے ان رسائل اخبارات کی ادارت کے فرائض انجام دینا شروع کئے جو اس فن سے منسوب تھے۔ اور آج تک اسی دائرہ میں گھوم رہا ہوں۔ اس درمیان میں میرے تجربے نے مجھے بتایا کہ دنیا چند عملیات کے لئے بہت بے چین رہتی ہے علم جعفر میں مستحکم کی اور عملیات میں حب تسخیر۔ بغض۔ تسخیر ہمزاد کی جس میں جن بھی شامل ہیں۔ میں اپنی دونوں کتابوں میں مختلف طریقہ مستحکم کے بیان کر چکا ہوں اور ان تمام قواعد کی مجموعی حالت ماہر مستحکم حل کرنے کی قوت پیدا کر دے گی۔ اب میں حب کے متعلق قدرے تشریح کرتا ہوں۔ عام طریقہ پر لوگ جو حب و تسخیر کے خواہاں ہوتے ہیں اس کی بنیاد صرف اس قدر ہوتی ہے کہ کسی جگہ محبت پیدا ہو گئی یا جب منفعت کے لئے کسی افسر کی تسخیر کی مطلوب ہوتی ہے۔ میں نے اپنے تجربے سے عمل حب کو مستحکم سے بھی زیادہ مشکل پایا اور مشکل محض اس لئے ہے کہ لوگ قوانین عمل سے واقف نہیں ہوتے اور اس قدر مشکل کام

بے ترتیب قواعد کے موثر نہیں ہو سکتا۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر حب و تسخیر کے عمل ایسے ہی آسان ہوتے تو دنیا میں کوئی شخص کسی سے بڑا نہ رہتا جو شخص چاہتا دوسرے کو تسخیر کر لیتا اور اس طرح دنیا میں کوئی شخص آزاد نہ ہوتا۔ سب ایک دوسرے کے غلام اور فرماں بردار بن جاتے نظام عالم قائم نہیں رہ سکتا تھا اس لئے عمل حب و تسخیر کے لئے چند قوانین میں سے میں نے اپنے وسیع تجربے کی بنا پر ان قوانین کو منظم اساس کے پایا ہے۔ ان قوانین میں سے کسی قوانین کا فائدہ ان۔ اصل عمل کا فائدہ ان ہے۔ قانون اول یہ ہے کہ آپ کسی کے مسخر کرنے میں شرط۔ اخلاق۔ قانونا مجاز ہوں اور آپ کو استحقاق پہنچ چکا ہو کہ مطلب کو مسخر کر سکیں۔ مطلب سے مراد صرف معشوق نہیں بلکہ ہر وہ شخص ہے جس کے مسخر کرنے کی خواہش آپ کے دل میں موجزن ہو۔ اگر قدرت استحقاق کے رکن اول کو نظر انداز کر دیتی تو دنیا فنا ہو جاتی۔ مثلاً زید عمر کی بیٹی پر عاشق ہو گیا۔ اس نے بذریعہ عمل عمر کی بیٹی کو مسخر کر لیا اور آتش فوس کو بجھایا۔ لیکن نعوذ باللہ خدا اس قدر ظالم قرار پاتا کہ اس نے اپنے کلام پاک میں ایسی قوت عام کر دی کہ زید نے عمر کی عزت و آبرو کو برباد کر دیا۔ اب اس مقابلہ پر عمر زید کو قتل کرنے پر آمادہ ہو جاتا۔ یا قصاص وہ بھی کسی عمل کے ذریعہ سے زید کی بیوی کو مسخر کر تا اور اپنی بے عزتی کا بدلہ لیتا۔ اس طرح یہ آتش فتنہ بھڑکتی رہتی اور دنیا کے نظام میں فرق آ جاتا۔ لہذا سب سے پہلے آپ ان وجوہ اور اسباب کی تکمیل کریں جس سے آپ کا کسی کو مسخر کرنا جائز ہے۔ ورنہ قدرت مجبور نہیں کہ وہ آپ کی تکمیل خواہشات نفسانی کے لئے دوسرے کو حیران و پریشان کرے نہ جب تک تسخیر کا استحقاق پیدا نہ کریں عمل میں تاخیر پیدا نہیں ہو سکتی اور میں یہ کہنے میں باک نہیں کرتا کہ عمل کا اثر استحقاق پر مبنی ہے۔ اگر استحقاق ہے تو عمل میں اثر ہونا یقینی اور اسی طرح یقینی ہے۔ جس طرح صبح کو آفتاب کا طلوع ہوتا۔ اگر استحقاق ہے تو عمل میں اثر ہونا یقینی ہے جس طرح آفتاب کا غروب ہوتا اور آپ اس پر تعجب نہ کریں بلکہ اپنی نظر کو وسیع کریں تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ استحقاق عمل میں رکن اول ہے۔ ایک شخص



جاہل مطلق ہے وہ عربی یا انگریزی سے قطعاً ناواقف ہے۔ اب وہ ایک عمل اس لئے شروع کرتا ہے کہ میں مدرسہ عالیہ کلکتہ کا مدرس اول یا علی گڑھ کالج کا ہیڈ ماسٹر ہو جاؤں۔ آپ ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے کہ یہ شخص اپنے عمل سے ان مراتب پر فائز ہو سکے گا۔ اس لئے کہ اس شخص کی قابلیت نہیں ہے۔ یعنی استحقاق نہیں ہے۔ ہاں اگر اس شخص کی قابلیت ہے کہ وہ ان مقامات کا صدر بن سکے اور کسی خارجی وجہ سے کامیاب نہیں ہوتا عمل یقیناً اثر کرے گا اور وہ شخص ان جگہوں کے پانے میں وہ کامیاب ہو سکے گا۔ جاہل اگر زندگی بھر عمل کرے اور تمام قرآن معظم کو عمل بنالے جب بھی وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور عام طریقہ پر عمل کے اثر نہ کرنے کی وجہ یہی ہے۔ شرط لازم یہ ہے کہ عملیات میں تاثر سیارگان کو بہت دخل ہے۔ جب تک عمل اور ستارے کا مزاج موافق نہ ہو گا عمل میں اثر دشوار ہے اور یہ ایک بدیہی بات ہے۔ مثلاً زہرہ اور مشتری سعد ہیں۔ زحل و مریخ نحس ہیں۔ اگر کوئی شخص محبت کا عمل زحل کی ساعت میں اور بغض و عداوت کا عمل مشتری کی ساعت میں کرے گا تو وہ عمل کامیاب نہ ہو گا۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ عمل کا مفہوم مطلب سے متعلق ہو۔ غیر متعلق یا مخالف نہ ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص محبت کے لئے اسم اعظم یا قہار کا ورد کرے گا تو کامیاب نہ ہو گا۔ اسی طرح اگر بغض و عداوت کے واسطے اسم اعظم یا ودود کا ورد کرے گا تو ناکام ہو گا۔ اگرچہ یہی چھوٹی چھوٹی شرائط عمل میں ہیں۔ مگر یہ اساس اربعہ تو جزو لاینفک ہیں۔ لیکن ان چھوٹی چھوٹی شرائط کو بھی نظر انداز نہ کرے۔ بعض وقت ایک معمولی پھنسی زور باندھ کر بڑے زخم کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور پتھر کا زراسا نکلوا چشے کے دہانے میں پانی کا راستہ بند کر دیتا ہے اور بعض شرائط اس کتاب میں (حصہ اول و دوم میں) کسی دوسری جگہ بیان کر چکا ہوں۔ اب میں ایک خاص حب کا عمل اور دوسرا بغض کا عمل پیش کرتا ہوں اور صرف اس قدر عرض کروں گا کہ آپ ان عملیات کو اور میرے تمام عملیات کو جائز موقع پر استعمال کریں۔ اگر آپ ناجائز جگہ پر استعمال کریں گے تو اس کا بار محشر کے دن آپ کی ذات پر

ہو گا۔ میں بری الذمہ ہوں۔ ہاں اس قدر عرض کروں گا کہ محکم خدا یہ عملیات ضائع ہونے والے عمل نہیں ہیں بلکہ سائنس ہیں جن کا اثر ہو نا یقینی ہے۔ نام طالب مع والدہ کے اعداد نکال کر پہلے چار پر تقسیم کرو۔ اس سے مزاج کی حالت معلوم ہوگی۔ مثلاً تقسیم سے ایک بچے تو آتش مزاج ہے۔ دو باقی رہیں تو مزاج ہادی ہے۔ تین باقی رہیں تو مزاج آبی ہے۔ اگر کامل تقسیم ہو جائے تو خالی ہے۔ اسی طرح نام مطلوب مع والدہ کے اعداد ابجد سے استخراج کر کے چار پر تقسیم کرو اور مزاج معلوم کرو۔ اگر مزاج موافق یا دوست برآمد ہو تو یقین کرو کہ عمل کا اثر بہت جلد ہو گا۔ اگر مزاج مخالف یا دشمن برآمد ہو تو عمل کے اثر میں بالکل یہ رکاوٹ پیدا ہوگی ہاں کچھ دیر میں اثر ہو گا۔ بہر حال مزاج استخراج کر کے جو برآمد ہوا ہے۔ دونوں کے ناموں کے تحت میں لکھ دو۔ اب انہی اعداد کو علیحدہ علیحدہ بارہ پر تقسیم کرو۔ جو باقی بچے اس سے برج معلوم کرو اور پھر دیکھو کہ دونوں کے برج اور سیارگان مخالف برآمد ہوئے ہیں تو ایسا کرو کہ طالب مع والدہ اور مطلوب مع والدہ کے اعداد ایک جگہ جمع کر لو اور ایک مزاج اور ایک ستارہ نکال لو۔ ایک مزاج اور ایک ستارہ نکالنے میں مخالف اور موافق کی قید جاتی رہی۔ لیکن علیحدہ علیحدہ تقسیم سے اگر مزاج موافق اور ستارہ موافق برآمد ہوا ہے تو اس عمل کا اثر محکم خدا اسی طرح یقینی ہے جس طرح صبح کو مشرق سے آفتاب کا طلوع ہونا اگر مزاج مخالف ہونے کی صورت میں مجموعی طور پر مزاج اور ستارہ نکالا ہے تو اس کا اثر کچھ دیر میں ہو گا۔ اب اگر علیحدہ علیحدہ مزاج اور ستارہ استخراج کیا ہے اور وہ موافق ہے تو اس کے عمل کا یہ طریق ہے کہ نام طالب مع والدہ کے اعداد مثلث اسی چال سے پر کرو جو مزاج برآمد ہوا ہے۔ ہر چار مزا جون کے مثلث پر کرنے کا طریقہ میں نے جلد اول میں بیان کر دیا ہے۔ اس قسم کے نو مثلث ہر ایک کے پر کرو۔ اس ساعت میں جس ساعت کا یعنی ستارے کا استخراج آپ نے کیا ہے۔ ساعت سیارگان معلوم کرنے کا حساب بھی جلد اول میں موجود ہے۔ اگر دونوں کے ناموں سے ایک مزاج اور ستارہ بتایا ہے تو صرف نو مثلث تیار کرو یعنی موافق مزاج



اور ستارہ برآمد ہونے میں اٹھارہ مثلث تیار کرنے ہوں گے۔ تو ایک کے نو دوسرے کے اور مجموعی طریق پر ستارہ اور مزاج استخراج کرنے میں صرف ۹ مثلث پر کرنا ہوں گے۔ اگر مزاج آتش برآمد ہوا ہے اور مثلث آتش چال سے پر کئے ہیں تو آگ میں جلانا ہو گا۔ اگر بادی ہے تو درخت میں باندھنا ہو گا اگر آبی ہے تو توپانی میں بہانا ہو گا اگر خاکی ہے تو پاک زمین میں دفن کرنا ہو گا۔ اب مفصل ترکیب یہ ہے کہ عمل نو دن کا ہے۔ اگر نقش اٹھارہ ہیں تو فی یوم دو نقش خرچ ہوں گے۔ اگر نقش نو ہیں تو ایک روزانہ خرچ کرنا ہو گا۔ اگر نقش آتش ہے تو ایک یا دو نقش باہم دیگر نقش یعنی نقش اٹھارہ ہیں تو دو نقش جو ایک دھاگے میں باندھ کر آگ میں ڈال دیں اور آپ ایک سو مرتبہ یہ آیت شریف اسی جگہ بیٹھ کر پڑھیں۔ اِنَّا لِنَايَا بَهُمْ ثُمَّ اِنَّا عَلَيْنَا حَسَابِيَهُمْ (قرآن پاک میں دیکھ کر اعراب و الفاظ درست کر لیں) مطلوب کا تصور ہے پس عمل ختم ہوا۔ روزانہ نو دن تک یہ ہی عمل کریں۔ یہ یاد رکھو کہ نقش تو اس ستارے کی ساعت میں پر کرنا ہوں گے۔ جو ستارہ برآمد ہوا ہے لیکن جلانے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ تاہم اگر آپ اس ستارے کی ساعت میں جلائیں جو ستارہ برآمد ہوا ہے تو اور بھی زیادہ اثر ہو گا۔ لیکن اس ستارے کی کوئی خاص قید نہیں۔ ہاں اس قدر پابندی ضرور کرو کہ جس وقت اول دن جلایا ہے۔ اسی وقت نو دن جلاؤ۔ دو چار منٹ کی کمی بیشی کوئی حرج نہیں کرتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ نو دن کے اندر اندر مطلوب بے قرار ہو جائے گا۔ مگر آپ نو دن پورے کریں۔ اگر نقش بادی ہے تو صحرا۔ باغ۔ یا اپنے مکان میں جو درخت ہو اس درخت میں ایک یا دو نقش کسی اونچی شاخ پر دھاگے سے باندھ دو اور ایک سو مرتبہ وہی آیت شریف پڑھو۔ اسی طرح نو دن کرو۔ اگر نقش آبی ہے تو دریا میں بہا دو اور وہ عمل پڑھو۔ اگر خاکی ہے تو زمین میں دفن کرو۔ باقی عمل بدستور پانی ایسا ہو جو شریعت سے پاک ہو۔ کنویں میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ مگر دریا یا نہر قریب ہو تو بہتر ہے۔ درخت خاردار نہ ہو۔ اگر کسی میوے یا خوشبودار پھول کا درخت ہو تو بہتر ہے۔ زمین پاک ہو۔ کسی قسم کا پتھر

اس میں نہیں۔ پڑھتے وقت منہ اسی طرف ہو جس طرف نقش جلایا ہے یا باندھا ہے پاک صاف ہو کر عمل کیا کرو۔ خدا کے پاک کلام اور مقدس نام پر یقین کامل رکھو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کا اثر ضائع نہ ہو گا۔ کسی دوست کے لئے یا حاکم کے مسخر کرنے کے لئے اور ہر جائز جگہ پر کسی کو مسخر کرنے کے لئے اس عمل کو کر سکتے ہیں ہاں حرام کی نیت سے نہ کریں۔ در نہ رجعت کا خوف ہے۔ یہ عمل جلالی ہے۔ اب میں ایک سفلی عمل تحریر کرتا ہوں۔ ایک بزرگ بغداد شریف کے تھے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں تھے۔ ۱۸۰۸ء میں رام پور میں تشریف لائے اور ان کی اجازت سے میں نے اسی وقت میں ان کے سامنے ہی اس عمل کو کیا تھا۔ مگر ان کے قول کے مطابق نہ ہوا۔ میں نے اطلاع کی کہ عمل کا اثر ظاہر نہ ہوا تو ان محترم نے مجھ سے ترکیب معلوم کی میں نے ترکیب بتائی تو اس کا قصص بیان کیا۔ حالانکہ پہلے وہ ترکیب نہ تھی۔ میں نے کہا کہ آپ نے تو پہلی مرتبہ یہ نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا کہ تم نے سنا ہو گا میں نے بتایا تھا۔ میں نے تردید مناسب نہ کی اور اپنے قصور کو قصداً تسلیم کر لیا۔ حالانکہ مجھے یاد تھا کہ یہ ترکیب پہلے نہیں بتائی تھی۔ لیکن پھر مجھے اس عمل کی آزمائش کا موقع نہ ملا۔ حالانکہ کئی مرتبہ ان محترم نے تاکید فرمائی کہ اس عمل کو کرو۔ مگر میں نے نہیں کیا۔ آج وہ عمل میں اس کتاب میں درج کرتا ہوں یہ سفلی ہے مگر امید ہے کہ بے اثر نہ ہو گا گدھے کا پیشاب اور کتے کا گوہ افضل ہے۔ ان دو اشیاء کی ضرورت ہے۔ پہلے ان کو میا کر دو چر کا گدھے کا پیشاب بھی کام دے سکتا ہے۔ جب تک یہ دو اشیاء فراہم نہ کر لے اس عمل کا قصد نہ کرے گدھے کا پیشاب اس قدر ہو کہ جس ڈبہ میں پچاس سکرٹ آتے ہیں وہ بھر جائے۔ اپنے (پایک) کی راکھ کپڑا چھین کر کے اپنے پاس رکھو۔ اس ڈبہ میں پیشاب بھر کر اپنے کی راکھ اس قدر مل کر دو کہ وہ اس قدر سخت ہو جائے کہ اگر انڈا اس پر رکھا جائے تو انڈا نہ دھنسل جائے اور نہ اس قدر سخت ہو جائے کہ اگر انڈا اس پر رکھا ہے بلکہ یہ حالت کرو کہ انڈا سپر رکھو تو کچھ دھنسل جائے۔ یہ ڈبہ تیار ہو جائے تو زمین میں نصف دفن کر دو یعنی آدھا باہر رہے اور



آر حارثین میں۔ جب ڈبہ تیار ہو جائے تو مرنے کا ایک انڈا لے کر اس پر نام طالب مع والدہ رویشالی سے لکھ کر اس کے نیچے یہ لکھ۔ بالعصا عصا من اسی انڈے پر دوسری طرف نام مطلوب مع والدہ کے لکھ کر اس کے نیچے لکھے اور کانڈ کے دو ٹکڑوں پر بھی یہ نام لکھے۔ جب یہ سب کچھ تیار ہو جائے تو تھوڑی سی آگ اپنے سامنے رکھ اور کتے کی گوشت (ٹنگ ہو) آگ پر ڈالے یعنی بخور کا کام اس سے لے اور آپ دو ڈانہ اس ڈبہ کے سامنے بیٹھے اور انڈا ہاتھ میں لے کر اس عزیت کو ایک بار پڑھے۔

ترباق بسقت علیک بس عشاو لعتشان  
قیضت علیک باعصو من عصا من  
علیک سب

اصل قدر پڑھ کر اور اس انڈے پر پھونک کر وہ انڈا اس ڈبہ میں رکھ دے (جس میں خاک اور پیشاب مخلول ہے) اب پھر ایک مرتبہ اس عزیت کو پڑھے اور ایک پر وہ کانڈ کا ہاتھ میں ہو جس پر بالعصا عصا من لکھا ہے۔ جب عزیت ختم ہو تو اس کانڈ کے پرزے کو اس انڈے پر ڈال دے اب دوسرا کانڈ ہاتھ میں لے اور پھر اس عزیت کو پڑھے جب عزیت ختم ہو تو دوسرا پرزہ اس ڈبہ میں ڈال دے اور خود وہاں سے علیحدہ ہو جائے اس طرح کہ ڈبہ نظر نہ آئے نہ کوئی دوسرا دیکھے۔ بہتر یہ ہے کہ ایک کمرہ میں اس عمل کو کرے اور جب تیسری مرتبہ عزیت پڑھ کر دوسرا پرزہ ڈال دے تو آپ باہر نکل کر اس کمرے کے کواڑ بند کر دے۔ بہر حال غرض تو یہ ہے کہ عامل وہاں سے ایسی جگہ آجائے کہ وہ ڈبہ نظر نہ آئے۔ اب عامل کھڑے ہو کر سو مرتبہ یہ آیت شریف پڑھے۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما  
عنتم حریص علیکم المومنین روف رحیم۔  
فقل بس یہاں پہنچ کر انگلی سے اس ڈبہ کی طرف اشارہ کرو سو مرتبہ یعنی ہر مرتبہ اشارہ

کرو۔ جب سو مرتبہ کی تعداد پوری ہو جائے تو اب پھر اس کمرے میں جائے اور انڈے کو اٹھائے۔ زردی اور پییدی اس انڈے کی عاقبت ہو چکی ہوگی۔ بس عمل اثر کر گیا اور مطلوب بے قرار ہو چکا اور چند ٹکڑے کے اندر اندر خیر بن جائے گی کہ مطلوب بے قرار ہے۔ اگر موانعات نہیں تو فوراً پہنچتا ہے۔ اگر معلوم ہو کہ انڈا اذنی ہے یعنی زردی اور سفیدی بدستور موجود ہے تو عمل کا کمال اثر نہیں۔ سمجھ لو کہ عمل بے کار کیا۔ تاہم اگر کوئی اثر مطلوب کے دل پر ہو جائے تو یہ سکتا ہے کوئی وقت۔ دن۔ تاریخ جس اس عمل کے لئے خاص نہیں۔ جب اور جس وقت جی چاہے کرے۔ کتے کا گوشت (ٹنگ) دست پناہ سے پکا کر آگ پر رکھ دے۔ بخور اس قدر ہو کہ پہلی مرتبہ عزیت پڑھ کر جو انڈا آگ میں ڈالا جائے اس وقت کام ہو۔ تمام عمل میں بخور کی ضرورت نہیں۔

صرف ایک ہی مرتبہ کا عمل ہے۔ انڈے سے زردی اور سفیدی تو عاقبت نہیں ہوتی مگر معلوم ہو کہ مطلوب کے دل پر کوئی اثر ہو رہا ہے اور دل چاہے تو دوبارہ کر لے۔ یہ عامل کی مرضی پر موقوف ہے۔ عزیت میں جس جگہ نکلا بن نکلا آیا ہے۔ وہاں مطلوب کا نام مع والدہ کے لئے میں نے ابتداء میں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے کیا تھا۔ انڈے کی زردی یا سفیدی عاقبت نہیں ہوتی۔ تاہم وہ حالات ختم ہو گئے۔ جن کے ماقبہ مجھے عمل کرنے کی ضرورت تھی وہ نہیں رہی۔ بے ضرورت کے کسی عمل کو کرنا نقصان دہ ہے۔ جس طرح بے ضرورت کے دوا بجائے فائدے کے نقصان دیتی ہے۔ کئی اصحاب بطور امتحان کے بھی عمل کو کرتے ہیں۔ اس سے مراد آزمائش اور امتحان ہوتا ہے مگر یاد رکھو کہ جو عمل امتحان کیا جائے ہرگز مفید نہ ہو گا۔ بلکہ نقصان دے گا۔ اگرچہ مجھے اس عمل کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوا۔ مگر حالات ایسے پیدا ہوئے کہ وہ حالات ختم ہو گئے جس سے مجبور ہو کر میں نے اس عمل کو کیا تھا۔ گو یہ اثر نہ تو عمل میں بتایا گیا تھا اور نہ میری غلط تھی۔ مگر میں اسے عمل سے ہی منسوب کرتا ہوں۔ اگر عمل میں اثر ہو جاتا تو خدا جانے کیا کیا معجزات مجھے برداشت کرنا پڑتے۔ غیب سے ایسے سالن پیدا ہوئے کہ۔ ان



تقریباً شکست وال ساقی نما نہ سر رہا نہ درد سر۔ عمل میں جو اسباب کام  
ہوتے ہیں اس میں ایک وجہ خاص یہ بھی ہوتی ہے کہ معمولی معمولی کاموں میں عمل کر  
لئے جاتے ہیں۔ مگر عمل اس جگہ کام دیتا ہے جہاں انسانی قوت اور فکر و تدبیر ختم ہو  
جائے جو کام ہماری قوت اور فکر سے ہو سکتا ہو اس کے واسطے عمل نہ کرو۔ عمل اس جگہ  
کرو جس جگہ آپ کی قوت ختم ہو چکی ہو۔ اور صرف قوی طریقہ پر نہیں بلکہ فعلی طریقہ  
پر۔ اب ایک عمل بغض کا لکھ کر اس فصل کو ختم کرتا ہوں۔

سب سے پہلے آٹھ سو چالیس ختم نیب (نیم) جسے نمولی یا نیم کوئی کہتے ہیں جمع کرو اور  
ان کو اس قدر خشک کر لو کہ جلائے کے قابل ہو جائیں۔ اگر نمولی تو نہیں مل سکتی تو پھر اسچند  
(سچند) چالیس تولہ حاصل کرو۔ اگر یہ بھی نہیں مل سکتا تو پھر مرج سیاہ (کالی مرچیں) آٹھ سو  
چالیس لاؤ۔ ان ہر سہ اشیاء میں سے ایک شے حاصل کرو۔ واضح ہو کہ یہ عمل قفل دراز پر  
بھی ہوتا ہے۔ اگر آپ قفل دراز پر بھی کریں تو جائز ہے۔ لیکن سب سے زیادہ قوی ختم  
نیم ہے۔ زوال ماہ یعنی چاند کی پندرہ تاریخ کو اس عمل کو شروع کریں۔ ترکیب یہ ہے کہ  
دن کے ساڑھے گیارہ بجے ایک انگلیٹھی میں خوب کوئلے دھکاؤ اور اپنے سامنے وہ انگلیٹھی  
رکھو اور ایک سفید کاغذ پر مونے حروف سے ان دونوں کے نام معد والدہ کے لکھو جن میں  
مفارقت منظور ہے۔ اگر اتفاق سے نام والدہ معلوم نہیں ہو سکتا تو صرف نام لکھ لو۔ یہ یاد  
رکھو کہ اگر ایک کی والدہ کا نام تو معلوم ہے یا ہو سکتا ہے۔ مگر دوسری کی والدہ کا نام معلوم  
نہیں کر سکتا تو اس کا ایک بھی نہ لکھو۔ یعنی اگر دونوں کی والدہ کا نام معلوم ہو جائے تو  
لکھو۔ ایک کا معلوم ہو تو نہ لکھو۔ صرف نام لکھ دو۔ اس کاغذ کو اپنے سامنے رکھو۔ جس  
وقت بارہ بجیں یعنی آفتاب نصف النہار پر آئے تو ایک دانہ اپنے ہاتھ میں لو۔ اگر سچند ہے  
تو تقریباً ایک تولہ چمکی میں لو اور اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھو۔ والقینا بین  
بہم العداوة والبغضاء الی یوم القیامہ پڑھتے ہوئے  
نظر اس کاغذ پر رہے جس پر نام لکھے ہیں۔ جب اکیس مرتبہ ختم ہو جائے تو وہ دانہ جو ہاتھ

میں ہے۔ ان کو تھوڑے ذال دو۔ اسی طرح ایک ایک دانے پر اکیس اکیس مرتبہ یہ آیت  
شریف پڑھتے جاؤ اور آگ میں ڈالتے جاؤ۔ اکیس دانے ختم کرو۔ روزانہ اکیس دانے۔  
ہر اکیس دانے پر اکیس مرتبہ یہ آیت شریف اسی طرح میں دوپہر کے وقت روزانہ  
چالیس دن یہ عمل کرو اکیس روز کے حساب سے چالیس دن کے آٹھ سو چالیس دانے  
ہوتے ہیں۔ اگر سچند ہو تو ایک تولہ کی اکیس چمکیاں کرو۔ ہر حال روزانہ اکیس دانے ہوں  
اور ہر دانے پر اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھو اور پڑھنے میں ان ناموں پر نظر رہے جو  
کاغذ پر لکھے ہوئے آپ کے سامنے ہوں گے مگر نظر تند و تیز خاصہ سے ڈالتے رہو۔ یہ ایک  
ایسا سرایع کا اثر عمل ہے کہ بہت سی مرتبہ اس کی آزمائش ہو چکی ہے اور بحکم خدا اس کا اثر  
زائل ہوتے نہیں دیکھا۔ ہزار عمل بغض و عداوت کے ایک طرف اور یہ عمل ایک  
طرف۔

ایک خاص پتھر بغض کا یہاں اور بھی لکھے دیتا ہوں۔ مگر اس چٹکے کو بھی کئی مرتبہ  
آزمایا گیا ہے بغض مرتبہ تو تیر کی طرح کام کرتا ہے اور بغض مرتبہ مطلق اثر نہیں ہوتا۔  
اگر کبھی ضرورت ہو تو ناظرین کرام اس سے بھی کام لیں جن دو ذاتوں میں جدائی کرانا  
منظور ہو۔ ان دونوں کے ناموں کے اعداد معد والدہ کے نکال کر مربع خاکی چال میں پر  
کرو۔ علیحدہ علیحدہ یعنی ایک کے نام کے مع والدہ کے اعداد علیحدہ مربع پر کرو۔ اور  
دوسرے کے نام مع والدہ کے اعداد نکال کر ہادی چال سے پر کرو۔ خاکی کو نئے نام سے پر  
کریں اور ہادی کون سے نام سے اس کی تخصیص نہیں۔ جن ناموں کے اعداد سے جو عنصر  
چاہے استعمال کرو۔ مگر ایک ہادی چال ہو۔ ایک خاکی۔ دونوں چالیس جلد اول ارواح  
الجن میں تحت باب التفتیش و راج ہیں۔ ان دونوں فتوش کی علیحدہ علیحدہ گولیاں بنا کر خاکی  
چال والے مربع کو کسی درخت سے بانٹھ دو اور ہادی چال والے کو اسی درخت کی جڑ میں  
دفن کرو۔ درخت ایسا ہو جس میں کائے ہوں۔ جیسے بیری کا۔ کیکر (ہول) کا یا ایک سی  
دن کا عمل ہے خدا چاہے تو تین دن کے اعداد اندر ہر دو میں مخالفت ہو جائے گی۔



میں نے جلد اول میں بھی یہ فلسفہ بیان کیا ہے کہ کوئی شے سراپا حسن نہیں ہوتی۔  
مثل مشور ہے کہ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ ایک عرب کا قول ہے من صنف  
فقد السہدن جسے کوئی تصنیف کی وہ ہدف ملامت ہو گیا۔ قباقر خرمراست و  
کر پرتیاں۔ بناچار حشویش بود در میاں۔

مجھے اقرار ہے کہ میری کتاب میں سقم بھی ہیں۔ عیب بھی ہیں۔ مگر میری قوت جس  
حد تک تھی وہ میں نے لکھ دیا باقی فضلنا بعضکم علی بعض جس قدر  
مجھ سے بیان ہو سکا میں نے بیان کر دیا۔ اس سے آگے ممکن ہے کسی اور کا حصہ ہو اور وہ  
بیان کرے لیکن ایک عمل بھی اس کتاب کا آپ کو کام دے گیا تو آپ کی قیمت وصول  
ہو گئی۔ مجھے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ میں کامل ہوں بلکہ مجھے تو اپنے آپ کو شاگرد کہتے  
ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ بہر حال جو میرے امکان اور میرے ذہن میں تھا وہ حاضر کر دیا۔  
سامنے مہماں کے جو کچھ تھا میرا رکھ دیا۔

در میان کتاب میں کسی جگہ یہ حقیقت آشکار کر چکا ہوں کہ ہر شخص اور ہر مقصد کے  
لئے عمل پایا جاتا ہے۔ کیوں کہ ہر کام اور ہر شخص کے سیارگان جدا ہوتے ہیں اسی طرح  
بعض عملیات کی زکوٰۃ بھی مخصوص ہے۔ ان مخصوصہ عملیات میں سے چند ان عملیات کا  
طریق زکوٰۃ بیان کرتا ہوں جو اکثر متداول ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ہر عامل کا طریقہ  
جداگانہ ہوتا ہے مجھے جو تحقیق ہے اور جس پر میرے خاندان کا عمل ہے وہ پیش کرتا  
ہوں۔ پہلے ان دعاؤں کو مختصر تفصیل کے ساتھ درج کرتا ہوں جو انبیاء علیہما السلام نے  
حسب فرمان الہی پڑھی ہیں اور ان دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کے حزن و ملال کو  
دور فرما دیا۔ اب بھی ہر شخص سے مصائب اور نوائب ہیں فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ  
دستر خوان عام بلکہ خوان نعمت ہے۔

تعجب کروں گا کہ اگر کوئی شخص ان پیغمبری دعاؤں کا ورد کرے اور ان کے فوائد  
سے محروم رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام معتب ہو کر جنت

سے باہر کر دیئے گئے اور تقریباً تین سو برس تک پریشان اور باہد گردا پھرتے رہے آخر  
دریائے رحمت ایزدی جوش میں آیا اور خود خدا کے قدوس نے ان کو بخشش اور رحمت کا  
طریقہ یعنی عمل تلقین فرمایا آپ نے عمل کو بحکم ایزدی شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر  
رحمت کے دروازے کھول دے حضرت حوا علیہ السلام سے محبت ہوئی اور گناہ معاف کیا  
گیا۔ چونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے بعد مفارقت مواصلت ہوئی اس لئے تسخیر کا بھی  
ہے اور التماس مرام کا بھی جو شخص اب بھی اس عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو عروس سے  
ہم آغوش کرے گا۔ وہ عمل یہ ہے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم  
تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرین جو مقصد  
بھی ہو روزانہ تین سو مرتبہ اس آیت کو بعد نماز فجر پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ وہ مراد پوری  
کرے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام شرارہ فجار میں گھر گئے اور دشمنوں نے آپ پر زمین ٹھک کر  
دی ہے۔ آپ نے عمل شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دیا۔  
اب بھی جو شخص دشمنوں ہو تو اس عمل کو روزانہ سو مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے۔ اللہ تعالیٰ  
دشمنوں سے نجات دے گا ہے۔ ربنا نجنا من القوم  
الظالمین

حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے اور ضعیف ہو گئے۔ ناتوانی نے قوت پکڑ لی۔ آپ  
نے ایک عمل کیا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوی کر دیا۔ اگر کوئی شخص کمزور اور  
ناتوان ہو تو اس نماز فجر ایک سو ایک مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جوانی کی سی طاقت  
عطا فرمائے گا اور ہر عضو کا یہ عمل یہ ہے۔ رب انی وھن العظم منی  
واشتعل الراس شیباً و بد عائلک ربی شقیاً

حضرت ایوب علیہ السلام جاں گسل بیماری میں مبتلا ہو گئے آپ کا گھریا راولاوا۔ مال  
سب تلف ہو گیا آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے۔ چاروں طرف مصیبت کے پہاڑ کھڑے



ہو گئے۔ آپ نے اس حالت میں ایک عمل شروع کیا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ کو تندرست کر دیا۔ بلکہ آپ کا تمام مال اسو مال اولاد سب پھر مل گئے۔ اب بھی اگر کوئی سخت بیماری میں مبتلا ہو اور مصائب میں گھرا ہو تو اس عمل کو تین سو مرتبہ روزانہ بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء پڑھا کرے۔ بحکم خدا بیماری سے صحت ہوگی اور تکالیف کی گھٹائیں دور ہو کر امید کا آفتاب درخشاں ہو گا وہ عمل یہ ہے۔ رب الہی مننی الضر و انت ارحم الراحمین۔

حضرت امیر ایم علیہ السلام تن تھا کافروں میں گھر گئے۔ سب کے سب آپ کے ہاں لے آئے۔ ساری خدائی ایک طرف تھی اور آپ بے یار و مددگار ایک طرف تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عمل تلقین فرمایا آپ نے اس کو شروع کیا۔ اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نمرود جیسے جابر اور قاہر بادشاہ پر فتح عطا فرمائی۔ اب بھی جو شخص دشمنوں میں گھرا ہو تو اس عمل پاک کو تین سو مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی فلاح عطا فرمائے گا وہ عمل یہ ہے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنتہ و فی الاخرۃ حسنتہ و قنا عذاب النار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کی آہنگی اور مصیبت دیکھ کر ایک عمل شروع کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم پر رزق کے دروازے کھول دے اور آج آپ کی قوم شرک و بدعت میں مبتلا ہے۔ خدا کو بھول گئی مگر اس پاک عمل کا یہ اثر ہے کہ آج تک آپ کی قوم دن میں پانچ مرتبہ دنیا کی نعمتیں کھاتی ہے۔ اگر کوئی شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہے۔ رزق و روزی تنگ ہے تو صدق دل سے اس عمل کو ایک سو ایک مرتبہ بعد نماز فجر پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس قدر رزق عطا فرمائے گا کہ اس کے دسترخوان پر اور دس آدمی کھائیں گے۔ وہ عمل یہ ہے۔

اللہم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء  
تکون لنا عیدا الاول لنا و اخرنا و اتیہ منک و رزقنا

## وانت خیر الرازقین

حضرت نوح علیہ السلام نے طلب خیر کے لئے یہ عمل پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے ان کو کشتی کے سفر سے بھرت آباد کیا۔ اگر کوئی شخص سفر کو جاتا ہے اور تشویش ہے کہ اس سفر میں کامیابی ہوگی یا ناکامی تو اس عمل حضرت نوح کی سفر میں روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھا کرے۔ بحکم خدا اس سفر میں کامیابی ہوگی وہ عمل یہ ہے۔ رب انزلنی منزلا مبارکا و انت خیر المنزلیں

حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے نتیجہ سے بے خبر ہیں۔ دنیا کے ہر گوشہ میں پانی کی لہریں پہاڑ کی طرح عوش مار رہی ہیں۔ آپ کی کشتی اس شدید انگار سونوں میں اس طرح ہے جیسے سمندر میں رالی کا دانہ ہے۔ آپ پر عقلی کے عالم میں یہ وظیفہ شروع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سلطان اطمینان فراہم فرماتا ہے۔ اب بھی اگر کوئی شخص کسی سجدہ کے نتیجہ میں حیران و پریشان ہو تو اس عمل کو بطور استحارہ بعد نماز عشاء پڑھ کر سوجائے اللہ تعالیٰ اللہ عام خاص کے ذریعہ تمام نتیجہ آگہیوں کے سامنے پیش فرما دے گا۔ وہ عمل یہ ہے۔ رب الہی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم و الا تغفر لی و ترحم منی اکن من الخاسرین

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا مشہور اور معروف ہے اور بہت سے احباب اس کا وظیفہ کرتے ہیں مگر بعض ناکام بھی رہتے ہیں۔ ہاں جو دیکھ اس عمل کی قبولیت کے متعلق خاص طریقہ پڑھا کا وعدہ ہے نہ خدا نے قدوس کا وعدہ خلاف ہو۔ لہذا باللہ یہ حال ہے مگر جیسا کہ میں بار بار عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اثرات میں ذرا سا پڑھا اور اہل دنیا ہے تاکہ نظام عالم درہم برہم نہ ہو۔ اب میں ایک خاص قاعدہ اس عمل کا بیان کرتا ہوں۔ اگر آپ اس طریقہ پر اسی عمل کو کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ بھی ناکام نہ ہوں گے۔ عمل کو طریق پر اس عمل کو اس طرح پڑھو۔ لا الہ الا انت سبحانک الہی کنت من الظالمین۔ یا حی یا قیوم یا



ذوالجلال والا کرام برحمتک استغیثہ (اول آخر  
گیارہ گیارہ بار درود شریف) چاند دیکھنے پر جو پسلا بدھ آئے وہ دن گذر کر جو رات آئے (صبح کو جمعرات ہوگی) اس عمل کو ایک ہزار ایک سو پچاس مرتبہ پڑھو۔ بعد نماز عشاء بس  
ایک ہی دن پڑھو۔ یہ اس عمل کی زکوٰۃ ہے۔ دوسرے ان سے یعنی شب جمعہ سے روزانہ  
ایک سو پچیس مرتبہ پڑھا کرو۔ اول و آخر درود شریف ۱۱-۱۱ بار۔ پورا عمل چالیس یوم کا  
ہے۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ کبھی چالیس دن پورے نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص اس کی  
زکوٰۃ اسی طریقہ پر ادا کرے کہ روزانہ ۲۳۷۵ مرتبہ پڑھ کر سو الاکھ کی تعداد ختم کرے تو  
وہ شخص سیف زبان ہوگا۔ اگر کوئی شخص یہ نقش روزانہ مشک و زعفران سے پر کیا کرے (روزانہ ۱۲۵) اور نقش کے نیچے اپنا مطلب لکھ دیا کرے تو اللہ تعالیٰ چند روز میں اس کی  
مراد پوری کرتا ہے۔ بحرب ہے وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۳	۷۸۷	۷۹۵
۷۹۳	۷۹۲	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۶	۷۹۱

حصول اولاد کے لئے یہ آیت شریف اکیر ثابت ہوئی ہے۔ اس سے زود اثر اور  
بہتر عمل حصول اولاد کے لئے نہیں پایا گیا اور ہو بھی کس طرح سکتا ہے۔ یہ خدا کا بتایا ہوا  
عمل ہے جو پیغمبر کو تعلیم کیا گیا تھا۔ میری تحقیق میں اس کی ترکیب یہ ہے کہ جس کسی کے  
اولاد قطعی نہ ہوتی ہو یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں تو جب گھر میں ایام ماہواری شروع  
ہوں۔ تو روزانہ ایک پیالہ دودھ جس کو شکر سے میٹھا کر لیا گیا ہو اپنے سامنے رکھیں اور  
پہلے دن نوے مرتبہ اس عمل کو پڑھ کر اور دودھ پر پھونک کر دونوں میاں بی بی نصف  
نصف پی لیا کریں۔ دوسرے دن اکیانوے مرتبہ اسی طرح روزانہ ایک کی تعداد بڑھاتے

جائیں۔ دسویں دن سو مرتبہ پڑھنا ہوگی۔ اور حسب قاعدہ عام دس دن میں گھر طہارت  
ہو جائے گی۔ لہذا دسویں دن قربت کریں۔ بھگم خدا امید ہوگی اگر کسی وجہ سے دسویں دن  
طہارت نہ ہو سکی اور کوئی وجہ قربت کی مانع ہے تو عمل بدستور جاری رکھیں اور تعداد سو  
سے زیادہ نہ کریں۔ عمل اس دن تک جاری رہے گا جس دن تک قربت نہ ہو۔ آیت  
شریف یہ ہے۔ رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين

مازمت اور غلج رزق والظاس دور ہونے کے لئے تمام عملیات کا سر تاج عمل  
ہے۔ ترکیب صرف اس قدر ہے کہ بعد نماز فجر اتالیس مرتبہ اس عمل کو بڑھا کرے۔ اللہ  
تعالیٰ غیب سے روزی کے دروازے کھول دے گا۔ اس پر عمل کرنے والا کی رزق اور غلج  
معاش کا شکی نہ ہوگا۔ آیت شریف یہ ہے۔ قل اللهم مالک  
الملک توئی الملک من تشاء و تنزع الملک  
ممن تشاء و تعز من تشاء و تدل من تشاء  
بیدک الخیرانک علی کل شئی قدیر تولج  
الیل فی النهار و تولج النهار فی الیل و تخرج  
الحی من المیت و تخرج المیت من الحی و  
ترزق من تشاء بغیر حساب

یار زمان ۳ بار۔ یا وہاب ۳ بار۔ یا قہار ۳ بار۔ یا مہدی ۳ بار۔ یا معطی ۳ بار

ترکیب زکوٰۃ سورہ یسین پہلے تمام سورۃ کو خوب حفظ کریں اور حفاظ کو شاکر اطمینان  
کریں کہ کسی جگہ غلطی تو نہیں ہے۔ چار مہینہ اس کی زکوٰۃ کے واسطے مخصوص ہیں محرم۔  
رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ ترکیب یہ ہے کہ ایک دریا کا کنارہ ایسا مقرر کریں جہاں عام گزر  
کا نہ ہو۔ اگر کسی جگہ دریا نہیں ہے تو پھر ایسا کواں تلاش کریں جس سے عام طریقہ پر  
لوگ پانی نہ بھرتے ہوں اور دن یا رات میں ایسا وقت مقرر کریں کہ جو اطمینان ہو۔ اب  
دریا یا کتوں کے پاس جا کر غسل کریں اور کنارے پر بیٹھ کر ایک سو مرتبہ عزیمت کو





پڑھیں۔

عزمت علیکم بر ب یسین والجبرائیل  
والمیکائیل فانه عزمت علیکم بخاتم  
سلیمان بن داود علیہ السلام الہ سخر لہ کل  
من امر اللہ صریا صریا سبحانہ تعالیٰ عما  
یصفون

جب یہ پڑھ چکو تو جو درود شریف یاد ہو پڑھتے ہوئے پانی میں جاؤ۔ یہاں تک کہ پانی  
ٹاف تک آجائے غسل کرتے ہوئے دریا کے اندر کنوئیں میں پاؤں نکادیں سورہ یسین ۱۰  
بار پڑھیں۔ تعداد ختم ہونے پر دریا سے باہر آئیں۔ بس عمل ختم ہوا۔ اسی طرح چالیس  
دن برابر کریں۔ یہ عمل جلالی ہے۔ اس میں دہشتاک مظهر اور خوفناک صورتیں پیش آتی  
ہیں۔ لیکن کسی شے سے خوف نہ کرے۔ اور اس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ اپنی آنکھیں  
بند کرے یا آنکھوں سے پٹی باندھ لے اور کانوں میں روٹی ٹھونس لے۔ تاکہ نہ کسی آواز  
سے خوف ہو نہ کسی صورت سے اس عمل کا ٹوٹ جانا یہ ہے کہ دوران عمل میں قہر اور  
وقت خوف سے پانی سے باہر نکل آنا۔ یا کنوئیں میں لٹکے ہوئے پاؤں کو سمیٹ لینا۔ اگر ایسا کیا  
تو سخت نقصان پہونچے گا۔ جو صاف ارادے کو مضبوط اور دل کے پکے ہوں۔ وہ ہی اس  
عمل کا قصد کریں دوسرے صاحب نہ کریں۔ اگر خدا نہ کرے بے احتیاطی سے کوئی نقصان  
پہونچ جائے تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ جو عزیمت میں نے پہلے پڑھنے کی لکھی ہے۔ اس  
کی تعداد ہزار مرتبہ بھی ہے اور وہ زیادہ سرلیج الاثر ہے۔ مگر سو مرتبہ میں بھی کام نکل جاتا  
ہے۔ پر ہیز اس عمل میں تین چیزیں ہیں گوشت ہر قسم۔ پیاز لہسن۔ بس ان تین اشیاء کے  
طاوہ ہر شے کھا سکتے ہیں۔

کوئی مقدمہ ہے۔ یا آپ نے امتحان دیا ہے اور اس میں کامیابی کی تمنا ہے ہر ایسے  
مقاصد میں کامیابی کے لئے یہ عمل کیا کرو کہ جب بستر صبح کو آنکھ کھلے تو وہاں ہی لیٹے لیٹے

ایکس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھ لیا کرو کسی سے کوئی بات نہ کرو۔ نہ کچھ کھاؤ پیو۔ یعنی بستر  
سے جب سر اٹھاؤ جب یہ عمل پڑھ کر۔ اس عمل کے پڑھنے کی تعداد اتنے ہی دن ہے جب  
تک اس کام کا نتیجہ نکل آئے۔

طریقہ زکوٰۃ اللہ الصمد پہلے ایک لاکھ چھتیس ہزار بار ختم کرو اور اس کا ثواب نذر اللہ  
کر پھر سو لاکھ مرتبہ پڑھو اور اس کا ثواب نذر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ  
و سلم کرو۔ یہ پھر سو لاکھ مرتبہ ختم کرو۔ اور اس کا ثواب مجددہ غیروں کو بخشو یہ کل پانچ لاکھ  
مرتبہ ہو بعد روزانہ تریسٹھ بار پڑھ لیا کرو۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اگر آپ نے اس زکوٰۃ کو ختم  
کر لیا تو پھر چاہو گے وہ ہو جائے گا اور ہو جایا کرے گا۔ اور تمہارا نام اولیاء اللہ میں لکھا  
جائے گا۔ پر ہیز اس میں کچھ نہیں ہے۔

طریقہ زکوٰۃ سورہ مزمل شریف۔ چاند دیکھنے پر جو پہلا منگل آئے تو منگل کا دن ختم  
کر کے جو رات آئے اس کو بدھ کی رات کہیں گے۔ عشاء کے فرض اور دو سنتیں مقررہ  
پڑھ کر نکاسر کر کے آسمان کے سایہ کے نیچے کھڑے ہو جاؤ۔ اور ساٹھ مرتبہ سورہ مزمل  
شریف پڑھو اول آخر اللہ اللہ درود شریف پھر دو تہ پڑھو۔ اب صبح کو بدھ ہو گا۔ تم روزہ  
رکھو اب جمعرات کی شب چالیس مرتبہ پڑھو اور صبح کو روزہ رکھو۔ پھر جمعہ کی رات میں  
تیس بار پڑھو اور صبح کو روزہ رکھو۔ سنبھ کے دن صبح کو تین پاؤں شیر خا پاک لے کر اور اس  
پر فاتحہ دیکھو بچوں کو تقسیم کرو۔ بس زکوٰۃ ادا ہو گی۔ اب روزانہ سات مرتبہ کسی وقت بھی  
سورہ مزمل شریف پڑھ لیا کرو۔ بیش حال رہو گے۔ جب کوئی سخت کام یا مصیبت پیش  
آئے تو توروں سے پہلے کھڑے ہو کر نکاسر کر کے سات مرتبہ مزمل شریف پڑھ لیا کرو۔  
تین دن میں مشکل سے مشکل کام میں اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ جب اور بغض کے لئے بھی  
یہ عمل کام دیتا ہے جس کسی کو مسخر کرنا ہے اس کا تصور کرتے ہوئے سات مرتبہ پڑھو اور  
مصری منہ میں رکھو۔ تین دن میں اس کے دل میں جذبات محبت پیدا ہوں گے۔ اگر دو  
مصلوں میں جدائی کے واسطے کرنا ہو تو صرف اس قدر فرق کرو۔ کہ چاند کی ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔



۲۸۔ یہ تین دن عمل کرو۔ اور یہ عمل پڑھتے وقت کوئی کڑوی چیز نہ رکھو۔

جب تم قرض سے پریشان اور بظاہر کوئی صورت ادائیگی کی نہ ہو تو سورہ آل عمران روزانہ کسی وقت ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو (بہ نیت ادائے قرض) انشاء تعالیٰ زیادہ سے زیادہ چند روزہ دن میں اللہ تعالیٰ قرض ادا کرنے کا بندوبست فرما دے گا۔

جس عورت کا شوہر نافرمان۔ ایذا دینے والا ہو تو وہ عورت روزانہ سورہ نساء بہ نیت تسخیر شوہر پڑھے خدا چاہے۔ ایک ہفتہ میں وہ مائل ہو گا اور اس کے برے افعال چھوٹ جائیں گے۔

حب کا ایک خاص چمک پیش کرتا ہوں۔ یہ بہت مجرب ہے اور خود میں نے سیکھوں مرتبہ تجربہ کیا ہے اور بحکم خدا اس کا اثر پایا ہے۔ کوئی عزیز ناراض ہے۔ کوئی افسر مرہا نہیں۔ یا میاں بی بی میں اتفاق نہیں۔ ایسے موقعوں پر فیصدی کام آنے والا حب کا چمک ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھ پاؤں اور منہ خوب پانی سے دھوؤ۔ اور مبالغہ کرو کہ وہ سب عضو میل پکیل سے صاف ہو جائیں جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔ و انت خوب مانجھ کر پے در پے کلیاں کرو۔ اور ناک بھی کئی مرتبہ خوب صاف پاک کرو۔ اب ایک پاک ٹشٹ رکھ کر اس میں صاف پانی سے وضو کرو۔ وضو کا پانی اس ٹشٹ میں لے لو۔ جب وضو کر چکو تو اس ٹشٹ کا پانی بقدر ایک بوتل کپڑے میں چھان کر کسی صاف بوتل میں بھر لو۔ بقایا پانی پھینک دو۔ اس پانی کے چند گھونٹ یا کم و بیش جس طرح مناسب ہو مطلوب کو کھلادیا کرو یا پلا دیا کرو۔ تم خود تجربہ کرو گے کہ اس پانی سے دل میں جذبات محبت پیدا ہو رہے ہیں اور روز بروز مطلوب کے خیالات تمہاری طرف سے صاف ہو رہے ہیں یہاں تک کہ وہ آپ کا دوست اور خیر خواہ بن جائے گا۔ اور کوئی کام بستہ ہو گیا ہو۔ کسی سخت دشمن سے مقابلہ ہو کسی امر میں حیران و پریشان ہو تو روزانہ چار سو پچاس مرتبہ یہ اسم اعظم پڑھو۔ خدا چاہے تو وہ مشکل غیب سے حل ہوگی۔ عمل یہ ہے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم

النصیر یا باسط یا سلام یا فتاح یا معز یا لطیف یا کریم یا رافع ان سات ناموں کو عالمین نے بہت ہی پر اثر پایا ہے اور اپنے خاص مجربات میں درج کیا ہے جس کسی نے ان اسمائے جلیلہ ہنگام کو معمول بنایا اس کو دونوں جہاں کی سرخروئی اور عزت حاصل ہوئی یہاں تک کہ اس کے عامل کو بادشاہوں کی سی اہمیت اور عزت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں۔ ان ساتوں ناموں کو خوب نوک زبان کر لو اور چلتے پھرتے کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے۔ گھر میں راست میں۔ وضو پہ وضو۔ ہر وقت پڑھا کرو۔ یہاں تک کہ تمہاری عادت ہو جائے اور بے ساختہ تمہاری زبان پر یہ اسم پاک جاری ہو جائیں۔ اس کی نورانیت اور روشنی تمہارے قلب کو گھیرے گی۔ دل سے نور کی شعاعیں نکل کر پھیلیں گے اور ہر شخص کی محبت کو جذب کریں گے جو شخص تم کو دیکھے گا اس پر محبت کا رعب غالب ہو گا اور ہر کام قدرت سے ہو جایا کریں گے۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ جس شخص کو پیر کامل نہ ملے وہ ان اسمائے ہنگام کا ورد کرے۔ یہ نام خدا تک پہنچانے کو کافی ہیں۔

سورہ شریف اذا زلزلت الارض محبت کے لئے اکثر عالمین کا عمل ہے اور حق یہ ہے کہ محبت کے لئے خدا کے قدوس نے اس سورہ پاک میں خاص اثر عطا فرمایا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ چاند کی پہلی تاریخ اس عمل کو شروع کرو۔ علاوہ دوپہر کے دن رات میں کوئی وقت مقرر کر لو۔ لیکن جو وقت پہلے دن مقرر کرو آخر تک وہی وقت رہے۔ ایک اکیسویں میں کوئلے کا کر اپنے سامنے رکھو اور ایک بولے پر اکتالیس مرتبہ یہ سورہ شریف قسم کر چکو تو یہ کہو۔ فلاں بن فلاں (نام مطلوب مع والدہ امیری محبت میں بے قرار ہو جائے۔ یہ کہہ کر وہ بولے) آگ میں ڈال دو۔ اکیس دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو اکیس دن میں جان کا خواہاں دشمن بھی محبت میں بے چین ہو جائے گا۔ کسی قسم کا پرہیز اس میں نہیں ہے۔ بولے اس کو فارسی میں پیہ دانہ کہتے ہیں۔ یعنی روٹی کا قسم جو روٹی میں لکھا ہے۔ خدا کے قدوس نے کھلے لفظوں میں ارشاد فرمایا۔ فقفی هن سبع



سموات فی یومین و اوحی فی کل سماء امرها  
(پارہ ۲۴ - سورۃ قہم مجیدہ - رکوع ۱) یعنی بنائے ہم نے ساتوں آسمان دو دن میں اور  
اتارے ہم نے ہر آسمان میں اس کے متعلق احکام۔ اسی فلسفہ اور حکم کے ماتحت عالمین  
نے سیارگان کا اثر تسلیم کیا اور مان لیا کہ سیارگان کا اثر انسانوں پر ہوتا ہے اور یہ بھی ظاہر  
ہے کہ سیارگان کا اثر ہر طبیعت پر جداگانہ ہوتا ہے اور اس میں اسباب و بیوی کو بھی دخل  
ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی امت پر زحل کی نحوست چھا جاتی ہے۔ پانی کا طوفان آتا  
ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی بناتے ہیں۔ آپ اور آپ کے ساتھی اس کشتی پر سوار ہو  
کر طوفان سے نجات پاتے ہیں۔ اس سے دو سبق ہم کو ملتے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر خدا چاہتا تو  
حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کو بے کشتی کے بچا سکتا تھا۔ مگر دنیا عام  
اسباب ہے اس لئے حکم ہوا کہ آپ کشتی بنائیں اس کے ذریعہ سے نجات ہوگی۔ دوسرا  
نقاوت یہ ہوا کہ زحل کی نحوست نے قوم نوح پر اثر کیا۔ لیکن کشتی والے اس نحوست سے  
محفوظ رہے۔ تاہم خدا نے قدوس پابند نہیں کہ ہر کام اسباب سے ہی کرے۔ وہ قدرت  
والا ہے اگر چاہے تو بے سبب بھی کوئی کام کر سکتا ہے۔ ہمارے سامنے حضرت ابراہیم علیہ  
السلام کا واقعہ موجود ہے کہ نار نہرودی سے محفوظ رہنے کا کوئی ظاہری سبب نہ تھا۔ بے  
سبب ظاہری کے اللہ تعالیٰ نے نار کو گلزار کر دیا۔ **ذالک تقدیر العزیز**  
**العلیم** سات ستارے اور ان کو سعد نحس ماننا یہ قوانین بھی ذہنی نہیں ہیں بلکہ  
سب قدرتی اسرار ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کے دن زمین پر اتارے گئے اور جمعہ  
ذہرہ سے متعلق ہے۔ ذہرہ مونث ہے۔ عورت کے سبب سے یہ سب قصے پیدا ہوئے۔  
وقت نزول عصر کا وقت تھا اسی لئے جمعہ کے دن عصر کا وقت نہایت سعد ہے۔ ذہرہ کی  
سلطنت ہزار سال تک رہی اور دنیا میں آسائش و آرام کا دور درہ رہا۔ ہزار سال کے بعد  
حضرت نوح پیدا ہوئے۔ نوح کے معنی نوحہ کرنے والا۔ یہ زحل کا زمانہ تھا۔ دنیا چاہی کے  
نار میں معدوم ہو گئی۔ یہ کاری حد سے بڑھ گئی۔ زحل کی سلطنت ہزار سال رہی اور دنیا

فسق و فجور میں مبتلا رہی۔ ہزار سال کے بعد نحس کا دور آیا نحس گرم ہے مگر سعد۔ یہ زمانہ  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ ایک ہزار سال کے بعد قمر کا زمانہ آیا دنیا میں امن و امان  
رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پھولی پھلی۔ پھر ہزار سال کے بعد حضرت موسیٰ  
علیہ السلام کا زمانہ آیا۔ اب مریخ کی سلطنت تھی۔ لڑائیاں فتنہ۔ فساد زمین پر پیدا ہوتے  
رہے مگر زحل سے کم۔ یعنی دنیا تباہ نہیں ہوئی اس لئے کہ مریخ نحس ہے مگر زحل سے  
کمزور ہے۔ اس کے بعد عطارد کا دور آیا یہ ستارہ بزدل ہے اور صلح صفائی اس کی عادت  
ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عہد ہے۔ اس کے بعد مشتری کا دور آیا اور اس میں  
جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مشتری سعد اکبر ہے۔ دنیا امن  
و امان و مثال سے بھر پور ہو گئی۔ عورتوں کا مرتبہ بلند کیا گیا ہے اور یہ زمانہ ہزار سال  
رہا۔ دنیا امن و امان میں بسر کرتی رہی۔ اب پھر زہرہ کی حکومت ہے۔ عورتوں میں بیماری  
پیدا ہو رہی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ عورت کے خیالات کس قدر ترقی کر رہے ہیں۔  
غرض اس بحث سے اس قدر ہے کہ سیارگان کا اثر ضرور ہوتا ہے اور یہ کہ تدبیر کرنے سے  
اس اثرات میں کمی آجاتی ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ جو ہونے والا ہے ہو کر رہے گا۔ خدا  
چاہے تو اپنی قدرت بدل سکتا ہے اور بدل دیتا ہے۔ قرآن پاک میں غیر مشتبه الفاظ میں فرمایا  
**بِمَحْضِ اللّٰهِ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَ عِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ**  
یعنی خدا کے پاس قدرت ہے وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا اور جو چاہتا ہے لکھ دیتا ہے اور یہ بھی صحیح  
نہیں کہ ضرور قدرت بدلے گی۔ یہ سب خدا کے ہی اختیار میں ہے۔ حضرت ذکر کیا علیہ  
السلام درخت کے شکاف میں چھپ گئے اور بظاہر نجات کا سامان ہو گیا۔ مگر مخالفین نے  
اس درخت کو آگ سے چیر دیا اور اس طرح آپ شہید ہو گئے۔ اسباب محافظت کو اس  
قدر مستحکم تھے۔ مگر انسانوں نے کوئی کام نہیں دیا۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی  
سبب نجات ثابت ہوئی۔ ان قدرتی واقعات پر نظر کرتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہر  
عمل۔ ہر صدقہ۔ ہر کوشش۔ ہر سعی و رجہ کامیابی پر نہیں پہنچاتی اور ہر عمل۔ ہر کوشش



باطل اور معطل ہے۔ میں نے جو عملیات تحریر کئے ہیں وہ نہایت مجرب اور صحیح ہیں۔ اگر ان کو سائنس اور مسمرائزڈ کہا جائے تو بے جا نہیں۔ تاہم یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ ہر شخص کے لئے ہر عمل ہر وقت مفید ہے۔ لیکن آپ کو شش کریں خدا کے پاک کلام اور پاکیزہ نام میں اثر ہے اور وہ یقینی مفید ہوتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر ہماری فضا کے موافق نہ ہو۔ میں ایک نقل استدلال پیش کرتا ہوں نقل صحیح ہے یا غلط مگر مثال صحیح ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک شخص مرید ہوا۔ جس دن مرید ہوا اس رات میں تمام رات شیطان نے چین نہ لینے دیا۔ ایک رات میں کئی مرتبہ نجس ہوا اور برے برے خواب نظر آتے رہے۔ صبح کو یہ جدید مرید خدمت حاضر ہوا اور شکایتا عرض کیا کہ حضور مرید ہو کر تو میں اپنی جان کو تباہی میں ڈال لیا۔ اس سے تو میں بے پیر کے سی اچھا تھا۔ آپ کا مرید کیا ہوا۔ شیطان نے مجھ پر تصرف کر لیا۔ تمام رات اس مصیبت اور محصیت میں کئی کہ کیا عرض کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا غم نہ کرو۔ تم جب میرے مرید ہو گے تو مکاشفہ سے مجھے معلوم ہوا کہ تمہاری تقدیر میں کئی مرتبہ زنا اور حرام کاری لکھی تھی میں نے خدا سے دعا کی اتنی اب یہ مرد مسلمان تائب ہو گیا ہے اور اس نے گناہوں سے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے اب اس حکم کو مٹا دے اللہ تعالیٰ نے میری توبہ کے صلہ میں میری سفارش پر ان ہونے والے واقعات کو خواب سے تبدیل کر دیا۔ رات جتنی مرتبہ تجھے نجاست الودہ ہونا پڑا اتنی ہی مرتبہ حرام کاری تھی اور جن جن پریشان اور آوارہ صورتوں کو تو نے خواب میں دیکھا ان سب سے حرام کاری مقدر میں تھی۔ اسی مضمون کو خدا نے ذوالجلال نے قرآن پاک میں فرمایا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

بہت سی اشیاء بظاہر تم کو حسین معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے باطن میں نقصان ہوتے ہیں اور بہت سی صورتیں بظاہر کریمہ اور بدیعت معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی ترہ میں خویاں ہوتی ہیں۔ انی اعلم ما لا تعلمون اور ان بھیدوں کو ہم جانتے ہیں تم نہیں جانتے۔



عمل کا اثر بہر حال ہوتا ہے اور نتیجہ بھی خوب نکلتا ہے۔ ہاں بعض اوقات بظاہر چند دنوں کے واسطے آپ پریشان ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس پریشانی کا نتیجہ بہر حال خوب ہوتا ہے۔ اسی فلسفہ پر نظر کرتے ہوئے میں نے چند در چند عملیات تحریر کر دیئے۔ اگر آپ صدق دل سے ان عملیات میں سے کسی عمل کو بوقت ضرورت کریں گے تو کامیاب ہوں گے۔ میں اس بات کا اعلان بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کتابوں میں رسالہ ”آئینہ قسمت“ میں جو عملیات درج ہیں اور ہوتے رہیں گے ان سب کی اجازت اللہ کے واسطے عام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔

اب میں چند روحانی چٹے آخری کتاب میں درج کر کے اس کتاب کو ختم کرتا ہوں۔ مطلوب کے سر کے سات بال حاصل کرو اور اس میں سات بال اپنے سر کے شامل کرو۔ پھر نے بڑوں کی قید نہیں ہے۔ یہ چودہ بال ہو گئے۔ آسانی کے واسطے ان میں ایک ڈور شامل کر لو۔ اتوار کے دن آفتاب نکلنے وقت (عروج ماہ ہو) باوجود قبلہ رخ ہو کر اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھو۔ **يَحْبُوْنَهُم كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدَّ حُبًّا لِلّٰهِ** ان بالوں پر پھونک کر ایک گرہ لگا دو۔ ان گرہ والے بالوں کو کسی وزنی شے کے نیچے دبا دو (مطلوب کا تصور ہے) اور سرے دن سے وقت کی قید نہیں۔ کسی وقت جس ان بالوں کو اس وزن سے نکال کر اور اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھ کر اور دوسری گرہ دے کر اسی وزن کے نیچے دبا دیں اور مطلوب کے بال کے نگران ہو۔ جس وقت معلوم ہو کہ اثر شروع ہو گیا تو عمل پڑھنا ترک کر دو مگر اس وزن کے نیچے رہنے دو۔ جب مطلب حاصل ہو جائے تو ان بالوں کو وزن کے نیچے سے نکال کر دریا یا نہر میں ڈال دو۔ اگر چند روز تک کوئی اثر معلوم نہیں ہو تو سولہویں دن سے بجائے تصور محبوب کے آیت بالا پڑھ کر یہ الفاظ پڑھاؤ۔ **اَللّٰهُمَّ اَشْدِدْ قَلْبَ فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ** (نام مطلوب مع والدہ) علی حب فُلان بن فُلانہ (نام طالب مع والدہ) صرف چھ دن پڑھو۔ کل اکیس دن ہوئے بحکم خدا مطلوب بے قرار ہو گا۔ اگر اب بھی کوئی اثر معلوم نہ ہو تو سمجھ لو کہ



عمل اثر نہیں کر رہا ہے۔ یا کوئی لفظی عمل میں ہے یا ابھی کوئی مصلحت خداوندی ہے کہ عمل بے اثر ہے۔ تین روز درمیان میں وقفہ دے کر پھر از سر نو عمل شروع کریں۔ بال بے ہی کافی ہے۔ خدا چاہے تو اثر ہو گا۔

سات کنکریاں نمک لاہوری کی لو۔ نمک سانہرہ نہ لو اور ہر کنکری پر سات مرتبہ یہ عمل پڑھو۔ اول لم یرا الا نسان انا خلقنا لا من نطفہ فاذا ہو خصیم مبین۔ الہم ذو حہ و فلاں بن فلاں (نام مطلوب مع والدہ) فی المحبتہ فلاں بن فلاں (نام طالب مع والدہ) سات دن ایسا ہی کرے یہ خدا چاہے تو مطلوب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ روزانہ نمک پانی میں ڈال دیا کرو۔

خوشبودار تیل کی ایک بوتل یا عطر کی ایک شیشی اپنے سامنے رکھیں اور چاند دیکھنے پر جو پہلا جمعہ آئے۔ اس دن بعد نماز جمعہ (عصر سے پہلے) با وضو قبلہ رخ ہو کر ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھو۔ اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف۔ واللہ المستعان علی ما یصفون اس تیل یا عطر کو اپنے پاس رکھیں۔ جس محفل میں۔ جلسہ میں یا کسی جگہ اس تیل کو بالوں ڈال کر یا عطر کو کپڑوں میں لگا کر آپ جائیں گے تمام اہل محفل آپ کی تعظیم و تکریم کریں گے اور مرتبہ سے بہت زیادہ عزت سے پیش آئیں گے۔ اگر مطلوب کے سامنے جایا جائے تو مطلوب کے دل میں بھی جذبات محبت پیدا ہوتے ہیں۔

چاند دیکھنے پر جو پہلا اتوار آئے تو طلوع آفتاب سے قبل قبرستان میں جاؤ اور بائیں ہاتھ میں چھری لے کر زمین کو کھود کر تھوڑی سی مٹی نکالو۔ اس مٹی کو گھرا کر اس پر ۳۱ مرتبہ سورہ شریف۔ اذا زلزلت الارض زلزالها پڑھ کر اس مٹی پر دم کرو۔ اس مٹی کو حفاظت سے رکھو۔ جس کسی کے سر پر یہ مٹی ذرا سی ڈال دو گے وہ شخص مریاں ہو گا۔



ادائے قرض کے لئے ایک خاص خاص عمل تحریر کرتا ہوں جو نہایت مجرب ہے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا فرمادیتا ہے اور قرض ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن عامل پر لازم ہے کہ ادائے قرض کی نیت صاف ہو اپنے کام بند کرے اور ادائے قرض کی نیت کر کے اس پر عامل ہو اکثر اصحاب ایسا کرتے ہیں کہ جو کچھ غیب سے ملا۔ پہلے اپنے خرچ میں کیا۔ جو کچھ آپ کو عمل سے پہلے مل رہا ہے وہ تو مل ہی رہا ہے اور امداد غیبی میں شامل نہیں۔ لیکن اس عمل شروع کرنے کے بعد جو کچھ ملے اس کو عطیہ غیب رہائی قرض کے لئے تصور کرتے ہوئے خود ایک پیسہ نہ لے۔ خدا چاہے تو اس فیض میں افزودنی ہوتی رہے گی اور جب قرض ادا ہو جائے گا تب بھی یہ انعام خداوندی بند نہ ہو گا اور قرض ادا ہونے کے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ لیکن جب تک قرض ادا نہ ہو۔ اپنے صرف میں ایک پیسہ نہ لائے۔ ترکیب یہ ہے کہ مغرب کی نماز سے قبل مسجد میں داخل ہو اور وضو کر کے بیٹھ جاؤ اور غلوں قلب سے سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھو۔ صرف اتنا ہی کلمہ آخر مرتبہ پورا کلمہ شریف پڑھو۔ اب مغرب کی نماز پڑھو۔ پھر سنتیں مقررہ پڑھ کر تازہ وضو کرو اور دو رکعت نماز نفل یہ نیت ادائے قرض کی نیت باندھو۔ بعد الحمد اور قرات کے یہ دعا گیارہ مرتبہ پڑھو۔ الہم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغنی بفصلک عن سواک اب رکوع میں جاؤ اور سبحان ربی اعظم تین بار پڑھ کر رکوع میں ہی گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھو۔ اسی طرح دونوں سجدوں میں گیارہ گیارہ بار پڑھ کر دو سری رکعت میں بھی اسی طرح پڑھو اور قعدہ میں بعد التحیات و درود و استغفار کے گیارہ بار عمل پڑھ کر سلام پھیر دو۔ بس عمل ختم ہوا۔ اسی طرح اس نماز کو روزانہ پڑھو۔ کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ کیا ہو میں دن سے اللہ تعالیٰ غیب سے قرض کی ادائیگی سامان شروع کر دے گا۔

سورہ اخلاص یا مومل کے اکثر اصحاب مستحاشی رہتے ہیں یہ سورہ ایک کنز ہے۔ کتب زربانی سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے ارشاد فرمایا



کہ ہر شخص کا ایک نسب نامہ ہے اور میرا نسب نامہ سورہ اخلاص ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ سورہ اخلاص تمہاری قرآن کے برابر ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک شخص نماز میں قل شریف بست پڑھا کرتے تھے۔ حضور سے کسی نے عرض کیا کہ فلاں صاحب ہر نماز میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کو پیام پہنچا دو کہ اللہ تعالیٰ تم کو محبوب رکھتا ہے۔ ایک اور صحابی تھے وہ بھی ہر نماز میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ان کو قرآن پاک سے اور کچھ یاد نہیں ہے کہ یہ سوائے اس کے اور کوئی سورۃ نہیں پڑھا کرتے۔ آپ نے فرمایا ان سے سبب اور وجہ دریافت کرو کہ انہوں کیوں اسی سورۃ پاک کو لازم کر لیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں خدا نے قدوس کی صفت کاملہ ہے اور خدا کی صفت کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں بھی آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا نے بے نیاز بھی آپ کو دوست رکھتا ہے۔ ایک اور حضور کے صحابی ہر رکعت میں کوئی دوسری سورۃ پڑھتے مگر بعد میں قل شریف بھی پڑھتے۔ ایک مرتبہ حضور سے لوگوں نے عرض کیا کہ ان کو ہدایت کیجئے کہ یہ یا یہی سورت پڑھا کریں یا دوسری دونوں کو جمع کرنا صحیح نہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے یہ سورۃ پیاری معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا آپ کو پیار کرتا ہے۔ ایک اور صحابی کو آپ نے دیکھا کہ وہ قل شریف بست پڑھتے تھے آپ نے فرمایا واجب ہو گئی بہشت تمہارے واسطے فرمایا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سونے کو بستر پر لیٹو تو داہنی کروٹ پر لیٹو اور سو مرتبہ قل شریف پڑھو محشر کے دن تمام خطروں سے بچو گے اور بے شمار فضائل ہیں اور اس سورہ پاک کے احادیث میں۔ اگر میں سب کو بیان کروں تو بہت طویل ہو گا۔ مجھے بطریق عمل بیان کرنا ہے۔ عالمین باصفائے اس کے با اثر موکل بھی مقرر کئے ہیں۔ جس سے بطریق عمل میں اس میں اثرات بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ سورۃ اخلاص با موکل یہ ہے قل هو

اللہ احد یا جبرائیل لم یلد ولم یولد اجب یا میکائیل لم یلد ولم یولد اجب یا اسرافیل لم یکن له کفو احد اجب یا عزرائیل بحق یا بدوح اس کی زکوٰۃ اکبر تو بہت مشکل ہے۔ یہ کام ان بزرگان دین کا ہی تھا جنہوں نے تعلقات دنیا کو ترک کر کے صرف اس کو اپنا عمل بنایا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ جب تک کوئی دنیا سے قطع تعلق نہ کرے زکوٰۃ اکبر کا نام نہ لے۔ یہ جلالی ہے اور بہت گرم ہے۔ انسان اس کی گرمی برداشت نہیں کر سکتا اور معمولی سی بے احتیاطی میں جان پر بن جاتی ہے۔ اس لئے بہ طریق جمالی پڑھو اور وہ یہ ہے کہ پاک صاف باد وضو تنہائی میں رات کے وقت روزانہ سو مرتبہ پڑھو۔ ہفتہ قطع نہ کرو۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو گی۔ پھر جس کام کے لئے روزانہ دس مرتبہ پڑھو گے۔ وہ کام غیب سے ہو گا۔ اگر حب کے لئے پڑھتے ہو تو دس مرتبہ پڑھ کر کہو کہ اے اس سورۃ شریف کے موکل فلاں بن فلاں کے دل میں فلاں بن فلاں کی محبت پیدا کرو۔ تین دن میں مطلوب مستر ہو گا۔ اگر بے باوی دشمن کے لئے ہے تو اور سب ترکیب یہی ہے لیکن بعد ختم اس طرح کہو کہ اس سورۃ شریف کے موکل فلاں بن فلاں کو بے باک کرو۔ غرض جو مقصد ہو وہ بعد ختم بیان کر دیا کرو۔ تین دن میں کامل اثر ہوتا ہے (بعد زکوٰۃ)

جو شخص روزانہ حرف اہل (ذات) سات سو مرتبہ اس طرح پڑھا کرے الذال تو اللہ تعالیٰ اس کی تہارت میں ملازمت میں گھر میں ایسی برکت عطا فرماتا ہے کہ اس کی عقل حیران رہ جاتی ہے کہ اس قدر خرچ کہاں سے آتا ہے اور اتنی آمدنی کیسے ہو جاتی ہے۔ سورہ جن تسخیر جنت کے لئے۔ حاضرات کے لئے سورہ جن سے زیادہ کوئی عمل قوی تر نہیں ہے۔ سورہ جن تمام جنات کی حاکم ہے اور تمام زمین کے اہل پر یہ حاکم ہے۔ اس کے عمل میں جنوں اور ملائکہ کے نام لینے یا استخراج کی ضرورت نہیں۔ مگر وہی آدمی اس کے عمل کو کرے جو باحوصلہ اور باہمت ہو۔ ہر شخص کا کام نہیں۔ میں نے ایک مرتبہ ایک بزرگ



کی رہنمائی میں اسے شروع کیا تھا۔ ابھی ابتدائی وقت تھا کہ ایک معمولی نشان پر ایسی ہمت  
مجھ پر طاری ہوئی کہ پھر آج تک مجھے پڑھنے کی ہمت نہیں پڑی۔ بہر حال جو صاحب اپنے  
میں ہمت دیکھیں تو سورہ جن پڑھیں۔ ترکیب یہ ہے پہلے سورہ جن حفظ کریں اور حفاظ کو  
سنا کر خوب صحیح کر لیں کسی جگہ غلطی نہ رہے۔ پہلے ایک مرتبہ سورہ جن پڑھ کر اول آخر  
تین تین بار درود شریف اس کا حصار گردا گرد کریں۔ حصار یعنی چاقو کی نوک سے اتنا بڑا  
دائرہ بنائیں کہ اس کے اندر آرام سے بیٹھ سکیں۔ اس حصار کے اندر بیٹھ کر روزانہ  
چالیس مرتبہ چالیس دن تک پڑھیں۔ گوشت ہر قسم۔ پیاز۔ لہسن کا قطعی پرہیز ہے  
۔ چالیس دن میں سولہ مرتبہ ہوگی۔ بس یہ ہی اس کی زکوٰۃ ہے۔ درمیان میں اگر کوئی خطہ  
والی باتیں ہوں تو کوئی خوف نہ کریں۔ دائرہ کے اندر کوئی شے نہیں آسکتی۔ بعد زکوٰۃ جس  
کسی کو بلانا ہو۔ خواہ وہ مطلوب ہو یا از قسم جن ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ پانچ قسم باقلا  
لائیں اور ان کو پانی سے دھو کر پاک صاف کریں۔ اپنے سامنے انگیٹھی میں کوئلہ دھکا کر  
رکھیں۔ ایک دانے پر اسس کا نام لیں جس کو بلانا مقصود ہے اور آگ میں ڈال دیں۔  
دوسرے دانے پر قارون کا نام لیں اور آگ میں ڈال دیں تیسرے پر ہامان کا نام چوتھے پر  
نمرود کا پانچویں پر اٹلیس کہہ کر آگ میں ڈال دیں اور آخر میں ایک مرتبہ سورہ جن  
پڑھیں۔ تین دن اسی طرح کریں۔ تیسرے دن وہ شخص حاضر ہوگا۔

دست غیب۔ یہ خالق کائنات کے فضل و کرم داد و دہش سے کس رو سیاہ کو انکار ہے  
اور کس کو مجال انکار ہے۔ اگر وہ چاہے تو ذرہ کو آفتاب کرے۔ دنیا اور دنیا کی دولت کس  
قابل ہے کہ خداوند عالم اپنے دوستوں سے دریغ رکھے۔ مگر کائنات کا نظام قدرت اسی نوح پر  
رکھا ہے کہ دنیا کا ہر فرد ایک دوسرے سے متمیز ہو۔ اگر دنیا میں سب امیری ہوتے تب بھی نظام  
عادل قائم نہ رہتا اور اگر سب غریب ہوتے تو جب بھی نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اگر آپ  
صدق دل سے اس کار ساز حقیقی پر تمکین کر لیں تو دست غیب بالکل آسان ہے۔ مگر یہ خیال کہ وہ  
کسی کے قبضہ قدرت میں ہے یہ غلط ہے۔ یہ ایک رشتہ ہے جو آپ کے اور خدا کے درمیان

قائم ہوتا ہے۔ دوسرے کے دخل در معقولات کی گنجائش نہیں۔ تیسری صداقت شمار  
اعتقاد حقیقتنا دست غیب ہے۔ عملیات تو محض برکت کے لئے یا منجملہ عالم اسباب کے ہیں حقیقی  
دست غیب آپ کا سوز۔ آپ کا اعتقاد۔ آپ کی سعی و کوشش۔ آپ کی محنت و جھانکشی ہے۔  
میں ایک خاص عمل دست غیب کا تحریر کرتا ہوں ایک محترم بزرگ نے مجھے یہ عمل مرحمت  
فرمایا تھا۔ میں چند روز اس کی مداخلت بھی کی اور مجھے نفع بھی پہنچا۔ مگر بعض دیگر عملیات نے  
اس عمل کو ترک کر دیا۔ اگر میں اس عمل پر استغفال کے ساتھ بتا رہتا تو آج مجھے واقعی دست  
غیب حاصل ہوتا۔ مگر انسان یا طبع قلت پسند اور حرص و طمع ہے۔ اسی کمون مزاجی نے مجھے  
اس کے فوائد عظیم سے باز رکھا۔ میں اس کتاب میں درج کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق  
عطا فرمائے اور اس پر عمل کرے تو معمولی فائدے اور ترقیاں بہت جلد ظہور میں آجائیں گی  
اور کثرت مداخلت و مزاوت سے آخر کار دست غیب بھی حاصل ہوگا۔ ذیل کی آیت شریفہ  
میں دست غیب پنہاں ہے اور اس آیت شریفہ میں ایک لطیف اشارہ ہے جس کی تفصیل اور  
تفسیر ہے کہ اس آیت شریفہ میں قیولیت۔ استجابت پنہاں ہیں چاندی خالص کی دو ٹکیاں روپے  
کے برابر ایک ایک تونہ کی ہواؤں۔ ٹھیک روپے کی برابر ہونا ضروری نہیں مگر روپے کی  
صورت پیش کر دی ہے۔ ایک ٹکیہ پر یہ حروف تحریر کرو۔ ی۔ غ۔ ز۔ دوسری پر یہ حروف  
تحریر کرو۔ ا۔ ی۔ ز۔ چاند رات کو بعد عشاء شمالی میں ہوا نہ قبلہ رخ ہو کر اس طرح بیٹھو جس  
طرف تھوڑا سا ہلکتے ہو۔ ایک ٹکیہ سیدھے ہاتھ کی طرف اور دوسری ٹکیہ داہنے ہاتھ کی طرف  
رکھ کر (عال درمیان میں ہے) اور پانچ سو مرتبہ یہ آیت شریف پڑھو اللہ یوزق من  
یشاء و بغیر حساب اول آخر کیا رہ گیا رہ بار درود شریف بعد ختم دعا کرو کہ اے  
خدا سے میرا روزیہ عطا فرما دے۔ اس طرح چالیس سو روزانہ اس عمل کو کیا کرو۔ بعد ختم  
عمل ان چاندی کی ٹکیوں کو علیحدہ علیحدہ کسی صندوق میں جس جگہ مناسب ہو رکھ دیا کریں۔ مگر  
یہ خیال رہے کہ ایک جگہ یعنی ساتھ ساتھ دونوں نہ ہوں۔ دونوں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ چاہے  
صندوق ایک ہی ہو۔ مگر الگ الگ خانے میں رکھا کرو اور یہ بھی احتیاط کرو کہ کسی وقت یہ



دونوں نگلیں ملے نہ پائیں۔ اگر علم ایزدی ہے تو چالیس دن کے اندر کسی دن ایک نگلی کی دو  
 نگلیں ہو جائیں گی۔ یعنی سب تین ہو جائیں گی اور پھر روزانہ ایک نگلیہ غیب سے آکر مل جاتا  
 کرے گی جو جدید نگلی عالم غیب سے آخر شامل ہو اس کو فروخت کر کے اپنا صرف میں لاؤ اور  
 ان دونوں نگلیوں کو بدستور رہنے دو میرے تجربے میں بس اسی جگہ تک ہے۔ مگر جو عمل مجھے  
 پہنچا ہے حد یہ ہے کہ ہر چالیس دن کے بعد ایک نگلی کا اضافہ ہو تا رہتا ہے۔ یعنی ۳-۴-۵۔۔۔  
 وغیرہ کب تک اس میں اضافہ ہو تا رہے گا۔ یہ اللہ کے علم میں ہے۔ اس کی قدرت کے  
 خزانے خالی نہیں ہو سکتے۔ اگر کروڑوں نگلیاں روزانہ عطا فرماتا رہے۔ وہ قدرت والا ہے اور  
 ہر شے پر قادر ہے۔ لیکن میں اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ اس عمل کرنے والا کبھی تک  
 روزی سے نہیں ہوتا۔ اس کو غیب سے رزق ملتا ہے۔ نگلی پر لکھو اس کے یہ معنی ہیں کہ یا تو  
 نگلی پر ہی موئے قلم اور تیز روشنائی سے لکھ لویا پسید کاغذ پر یہ حرف خوب روشن طریق پر لکھ کر  
 وہ کاغذ نگلیوں پر چسپاں کرو۔ مگر اس کی احتیاط کرو کہ یہ حرف مٹنے نہ پائیں۔ اگر کسی وجہ سے  
 کبھی مٹ جائیں تو دوبارہ لکھ لو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کسی قسم کا پرہیز اس عمل میں  
 نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ حتی الوسیع جگہ تبدیل نہ کرو اور اس عمل میں تنہائی میں کیا کرو  
 اور کسی سے ذکر بھی نہ کیا کرو کہ میں دست غیب کا عمل کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے  
 اور قدرت سے روزینہ مقرر ہو جائے تو اس پیسہ کو حرام کام میں خرچ نہ کریں۔ کوئی خاص  
 مہینہ شروع کرنے کا مقرر نہیں۔ جس دن چاند دکھے۔ اسی دن رات سے شروع کریں۔ کوئی  
 خاص وقت بھی پڑھنے کا نہیں ہے۔ بعد نماز عشاء سے ۱۲ بجے تک وقت ہے مگر حتی الوسیع جس  
 وقت پہلے دن شروع کیا ہے۔ اسی وقت روزانہ کیا کرو۔ دو چار منٹ کی کمی بیشی میں کوئی حرج  
 نہیں ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
 وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ  
 الْاَمِیْن وَاَصْحَابِهِ الْمَكْرَمِیْنَ وَاللهُ الطَّاهِرِیْنَ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ آمِیْن